اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

الحمد للہ المنان کہ درین زمان سعادت اقتران قصہ بلاغت
نشان فصاحت توامان نسخہ جنگنامہ ابامسلم

مسمے بہ

محاربہ حق

۱۵- اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء

تالیف شریف شاعر بے مثال وشیرین مقال جناب
مرزا رحم علیخان عرف مرزا ببّے صاحب شُشدر

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بقیاس خداے عزوجل کو ہے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمام عالم کو پیدا کیا اور بنی آدم کو بخطاب
اشرف المخلوقات یاد فرمایا اور نعت بیحد وبیحسا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہے
جنکی شان مین اللہ تعالی نے آیہ لولاک نازل فرمایا اور دولت معراج سے اوس نبی پاک کو
سرفراز کر کے خاتمہ نبوت کا ذات اقدس سرور کائنات پر کیا اور علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کو کہ بھائی ہین اوس رسول مقبول کے خداوند عالم نے خاص خانہ کعبہ مین پیدا کیا اور انہی حبیب
محمد مصطفے کا وصی برحق وجانشین مطلق علی کو مقرر کر کے جناب خاتم المرسلین کے دین مذہب کو
روشن کیا اور علی ابن ابیطالب کو پروردگار عالم نے بخطاب ید اللہ واسد اللہ الغالب یاد فرمایا
اور جناب حیدر کرار نے دوش رسول مقبول پر اپنے قدم رکھکر تمہارے خانہ کعبہ کو منہدم ومسمار
کر کے بیج اسلام تمام عالم مین قایم کی اور اولاد علی وفاطمہ مین اللہ تعالی نے گیارہ امام برحق واسطے
قیام دین رسول کے پردہ دنیا پر پیدا کئے اور امام آخر ہمنام محمد کو ابتک پردہ دنیا پر بخوف
دشمنان سے بحالت غیبت مین سلامت رکھا ہے کہ ظہور اوس حق کے نور کا روز مقررہ خداوند

عالم پر ہوگا اور تمام دنیا سے وہ امام عالیمقام ظلم و کفر کو دور کرکے ایک مذہب کردیگا اور تاقیامت دین محمدؐ قایم رہیگا اللہ تعالی تمام سادات و مومنین کی آنکھین نور قدم سے جناب قایم آل محمدؐ کے روشن کرے اور ظلم و بدعت جہان سے مفقود ہوجاوے۔

سبب ترجمہ کتاب

جملہ سادات عظام و مومنین عالیمقام غلامان حیدر کرار کو واضح ہو کہ ذکر خروج عبدالرحمن ابامسلم ابن خواجہ اسد بن خواجہ جنید بن خواجہ علی مرکب سوار قوم قریش بزبان فارسی زمانہ شاہان ماضیہ عجم مین تحریر ہوا تھا لیکن مثل خروج مختار رواج نپایا تھا فی الحال جناب مستطاب معلے القاب نواب محمد باقر حسین خانصاحب ابن جناب نواب حیدر حسین خانصاحب مرحوم نبیرہ جناب نواب تفضل حسین خانصاحب عرف خان علامہ مرحوم نے اس ہیچمدان رحم علیخان عرف بنّے مختارکار عدالت انگریزی سے ارشاد فرمایا کہ ترجمہ خروج ابامسلم زبان اردو مین لکھا تاکہ جمیع سادات و مومنین عاشقان جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام بعد ملاحظہ مسرور و شاد ہون لہذا اس نحیف کم بضاعت رحم علیخان عرف بنّے نے بعیز حالت علالت و اضطرار و عالم پریشانی مین ترجمہ کیا اور نام کتاب خروج ابامسلم محاربہ حق المعروف جنگ نامہ ابامسلم رکھا جملہ دوستان محمدؐ و آل محمدؐ سے امیدوار ہون کہ اگر کہین غلطی یا خطا حقیر سے واقعہ ہوگئی ہو تو براہ مومن پروری معاف فرماکر بدعا خیر یاد فرماتے رہین کہ موجب حسنات ہوگا۔

آغاز داستان محاربہ حق

راویان اخبار صحیح باسناد کتب تواریخ معتبرہ و بروایت ابومخنف و دیگر مورخان معتبرین اسطرحسے لکھتے ہین کہ ملک اصفہان مین ایک سوداگر بہت ذی مقدور مسمے ملک مہلیل نام بن تمیم طائی مرید و معتقد یزید و مروان کا رہتا تھا اور اوسکی ایک دختر ماہ پیکر مسماۃ جمیلہ بانو نہایت حسین خوبصورت ناکتخدا تھی لیکن وہ تاجر ہر چند یہ چاہتا تھا کہ شادی عقد

نکاح جمیلہ بانو کے کرون مگر وہ دختر ہرگز راضی نہوتی تھی اتفاقاً ایک سال ملک مہابیل اصفہان سے
واسطے تجارت کے کسی اور ملک کو گیا اور جمیلہ بانو اپنی مادر کے پاس گھر مین رہتی تھی ایک رات کو
جمیلہ بانو نے عالم خواب مین دیکھا ایک بی بی مخدومہ معہ چند حوران بہشتی میرے گھر مین تشریف
لائین اور فرمایا کہ اے جمیلہ تو ایک روز حلقۂ اسلام مین آویگی اور عقد نکاح تیرا ساتھ اسد بن
خواجہ جنید کے ضرور ہوگا جمیلہ بانو نے جو مین یہ کلام حالت خواب مین سُنا تو آنکھین اپنی زیر قدم
اون مخدرہ کے فرش کین اور دست بستہ عرض کیا کہ یہ کنیز آپ کے اسم اقدس سے آگاہ نہین
ہے حضور اپنی نام مبارک سے لونڈی کو مطلع فرما دین بمجرد عرض کرنے جمیلہ بانو کے اون
مخدومۂ عالم نے ارشاد کیا کہ مین دل ملول دختر رسول فاطمہؑ مادر حسنین ہون اور میری
پس پشت تو غور سے دیکھ الغرض جو ہین جمیلہ بانو نے پس پشت جناب سیدۂ عالم کے نگاہ
کی تو دیکھا کہ ایک جوان رعنا پشت جناب سیدہ کے دست بستہ ایستادہ ہے جمیلہ بانو
فوراً اوس جوان قریشی پر عاشق ہوگئی اور آنکھ جمیلہ بانو کی کھل گئی تو اوس جناب مخدومۂ
کونین کو نہ دیکھا نہ اوس جوان کے صورت نظر پڑی مگر تمام گھر مین جمیلہ کے خوشبو مثل عود
وعنبر سے آتی تھی یہان تک کہ جمیلہ صبح کو اپنی بستر سے اوٹھی اور اپنی مان سے احوال خواب
بیان کیا راوی کہتا ہے کہ جب جمیلہ بانو تصور اوس صورت کا جو خواب مین دیکھتی تھی جب
خیال کرتی تھی تو رات دن رویا کرتی تھی ایک روز جمیلہ بانو نے اپنی مادر سے کہا کہ مجکو اجازت
ہو تو مین باغ ابراہیمؑ مین جا کر چاہ ابراہیم کے پانی سے غسل کرون تو میرا خفقان رفع ہو جائے
مادر جمیلہ نے کہا اچھا جاؤ چنانچہ جمیلہ بانو معہ چند خواصون کے باغ ابراہیم مین جو کہ بیرون شہر واقعہ
تھا گئی اور تمام روز وہان سیر و تماشے مین بسر کی جبکہ دن قلیل رہ گیا تو جمیلہ بانو دروازہ
باغ پر آئی اور سواری طلب کی راوی کہتا ہے کہ ابھی جمیلہ بانو سوار نہوئی تھی کہ ناگاہ دیکھا
ایک سوار دروازہ باغ کے کیطرف سے نکلا اور نگاہ جمیلہ بانو کی اوس سوار پر پڑی تو
ایک آہ کر کے زمین پر بیہوش ہو کر گری اور وہ سوار یہ ماجرا دیکھکر نہایت حیران ہو کر منتظر جمیلہ تو

کا دیکھنے لگا اور عاشق دفعتاً ہوگیا جبکہ چند ساعت مین جمیلہ بانو کو ہوش آیا تو اوس سوار کا
عشق دلمین پیدا ہوا اور کہا اے سوار تیرا کیا نام ہے سوار نے کہا مجھے اسد بن خواجہ جنید
کہتے ہین جمیلہ یہ بات سنکر خاموش ہوکر اپنے گھر کو روانہ ہوئی اور اسد بھی بہزار خرابی اپنے
گھر قصبہ مرو شاہجہان مین گیا اور گھر مین جاکر رات دن فرقت مین جمیلہ بانو کے تڑپتے تڑپتے
نہایت نحیف و ناتوان ہوگیا ناگاہ ایک روز خواجہ اسد اپنے دروازہ مکان پر مغموم و حزین
بیٹھا تھا کہ ایک عورت ضعیفہ اسد کے پاس آئے اور کہا اے پسر تیرا کیا حال ہے تو اپنا درد دلی
مجھسے بیان کر مین علاج کردونگی اسد نے کہا اے مادر میرا درد لا علاج ہے وہ ضعیفہ بولی
تو اپنا حال بیان کر شاید اللہ تعالی میرے ہاتھ سے تجھے شفا دلاے الغرض جب کہ وہ ضعیفہ
کمال مصر ہوئی تو خواجہ اسد نے اپنا راز بیان کیا اور یہ کہا کہ یہ راز کسیسے پر ظاہر نکرنا نہین تو
تیرے واسطے خرابی ہوگی یہ کہکر اسد نے ایک رقعہ لکھکر ضعیفہ کو دیا کہ اسکا جواب جمیلہ بانو بنت
ملک مہلیل سوداگر سے لاوے تو مین تجکو انعام دونگا راوی کہتا ہے کہ جمیلہ بانو بھی اپنے
گھر مین رات دن اسد کے فراق مین تڑپتی تھی مگر بخوف مادر مجبور تھی ناگاہ ایک روز
وہ ضعیفہ دلالہ نود سالہ رقعہ اسد کا لیکر بصورت حجن مادر جمیلہ کے گھر گئی اور کہا مین بیت اللہ
سے آئی ہون اور تبرکات تیرے واسطے لائی ہون مادر جمیلہ بانو نے کہا اے حجن چند روز
سے میرے دختر نہایت بیمار ہے ہر چند مین اوسکا علاج کرتی ہون کچھ نفع نہین ہوتا
تو حج سے مشرف ہوکر آئی ہے میری دختر کی صحت کیواسطے خدا سے دعا کر مین تجھے خوش کردونگی
وہ حجن بولی اگر مین تیری دختر کو دیکھون تو کوئی تدبیر صحت کی کرون القصہ مادر جمیلہ نے
حجن کو جمیلہ بانو کے پاس بھیجدیا جبکہ حجن نے جمیلہ کو دیکھا تو آہستہ جمیلہ سے کہا مین اسد
جوان کے پاس سے آئی ہون یہ کلام جمیلہ بانو سنکر خوش ہوئی اور قریب اوس ضعیفہ
کے بیٹھ گئی ضعیفہ نے چند آیات قرآن پڑھ کر پانی پر دم کرکے جمیلہ کو پلایا اور بعدہ
رقعہ اسد کا جمیلہ کو دیا جمیلہ رقعہ پڑھ کے خوش ہوئی اور بہت زر و جواہر خفیہ ضعیفہ کو

دیکر اسد سے کہنا کہ دو گھوڑے عمدہ و سامان سفر اپنے ہمراہ لیکر بروز جمعہ باغ ابراہیم کے
دروازہ پر وقت سہ پہر موجود رہے مین وہان ملونگی اور چند اشرفیان جمیلہ بانو نے
اوس ضعیفہ دلالہ نودہ سالہ کو انعام دیکر رخصت کیا الغرض جب وہ ضعیفہ زر و جواہر لیکر اسد کے
پاس گئی اور سب احوال جمیلہ کا بیان کیا تو اسد بہت خوش ہوا اور اوسی وقت سے سامان
سفر مین سرگرم ہوا روز جمعہ جمیلہ بانو سہ پہر کو اپنی مادر سے اجازت لیکر باغ ابراہیم مین
گئی اور اسد جوان بہی اوسی وقت مع سامان سفر دو گھوڑے لیکر دروازہ باغ پر پہونچا
راوی کہتا ہے کہ جو ہین اسد دروازہ باغ پر گیا اوسی وقت جمیلہ نے اسد کو دیکہکر مالا
مروارید کا جو اپنے گلے مین پہنے ہوئے تہی عمداً توڑ کر موتی اوسکے باغمین ہر طرف
پریشان کر دیے اور جو کہ خواصین ہمراہ جمیلہ بانو باغمین گیئن تہین اونسے جمیلہ نے
کہا کہ میرا مالا ٹوٹ گیا تم سب جلد موتی کی تلاش کر کے مجہے لادو چنانچہ وہ سب خواصین
باغمین موتی ڈہونڈہنے مین مصروف ہوئین اور جمیلہ بانو بسواری اسپ ہمراہ اسد جوان کے
وہان سے روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب اسد و جمیلہ باغ سے روانہ ہوئے تو تہوڑی دور
راہ طے کی تہی کہ شام ہو گئی اور یہ دونو اوس شب تاریک مین راہ بہول کر طرف کوفہ
کے روانہ ہوئے جب کہ وقت صبح آفتاب نکلا تو اسد کو معلوم ہوا کہ مین راہ بہول گیا
القصہ اسد مع جمیلہ بعد طے منازل کوفہ کے دروازہ پر پہونچا اور ایک باغمین جا کر قیام
کیا روز دوم وقت صبح اسد نے جمیلہ کو اوسی باغمین چہوڑا اور آپ تنہا شہر کے اندر گیا
اور دوکان زید قصاب کی تلاش کر کے زید سے ملاقات کی زید نے پوچہا کہ اے جوان تو
کون ہے اسد نے کہا مین پسر ہون خواجہ جنید کا یہ کلام سنکر زید نے اسد کی بڑی خاطر
کی اور اسد نے تمام حال مفصل اپنا و جمیلہ کا زید سے بیان کیا زید نے کہا کہ اسی وقت

توجمیلہ کو باغ سے لے آ اور میرے گھرمین پہونچادے چنانچہ اسد جمیلہ کو باغ سے لیکر
گھرمین زید قصاب کے داخل ہوا اور وہین رہنے لگا اور زید قصاب بھی ابوترابی تہا مگر
بخوف حاکم کوفہ تقیہ مین رہتا تہا۔

بیان جانا خواصان جمیلہ کا باغ ابراہیم سے مادر جمیلہ کے پاس اور بیان گم ہوجانا جمیلہ بانو کا

راوی کہتا ہے کہ جب خواصین جمیلہ بانو کے موتی چننے سے فارغ ہوئین تو تمام باغ مین جمیلہ کو تلاش کیا کہین نشان نپایا وقت
شام مجبور ہوکر وہ خواصین ناکام روتی ہوئین مادر جمیلہ کے پاس پہونچین اور موتی
سب مادر جمیلہ کے روبرو رکھدے کر احوال غایب ہوجانے جمیلہ کا بیان کیا مادر جمیلہ نے
یہ حال سنکر آنسوونکی لڑی رو رو کر آنکھونسے جاری کی اور بہت رنج کیا اور تلاش اپنی
دختر کی بہت کی مطلق نشان نہ پایا آخرش صبر کرکے بیٹھہ رہی کہ چند روز بعد ملک مہلیل پدر
جمیلہ بانو سفر سے اپنے گھرمین واپس آیا اور مادر جمیلہ نے حال گم ہوجانے اپنی دختر کا پدر
جمیلہ بانو سے بیان کیا ملک مہلیل نے کہا کہ یہ کام کسی ابوترابی کا ہے کہ وہی میرے دختر کو
بہگا لیگیا ہوگا خیر کہان جاویگی یہ کہکر ملک مہلیل حاکم اصفہان کے پاس گیا اور سب احوال
حاکم سے کہا حاکم نے جواب دیا کہ اے ملک مہلیل تجھکو جس شخص پر گمان ہو اوسکا نام اظہار
کرین اوسکو گرفتار کرون الغرض پدر جمیلہ نے کہا مجکو اسد بن خواجہ جنید پر شبہ ہے
کہ وہی اس ملک مین خلاف مذہب ہے اور دشمن ہے نام یزید کا راوی کہتا ہی کہ حاکم
اصفہان نے اسد کی گہر کی خانہ تلاشی کرائی کچہہ تپہ نہ معلوم ہوا تب ملک مہلیل ایک سو
آدمی سوار و پیادہ اپنے ہمراہ لیکر طرف کوفہ کے روانہ ہوا۔

جانا ملک مہلیل کا پاس حاکم کوفہ کے اور بیان کرنا احوال جمیلہ بانو دختر اپنی کا

راوی کہتا ہے کہ جب ملک مہلیل پدر جمیلہ بانو پاس حاکم کوفہ کے گیا اور سب احوال حاکم سے بیان کیا تو حاکم

کوفہ نے کہا کہ تو خاطر جمع رکھہ کل کے روز مین تمام کوفہ کی خانہ تلاشی کرونگا اگر جمیلہ یہان
ہو گی تو ضرور تجکو ملجا دیگی الغرض حاکم کوفہ نے پدر جمیلہ کو بڑی حرمت سے مہمان کیا اور
حاکم نے داروغہ باورچی خانہ نوید کوفی کو طلب کر کے حکم دیا کہ کل صبح ملک مہلیل کے واسطے
طعام عمدہ تیار کرا رکہنا مینے اوسکی دعوت کی ہے اور ملک مہلیل عجب آفت مین گرفتار
ہو کر اصفہان سے میرے یہان آیا ہے کہ کوئی ابوترابی ملک مہلیل کی دختر کو اصفہان سے
لیکر بہاگا ہے مین کل کے روز کوفہ مین خانہ تلاشی کرونگا مگر تو سامان دعوت سے
غافل نرہنا القصہ نوید کوفی داروغہ باورچیخانہ یہ حال سنکر اوسی وقت زید قصاب کے
پاس گیا اور کہا کہ کل صبح کو ملک مہلیل سوداگر کی دعوت حاکم نے مقرر کی تو مجکو گوشت
عمدہ تہوڑی رات باقی رہے باورچیخانہ مین پہونچا دینا زید نے نوید کوفی سے کہا کہ ملک مہلیل
کس غرض سے یہان آیا ہے نوید نے کہا ملک مہلیل کی دختر کسی ابوترابی کے ہمراہ بہت زر
جواہر لیکر بہاگی ہے اوسکی تلاش مین یہان آیا ہے اور کل صبح حاکم خانہ تلاشی کریگا
زید یہ حال نوید سے سنکر خاموش ہو رہا اور جب نوید اپنی گہر گیا تب زید نے اسد سے
یہ سب حال بیان کیا اسد بہت حیران ہوا تب زید نے کہا کہ آج رات کو تم معہ جمیلہ بانو
کوفہ سے نکل جاؤ نہین صبح گرفتار ہو جاؤگے القصہ اسد اوسی روز وقت شب معہ
جمیلہ کوفہ سے نکل کے روانہ ہوا اور کوفہ مین روز دوم صبح کو خانہ تلاشی ہوئی مطلق
نشان جمیلہ کا نہ پایا تو مجبور ہو کر ملک مہلیل اپنے گہر واپس گیا اور گہر مین پہونچکر تجارت
وغیرہ ترک کر کے خانہ نشین ہو گیا ۔

بیان حال جمیلہ بانو و اسد کا کوفہ سے جانا طرف قصبہ مرو شاہجہان قریب اصفہان کے اور وہان قیام کرنا

راوی اخبار کہن اس داستان کو باسناد معتبر جوان کرکے یون بیان کرتا ہے کہ جب اسد

وجمیلہ کوفہ سے روانہ ہوکر قصبہ مرو شاہجہان مین متصل اصفہان کے پہونچی تو شام کو
کاروان سرا مین مقیم ہوئے اور وقت صبح اسد بازار مین گیا تو ہر شخص اوس قصبہ کا
اسد کو دیکھکر حیران ہوکر کہتا تہا کہ یہ جوان تازہ وارد کس شہر کا باشندہ ہے اور اسد خاموش
ہرطرف پہرتا تہا ناگاہ اسد خواجہ ابوالفضل طایفی کے پاس گیا خواجہ افسر بازار مرو شاہجہان
کی تہی اسد نے خواجہ کو سلام کیا خواجہ نے پوچہا اے جوان تو کون ہے اسنے اپنا نام
بیان کیا خواجہ نے بڑی خاطر کی اور اپنے مکان کے قریب ایک گہر مین اسد کو معہ جمیلہ بانو
کے مقیم کیا اور اسد کو ایک دوکان بزازی کی رکہادی راوی کہتا ہے کہ اسد نہایت
سخی تہا چند روز مین استقدر خیرات کی کہ محتاج ہوگیا اور خواجہ بہی ضعیف تہے وہ بہی چندروز
بعد مرگئے اسد نہایت پریشان ہوا اور جمیلہ سے کہا کہ اب کیا تدبیر کرون جمیلہ نے کہا تمکو
اختیار ہے جو مناسب ہو وہ کام کرو آخرش مجبور ہوکر اسد ایک روز خوب کار آہن گر
کے پاس گیا اور اوستاد خوب کار سے اپنا حال بیان کیا خوب کار علم رمل مین بہی کامل
تہا اوسنے اسد کا زایچہ کہینچا اور کہا اے اسد تیرے نطفہ سے ایک پسر پیدا ہوگا
وہ خروج کریگا اور صاحب حکومت ہوگا اور بڑے بڑے شاہ و شہریار اوسکے مطیع
ہونگے اور دین رسول کو وہ پسر روشن کریگا اور خون حسین ابن علی کا عوض خوارج سے
لیویگا لیکن تمہارے دشمن بہت ہین تم پوشیدہ رہو ایسا نہو کہ تمکو کوئی صدمہ پہونچے
ابہی وقت تمہارے ظاہر ہونیکا نہین ہے مین تقیہ مین رہتا ہون جب وقت اوسکا
موقع ہوگا اوسوقت جو چاہنا وہ کرنا اور آجکل اگر تمکو ضرورت خرچ کی ہو تو مجہسے
قرض حسنہ لیجاو الغرض اسد نے کچہ روپیہ خوب کار سے لیکر اپنے گہر مین خفیہ بیٹہا گذارا کیا

بیان حال پیدا ہونا پسر خوب کار کا اور نام اوسکا خورد ک آہن گر مشہور ہونا

راوی باسناد معتبر لکھتا ہے کہ جب اسد مروشاہجہان مین رہنے لگے تو ایک روز خوب کار کے
ملاقات کو گئے جو ہین مکان پر خوب کار کے پہونچے تھے کہ ایکبار خوب کار کے گھر مین شور وغل
مبارکباد کا ہوا اور خوب کار خوش وخورم دروازہ پر آیا تو اسد کو دیکھا اسد نے مبارکباد دی
خوب کار نے اوسی وقت زایچہ اپنے پسر کا کیا تو اسد سے کہا کہ یہ لڑکا میرا بہت بڑا پہلوان اور
نہایت بہادر ہوگا اور دشمنان اہلبیت نبی کے خون کا تشنہ ہوگا اور جب تمہارا لڑکا پیدا ہوگا
تو یہ فرزند میرا اوسکی ہر طرح سے اعانت کریگا اسد یہ حال سنکر خوش ہوئے اور خوب کار
اپنے فرزند کی پرورش مین بدل مصروف ہوا جب کہ دو رک تین چار برس کا ہوا خوب کار
مر گیا اور اسد نہایت پریشان ہوا کہ اب میری کون اعانت خرچ کی کریگا الغرض اسد رہنے
لگے راوی کہتا ہے کہ متصل مکان اسد کے عبدالعزیز عراقی بہت مالدار رہتا تھا اور وہ عراقی
جمیلہ بانو پر عاشق ہو گیا ایک روز اسد سے عبدالعزیز نے کہا کہ اے برادر تم میری ہمسایہ مین رہتے ہو
اور نہایت تکلیف مین ہو جو تمکو ضرورت خرچ کی ہو مجھسے لیجاؤ جبکہ عبدالعزیز نے اسد سے اصرار
کہا تو اسد نے ایک ہزار روپیہ سکہ مروانی اوس سے قرض لیا اور ایک رقعہ اوسکو لکھدیا القصہ
چند دن بعد اتفاقا اسد پر ایسی واقعہ ہوئین کہ اسد نے وہ سب روپیہ صرف کیا اور پھر مفلس
ہوگئے اور ہر روز فاقہ کا صدمہ اوٹھانے لگے تو ایک روز اسد نے جمیلہ سے کہا کہ اگر تم
چند روز پریشان ہو اور صدمہ میری جدائی کا گوارا کرو تو مین بصرہ مین جاکر ایک شخص سے
قرضہ اپنے پدر کا لے آؤن جمیلہ نے کہا اچھا جاؤ چنانچہ اسد تدبیر خرچ سفر کی کر کے
بصرہ کو روانہ ہوئے اور جب بصرہ مین جاکر عبید نصرانی سے زر قرضہ طلب کیا تو وہ
کافر منکر ہو گیا اسد نے اوس نصرانی کو قتل کیا اور بصرہ سے روانہ ہوئے راہ مین ایک
مسافر نے اسد سے کہا کہ اے اسد ملک نہلیل اصفہان مین مر گیا اگر تم وہان جاؤ تو تمام
مال و دولت جمیلہ بانو کے حصہ مین پاؤ گے تونگر ہو جاؤ گے اسد یہ حال سنکر اصفہان
کو گیا اور مادر جمیلہ بانو سے ملاقات کی اور جمیلہ کا حال بیان کیا مادر جمیلہ نے تمام نقد وجنس

گہر کا حوالہ اسکے کر دیا اور بقدر رفع ضرورت اپنے پاس رکھ لیا القصہ اسد وہ مال لیکر روانہ ہوا اور
حال جمیلہ کا یہ ہے کہ جب اسد کو سفر مین عرصہ ہوا تو عبدالعزیز نے جمیلہ بانو سے کہا کہ یا تو میرا قرضہ
ادا کر دے یا میرے ساتھ نکاح کر لے اسد تجکو حیلہ کر کے چہوڑ گیا اب یہان نہ آویگا جمیلہ بانو نے
کہا کہ مین تیرے ساتھ عقد نکرونگی لیکن تو مجکو فروخت کر کے اپنا قرضہ حصول کر لے القصہ
جمیلہ بانو ہمراہ عبدالعزیز ایک روز بازار بردہ فروشو مین گئی وہان کوئی خریدار نہوا تب جمیلہ بانو
معہ عبدالعزیز ایک دلال کے ذریعہ سے خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر گئی جو ہین خواجہ نے جمیلہ کو
دیکہا تو پہچان لیا کہ یہ کوئی مومنہ دوست اہلبیت نبوی کی ہے خواجہ نے جمیلہ سے حال پوچہا
جمیلہ نے رو کر مفصل احوال بیان کیا خواجہ نے فوراً قرضہ عبدالعزیز کو ادا کیا اور جمیلہ کو اپنے حرم مین بڑی عزت سے رکہا

احوال واپس آنی اسد کا اور پیدا ہونا اباسلم پسر اسد کا

راوی کہتا ہے کہ جب اسد مال و دولت اصفہان سے لیکر مروشاہجہان مین واپس
آیا اور جس گہر مین جمیلہ کو چہوڑ گیا تہا وہان گیا تو جمیلہ کو نہ دیکہا اہل محلہ سے پوچہا جمیلہ بانو
زوجہ میری کہان ہے لوگون نے کہا کہ خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر مین ہے القصہ اسد
خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر گیا خواجہ نے جمیلہ سے ملاقات کرائی جمیلہ نے اپنا حال اور عبدالعزیز کا
جبر و ظلم بیان کیا اور خواجہ عبداللہ کثیر کا رحم کر کے قرضہ ادا کرنا بہی بیان کیا اور خواجہ کی
نہایت تعریف جمیلہ نے بیان کی اسد نہایت خوش ہوا اور خواجہ کے گہر مین رہنے لگا اور
اور خواجہ بہی اسد کو مثل فرزند کے سمجہنے لگے اور بہت خاطر کرنے لگے

بیان احوال حاکم مروشاہجہان دشمن اہلبیت نبوی کا اور احوال پیدا ہونے اباسلم بن اسد کا

راوی کہتا ہے کہ جب اسد خواجہ کے گہر مین رہنے لگا اور نہایت درجہ کی آسایش اسد کو ہوئی
تو بقدرت پروردگار اسد کے یہان بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا عبدالرحمن اباسلم رکہا اور اسد
اپنے پسر کی پرورش مین نہایت سرگرمی سے مصروف ہوا القصہ مروشاہجہان مین اوس
عہد مین سنجرہ کوثری حاکم تہا اور فرعون بن ہامان سنجرہ کا وزیر تہا اور سنجرہ فرعون کا

راے سے تمام کام کرتا تہا اور فرعون کو اہلبیت نبوی سے نہایت بغض و عداوت تہی
اور ہمیشہ رات دن ایسے فکر مین رہتا تہا کہ جہانتک دوستان علی و آل رسول کا پتہ ونشان
ملتا تہا فرعون اونکو قتل کراتا تہا اور مروان بہی فرعونسے بہت راضی تہا اتفاقاً ایک
روز صحبت سنجرہ مین ایک آدمی نے یہ بیان کیا کہ خواجہ عبداللہ کثیر کے گہر مین ایک مہمان آیا ہے
اور ظاہرا اوسکی چہرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص ابوترابی ہے فرعون نے سنجرہ سے کہا
کہ تو عبداللہ کثیر کو دوست سمجہتا ہے اور وہ ابوترابیون کی خدمت کرتا ہے میرے نزدیک
بہتر ہے کہ خواجہ عبداللہ کثیر کو گرفتار کرکے مروان کے پاس روانہ کردے مروان تجہسے
بہت خوش ہوگا اور مرتبہ تیرا بڑہا ویگا سنجرہ نے کہا عبداللہ کثیر مروان کی امان مین ہے
بلا وجہ ایسے شخص کو ستانا یا ایذا دینا اچہا نہین فرعون نے کہا کہ مین ایسے تدبیر بتاتا ہون
کہ تیرے ذمہ کوئی الزام نہوئے اور مطلب تیرا ہو جاوے سنجرہ نے کہا وہ کونسی صورت
ہے فرعون نے کہا کہ تو ایک روز اپنے باغ مین صحبت شراب کباب کی برپا کرکے خواجہ عبداللہ کثیر
کو شریک صحبت کر پہر مین خواجہ پر الزام ایسا قایم کردونگا کہ تجکو موقع گرفتار کرنے کا
ہاتہہ آجاویگا القصہ سنجرہ نے راے فرعون کی پسند کرکے ایک رات اپنے باغ مین صحبت
قرار دی اور خواجہ عبداللہ کثیر کو بہی دعوت مین طلب کیا راوی کہتا ہے کہ جب خواجہ صحبت
مین سنجرہ کے آئے تو فرعون نے جام شراب اپنے ہاتہہ مین لیکر خواجہ سے کہا کہ اے خواجہ یہ شراب
فاتحہ یزید کی ہے اور تبرک ہے نوش کرو خواجہ نے کہا اے فرعون تجکو خوب معلوم ہے کہ
مین چند دفعہ حج سے مشرف ہوچکا اور توبہ کرچکا ہون امورات خلاف شرع سے اب عالم
پیری مین شراب پینا میرے واسطے باعث دوزخی ہونیکا ہے اور انجام شراب خواری کا
خراب ہے مجہے ایسے فعل سے معاف رکہہ فرعون نے کہا اچہا اگر شراب نہین پیتا تو میرے
بات کا جواب صاف دو خواجہ نے کہا وہ کیا بات ہے فرعون نے کہا خواجہ خلیفہ اول ابوبکر
کے حق مین کیا کہتے ہو خواجہ نے کہا وہ یار غار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ کے تہے اور

بعد وفات رسالت پناہ خلیفہ ہوئے تھے فرعون نے کہا کہ خلیفہ چہارم علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کے حقمین کیا تمکو کلام ہے خواجہ نے کہا کہ علی بھائی چچا زاد اور وصی برحق اور
داماد تھے رسول خدا کے اور اللہ تعالی کیطرف سے شرف علیکو عطا ہوا ہے اور اولاد علی
و فاطمہ کو فوق ہے تمام عالم پر کہ خداوند کریم نے حسنین کی شا نمین فرمایا ہے کہ سردار
جوانان بہشت کے فرعون نے کہا اے خواجہ یزید ابن معاویہ کے بارہ مین کیا کہتے ہو
خواجہ نے کہا کہ یزید فاسق و فاجر تھا اور اوسنے خلاف حکم خدا و رسول ظلم و بدعت کو
رواج دیا تھا اور آل نبی و اہلبیت مصطفوی کے ہتاک حرمت یزید نے کی جسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ مورد لعن ہو گیا راوی کہتا ہے کہ فرعون یہ کلام سنکر امادہ فساد ہوا اور خواجہ نے
ہر چند چاہا کہ رفع نزاع ہو جاوے مگر فرعون نے طول فساد کو دیا اور یہانتک نوبت ہوئی
کہ آخر ش تلوار درمیان مین کہنچی اور قتل وقمع ہونے لگا خواجہ قاسم برادر خورد خواجہ
عبداللہ کثیر نے ستر خوارج جہنم واصل کر کے شہادت پائی راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر عالم
ہوئی کہ خواجہ سے اور حاکم سے فساد ہو تو یہ حال سنکر دوستان خواجہ ہمراہ ابو نصر شب رو
و حمید خون خوار و میرک جراح واسطے کمک خواجہ کے باغ حاکم مین پہونچے اور خواجہ کی حمایت
کر کے لاش قاسم برادر خواجہ کی براہ بہادری مکان خواجہ مین لیگئے اور دروازہ مکان
خواجہ نے بند کر کے سامان جنگ کا کیا اور چہار طرف سے خوارج نے خواجہ کا گہر گہیرا ادمی
کہتا ہے کہ تین دن اسی طرح سے گذرے روز چہارم حمزہ بن نوفل حاکم کے پاس گیا اور
کہا اے نجرہ تو نے بہت برا کیا کہ فرعون کی ترغیب سے خواجہ عبداللہ کثیر سے فساد کیا
تو نہین جانتا کہ خواجہ مروان کی امان مین ہین اور مروان خواجہ کی نہایت خاطر داری
کرتا ہے علاوہ اسکے یہ بہت بڑا خوف ہے کہ اگر خواجہ عبداللہ شیعان یمن و دیگر اشخاص ملک
عجم وغیرہ کو یہ حال لکہینگے تو یقین ہے کہ جو شیعہ بوجہ فہمائش خواجہ عبداللہ مروان سے
برگشتہ نہین ہوئے اب وہ سب خواجہ کے شریک ہو جاوینگے اور ہر ملک مین غدر ہو جاویگا

تو مروان کو تو کیا جواب دیگا اور جب تیرے شکایت خواجہ مروان کو لکھینگے بلا شک
مروان تجھکو معزول کردیگا بہتر یہ ہے کہ خواجہ سے صفائی کرلے سنجرہ نے حمزہ بن نوفل
کے کہنے سے خواجہ سے عذر خواہی کرکے صفائی حاصل کی اور جنگ موقوف ہوئی لیکن
فرعون دلعین خواجہ سے غبار رکہتا تہا ایک روز فرعون کے مشورہ سے سنجرہ نے ایک نامہ
خفیہ خواجہ کی شکایت مین مروان کو لکہا کہ خواجہ عبداللہ کثیر در پردہ تجھسے عداوت
رکہتا ہے اور تیری سلطنت کے برباد ہی کا خواہاں ہے اور ابوترابیون کو جمع کرکے
قصد خروج کا رکہتا ہے القصہ جب نامہ سنجرہ کا مروان کو پہونچا مروان نے القمہ شامی
پہلوان کو دس ہزار سوار سے واسطے گرفتاری خواجہ عبداللہ کثیر کے دمشق سے روانہ کیا
القصہ جب کہ علقمہ قریب مرو شاہجہان کے پہونچا تو خواجہ عبداللہ کو خبر اپنے گرفتاری کی
معلوم ہوئی خواجہ نے اسے کو مع عیال بانوا اپنے کہر سے طرف طایف کے روانہ کیا اور آپ تو
چند تحفہ لیکر علقمہ کے پاس گئے علقمہ نے کہا خواجہ مین تمہاری گرفتاری کو آیا ہون خواجہ نے
کہا بسم اللہ مین تیرے ہمراہ مروان کے پاس چلونگا یہ کہکر روز دوم ہمراہ علقمہ
عبداللہ کثیر دمشق کو روانہ ہوئے اور بعد طے منازل مروان کے پاس پہونچے مروان نے
خواجہ سے کہا کہ کیا تم میرے عہد سے برگشتہ ہوگئے خواجہ نے کہا یہ غلط ہے سنجرہ کو شری
حاکم مرو شاہجہان نے بہ مشورہ فرعون بن مضامان مذہب ابوترابی اختیار کیا ہے اور
مینے جب یہ حال سنا تو سنجرہ کو فہمایش کی کہ یہ کیا حرکت بیہودہ تونے کی سنجرہ مجھسے
برسر فساد ہوا اور میرے بہائی قاسم کو قتل کیا مینے تیری وجہ سے ابتک طرح دی
مگر فرعون و سنجرہ تا حال آمادہ فساد ہین چند روز مین تجھکو مفصل احوال معلوم
ہوجاویگا راوی کہتا ہے کہ یہ بہی قدرت تہی کہ کہنا خواجہ کا مروان کے دلمین سچ لگا
اور اوسی روز علقمہ کو مروان نے حکم دیا کہ اب تو سنجرہ کو قید کرکے میرے حضور مین
حاضر کردے راوی کہتا ہے کہ علقمہ فوراً حسب الحکم مروان فوج لیکر مرو شاہجہان کو

پھر روانہ ہوا اور جب مرو شاہجہان کے قریب پہونچا تو سنجرہ کو خبر ہوئی اوسنے دروازہ قلعہ کا بند کر لیا اور علقمہ سے ملاقات نکی جب کہ علقمہ کو یقین ہوا کہ سنجرہ منحرف ہے تب علقمہ نے ایک خط لکھکر تیر مین باندہ کر اندر قلعہ کے سنجرہ کے پھینکا سنجرہ وہ خط پڑہ کر لاف زنی کرنے لگا اور علقمہ اور مروان کو ناسزا کہا اور جواب خط کا پشت خط علقمہ پر فقط لفظ جنگ لکھکر طرف علقمہ کے تیر مین باندہ کر پھینک دیا اور یہ بھی لکھا کہ اے علقمہ تو کیون اپنی جان دینے آیا ہے یہان سے واپس جا راوی کہتا ہے کہ علقمہ جواب خط سے مطلع ہو کر آمادہ جنگ ہوا مگر کوئی راہ اندر قلعہ کے جانے کی دفعتاً نہ پائی تو یہ بیان کیا کہ کوئی بہادر اس شہر مین ہے جو سنجرہ کا سر کاٹ لاوے ابو نصر شب رو الو تراب دوست خاص عبد اللہ کثیر نے وعدہ کیا کہ آج رات کو مین یہ کام کرونگا القصہ جب رات ہوئی ابو نصر شب رو بذریعہ کمند قلعہ مرو شاہجہان مین گیا اور بارگاہ سنجرہ مین جا کر سنجرہ کا سر کاٹا اور علقمہ کو لا کر دیدیا علقمہ نے ابو نصر شب رو کی بہت تعریف کی اور انعام دیا اور وقت صبح علقمہ اندر قلعہ کے گیا اور مال اور خزانہ وہان کو ضبط کر لیا اور سر سنجرہ کا معہ خزانہ اپنی عرضی کے ہمراہ علقمہ نے مروان کو روانہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب سر سنجرہ کا مروان کے حضور مین گیا اور مضمون خط علقمہ سے آگاہ ہوا تو مروان نے علقمہ کو لکھا کہ مرو شاہجہان مین حمزہ بن نوفل کو حاکم مقرر کرکے جلد ہمارے پاس چلے آؤ تاکید جانو اور مروان نے خواجہ عبد اللہ کثیر کو بڑی عزت و توقیر سے رخصت کیا

بیان خواب دیکھنا مروان کا اور تعبیر دینا ایک نجومی کا

راوی معتبر خبر صحیح دیتا ہے کہ ایک رات مروان نے خواب دیکھا کہ ایک نوجوان تلوار برہنہ لیکر میرے اوپر حملہ کرتا ہے صبح مروان نے دربار مین خواب بیان کیا ایک نجومی نے کہا کہ کوئی جوان اوپر تیرے اصفہان کے ملک سی تھوڑے عرصہ مین خروج کریگا اور تیری سلطنت مین زوال ہوگا مروان یہ بات سنکر بہت پریشان ہوا اور اپنے دربار مین کہا مین کسکو وہان حاکم کردن جو کہ بندوبست اچھا کرکے صاحب خروج

کو گرفتار کر کے میرے پاس روانہ کرے عبدالجبار وزیر مروان نے کہا کہ ملک خراسان
مین بمقام طایف ایک شخص نصر سیار قبیلہ شمر ذی الجوشن قاتل حسین ابن علی سے
رہتا ہے اور بہت بڑا بہادر ہے اور دوست ہی تیرا اور مطیع ہے مذہب یزید کا اور
اور دشمن ہے خاندان علی کا اگر وہ حکومت وہان کی قبول کرے تو اچھا ہے راوی
کہتا ہے کہ مروان یہ بات سنکر خوش ہوا اور خلعت حکومت خراسان وغیرہ معہ سند ملک
کے ہمراہ دانجولی وخواجہ محمد طاہر خنجری وامیر سہیلان وغیرہ کے معہ فوج وخزانہ
دمشق سے روانہ کیا اور بعد اسکے مروان نے پہلوانان کانگ بن ضرارہ اور ہنگ بن
ضرارہ ومحمد ہزارہ ویوسف دیوانہ وسلیمان طوسی واحمد کوفی وطوغان رودگر وزنگی
وطاہر سقہ وگرگین وفرخ وشبرک نے نواز وغیرہ کو معہ فوج کثیر طرف طایف کے واسطے
کمک نصر سیار کے روانہ کیا اور ایک نامہ مروان نے اصفہان مین پاس حجاج کے بھیجا
کہ تیری سرحد مین کوئی شخص صاحب خروج پیدا ہوئے اوسکو گرفتار کر کے میرے پاس روانہ کرنا

بیان احوال ترقی اسد اور پرورش پانا اباسلم کا

راوی شیرین مقال یہ حال لکھتا ہے کہ ایکروز اسد بن جنید بازار اصفہان مین کھڑے تھے کہ ایک آدمی نے اسد کو
سلام کیا اور یہ کہا کہ تمہاری گرفتاری کا حکم دمشق سے یہان آیا ہے تم بازار مین نہ نکلو
مین تمہارا دوست ہون نام میرا قیس بن عامر ہے اور مین غلام ہون جناب ابو تراب کا
اور وزیر ہون یہان کے حاکم کا الغرض قیس بن عامر اسد کو اپنے گھر لایا اور سب حال
اسد سے پوچھا بعدہ اسدنے کہا میرے پسر کا زایچہ کرو قیس نے زایچہ اباسلم کا کیا اور کہا
کہ تیرا پسر صاحب خروج ہویگا اور دین محمد کو قوت دیگا اور عوض خون حسین کا لیگا
اور بڑے بڑے شاہ وشہریار اباسلم کے مطیع ہونگے مگر تم تلوار سے مارے جاؤگے
بعدہ اباسلم خروج کریگا اسد خوش ہوئے اور خفیہ رہنے لگے ایک روز اسد نے قیس بن
عامر سے کہا کہ تم مجکو اپنے بادشاہ کے پاس لیچلو قیس نے کہا کہ وہ دشمن ہے نام ابو تراب کا

ایسا نہو کہ تمہارا مذہب اوسپر ظاہر ہو جاوے تو بڑی خرابی ہووے اسنے کہا ہرگز
یہ احوال اوسپہ ظاہر نہوگا تم مجھے وہان تک پہونچا دو میرا خدا میرے جان کا حافظ ہے
آخرش ایک روز قیس کے ہمراہ اسد دربار مین بادشاہ کے گیا بادشاہ نے قیس سے پوچھا یہ
کون آدمی آج تیرے ہمراہ آیا ہے قیس نے کہا یہ میرا برادرزادہ ہے راوی کہتا ہے کہ جون
اسد دربار مین جاکر بیٹھا تھا کہ ایک چوبدار نے باہر سے آکر حاکم سے کہا کہ ایک پہلوان کسی
شہر سے آیا ہے وہ کہتا ہے کہ بادشاہ کے سرکار مین کوئی پہلوان ہو تو مجھسے مقابلہ کرے
نہین تو بادشاہ میرے کاغذ پر مہر کردے بادشاہ یہ بات سنکر خاموش ہوگیا اسد نے
قیس سے کہا کہ تم حاکم سے کہو مین پہلوان سے زور کرونگا قیس نے اسد کو منع کیا اسد نے
نہ مانا آخرش حاکم سے قیس نے کہا کہ اے بادشاہ اوس پہلوان کو طلب کر میرا بھتیجا زور
اوس سے کریگا بادشاہ نے کہا یہ آدمی قوی و توانا نہین ہے پہلوان سے کیا لڑے گا
اسد نے کہا خدا مددگار ہے پہلوان کو دربار مین بلائیے الغرض بادشاہ نے اوس پہلوان
کو اپنے روبرو طلب کیا اور اسد سے مقابلہ کرایا وہ پہلوان بھی قوم خوارج سے تھا دربار
مین لاف زنی کرنے لگا اور یہ کہا کہ اے بادشاہ یہ ایک موضعیف سے میرا مقابلہ کیا کریگا
اگر رستم میرے سامنے آتا تو مین اوسکو پیرزال سمجھتا اس آدمی کے کیا طاقت ہے
جو مجھسے زور کریگا اسد کو اوس پہلوان کا یہ کلام ناگوار ہوا اور کہا کہ اے اہل سپاہ
کیا لاف زنی کرتا ہے کچھ ہنر پہلوانی کا دیکھا راوی کہتا ہے جوہین یہ کلام اسد سے
اوسنے سنا مارے غصہ کے لال ہوگیا اور اسد سے مقابلہ کیا اسد نے دلمین کہا یا علی مدد وقت
امداد ہے یہ کہکر پہلوان سے مصروف کشتی ہوگیا تھوڑے عرصہ مین اسد نے بفضل خدا
اسنے اوس پہلوان کو زیر کیا بادشاہ نے اسد کو خلعت دیا اور نام پوچھا اسد نے
کہا مجھے فرخ زاد کہتے ہین بادشاہ نے اسد کے تنخواہ مقرر کرکے یہ حکم دیا کہ ہر روز حاضر
دربار رہا کرو اسد دربار مین رہنے لگا اور اسد بادشاہ کی اطاعت کی کہ عہدہ کوتوالی

اسد کو بادشاہ نے عطا کیا اور اسد نے اپنی طرف سے کچھ لوگ مقرر کر دیے کہ شہر مین حفاظت
اس بات کی کرین کہ جو کوئی شخص قلعہ شاہی کیطرف مونہہ کرکے پیشاب کرے اوسکو گرفتار
کرو اور جو لوگ اس جرم مین گرفتار ہوتے تھے اونمین جو کوئی ابوترابی ہوتا تھا اوسکو رہا
کر دیتے تھے جو کوئی خوارج گرفتار ہوتا تھا اسد اوسکو قید مین ہلاک کرتا تھا اور اسد نے
ایک آہن گر ابوترابی سے ایک دوکان رکھوائی اور اوسکے دوکان مین ایک تہہ خانہ
تیار ہوا اسے حکم دیا کہ جو کوئی مذہب خوارج مطیع یزید کوئی کام سے اسکے دوکان مین
آوے اوسکو قتل کرکے تہہ خانہ مین مخفیہ دفن کر دیا کرنا چنانچہ اسیطرح شہر مین
ہر روز ایک دو آدمی غایب ہونے لگے بادشاہ نے یہ خبر سنکر اسد سے کہا کہ تم نہایت
کوشش اور تلاش کرو کہ یہ کیسے ہوتا ہے کیونکہ ہر روز گم ہو جاتی ہے اسنے کہا بہت اچھا
بندوبست کرونگا القصہ ایک روز ایک شخص قوم مالی جلیبی ہو اسنے آہن گر کے دوکان
پہ گیا اور اوسکے پیچھے ایک اوسکا دوست بھی گیا جب کہ مالی کو جلیبی خوانے مین عرصہ ہوا
تو دوست مالی کا اپنے گھر مالی کو چھوڑ کر چلا گیا آہن گر نے اوس مالی کو بھی قتل کرکے
تہہ خانہ مین دفن کر دیا تیسرے روز دوست مالی کا دوکان آہن گر پر آیا اور کہا
ابتک مالی ہمارا دوست اپنے گھر نہین گیا کیا وجہ ہوئی آہن گر نے کہا وہ اپنے زوجہ کی
شکایت مجھسے کرتا تھا کہ میری زوجہ بدکار ہے اب مین گھر مین نہ رہونگا اور بڑی دیر ہوئے
میری دوکان سے چلا گیا دوست مالی کا یہ حال سنکر زوجہ مالی کے پاس گیا اور کہا تو بدکار ہے
تیرا شوہر تجھسے ناراض ہو کر آج کسی طرف چلا گیا زوجہ مالی نے اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر
خوب مارا اور کہا تو میرے شوہر کو پیدا کر دے الغرض دونون لڑتے ہوئے حاکم کے پاس
گئے وہان بھی فیصلہ نہوا اور وہ دونون اپنے گھر گئے اور بادشاہ کو بھی یہ خبر متواتر
پہونچی کہ شاید مذہب خروج یہان موجود ہے جو ہر روز دو ایک آدمی گم ہوتے ہین
کہ صاحب مذہب خفیہ طور سے دوستان یزید و مروان کو قتل کرکے کہین پوشیدہ کرتا ہے

اور سر اسد کا حاکم کے حضور مین گیا حاکم نے گھر اسد کا لوٹ لیا اور زوجہ اسد کو نابینا
کرا دیا اور یہ حکم دیا کہ کوئی جمیلہ بانو کو اپنے گھر مین نرکھے وگرنہ گھر اوسکا تاراج ہوگا
الغرض جمیلہ بانو ہاتھہ ابامسلم کا پکڑے ہوئے تمام شہر مین پہرتی تہی اور کوئی رحم نکرتا تہا
یہانتک کہ قریب شام جمیلہ بانو ایک یہودی کے دروازہ پر گئی لونڈی یہودی کی گہر سے
باہر نکل آئی اوجمیلہ کے حال پر رحم کیا اور ابامسلم کو چند خرمی وغیرہ دیئے یہ حال
یہودی صاحب خانہ کو معلوم ہوا وہ لونڈی پر اپنے خفا ہوا اور قصد مارنے کا کیا ناگاہ
یہودی کو ٹھوکر لگی زمین پر گر کے اوسی وقت ہلاک ہوگیا لونڈی اوسکی خوش ہوگئی
اور بہت روپیہ وغیرہ جمیلہ کو اوس لونڈی نے دیکر رخصت کردیا تو جمیلہ بانو وہانسے
ایک بقال کے دوکان پر گئے اور کہا آرد وغیرہ لینا منظور ہے وہ بقال جمیلہ پر خفا ہوا
اور دوکان سے دور کردیا ابامسلم مارے بہوک کے روتا ہوا ہمراہ جمیلہ روانہ ہوا اور
مادر سے کہا افسوس ایسا زمانہ ہمسے برگشتہ ہوگیا کہ کہین بیٹھنے کی جگہ باقی نرہی راوی
کہتا ہے مادر ابامسلم رونے لگی اور ابامسلم کو تشفی دینے لگی اور قبرستان وغیرہ میں
جاکر معہ ابامسلم وہمشیرہ ابامسلم قیام کیا رات بہر وہان بسر کی صبح کو روز دوم مسجد میں
گئی وہان ابامسلم کو روٹی وغیرہ حاصل ہوئی جس سے کچھہ تسکین ہوئی بعدہ جمیلہ بانو
اسی طرح بسر کرنے لگی۔

بیان احوال مروان کا پوچھنا وزیر سے حال صاحب خروج کا

راوی کہتا ہے کہ ایک روز مروان نے اپنے وزیر سے کہا کہ مینے نجومیوں سے سنا ہے کہ صاحب
خروج پیدا ہو چکا ہے وزیر نے کہا یہ بات صحیح ہے اب کوئی تدبیر کرنا چاہئے کہ یہ بلا دفع ہوئے
مروان نے کہا مین کیا تدبیر کرون عبدالجبار وزیر نے کہا کہ جو لوگ مذہب ابوتراب میں
ذی مقدور اور صاحب حکومت ہین اور تجہسے عہد کر چکے ہین اونکو طلب کرکے قید کرلے
وہ صاحب خروج کو مدد نہ دیوین مروان نے کہا سب سے زیادہ ابوترابیون مین صاحب

قوت اور بہادر محمود شاہ خوارزمی ہے اوسکو قید کر لینا مناسب ہے وزیر نے کہا بہتر ہے
القصہ مروان نے شوق منجیقی نامی پہلوان کو حکم دیا کہ تو محمود شاہ خوارزمی کو کسے حیلہ
سے میرے پاس لے آ تو تجکو انعام دونگا القصہ وہ پہلوان پانچ ہزار سوار سے خوارزم
مین گیا اور محمود شاہ سے کہا تمکو مروان نے بلایا ہے کہ عرصہ سے مینے نہین دیکھا آج
کل آب و ہوا اچھی ہے واسطے چند روز کے میرے پاس چلے آو محمود شاہ یہ کلام
سنکر راضی ہوئے اور سامان سفر تیار کر کے پندرہ ہزار سوار سے طرف دمشق کے
ارادہ کیا راوی کہتا ہے کہ محمود شاہ کے تین پسر تھے جنکے نام سلطان احمد و عذاب شاہ
و لعل محبتہ بلند کمان جب کہ ان تینون لڑکون نے سنا کہ پدر ہمارے مروان کے
پاس جانے والے ہین وہ تینون پسر مانع ہوئے اور کہا مروان دغاباز ہے ہرگز
اوسکے پاس نہ جائیے محمود شاہ نے بیٹون کا کہنا نہ مانا اور طرف دمشق کے روانہ ہوئے
راوی کہتا ہے کہ دو منزل گہر سے نکلے تہے کہ ایک روز خواب دیکھا کہ جناب امیرؑ فرماتے
ہین اے محمود شاہ مروان دغاباز ہے تو کہان جاتا ہے وہ تیری گرفتاری کے تدبیر مین
ہے القصہ جب محمود شاہ خواب سے بیدار ہوا تو وقت صبح اپنی فوج کو حکم دیا کہ میرے
ملک کی طرف پہر چلو راوی کہتا ہے کہ جب پہلوان شوق منجیقی نے جب یہ حال دیکھا
تو محمود شاہ سے کہا کہ اے بادشاہ یہ کیا باعث ہے جو تو اپنے گہر کیطرف واپس چلتا ہے
محمود شاہ نے کہا میری طبیعت اچھی نہین اور ابہی فصل بہی خراب ہے تو دمشق کو روانہ ہو
مین فصل بہار مین ضرور مروان کے پاس آونگا الغرض ہر چند وہ پہلوان اصرار
کرنے لگا محمود شاہ نے نہ مانا اور اپنے گہر کو واپس گئے اور اپنے بیٹون سے احوال خواب
بیان کیا اور پہلوان مروان کا مایوس ہو کر دمشق کو گیا اور یہ سب حال بیان کیا
مروان نے وزیر سے کہا کہ اب کیا کرون وزیر نے کہا ایک خط محمود شاہ کو لکہو کہ اگر تمہارے
ملک مین کوئی شخص خروج کرے اور مجہسے امادہ جنگ ہوئے تو تم اوسکو گرفتار کر کے

میرے پاس روانہ کرتا اور اگر تم میرے کسی دشمن کی اعانت کروگے یا اوسکو روپیہ
وغیرہ کی قوت دوگے تو مین تمہارا ملک تاراج کردونگا الغرض مروان نے حسب راے
وزیر کے محمود شاہ کو نامہ لکھا راوی کہتا ہے کہ جب محمود شاہ مضمون خط سے واقف
ہوئے لعاب دہن اوس خط پر ڈالا اور مروان کو ناسزا کہا اور ایلچی کو زبانی یہ جواب دیا کہ
مروان سے کہنا کہ شاید تیرے دماغ مین مثل یزید نخوت سمائی ہے اب مجھکو یقین ہوتا
ہے کہ تیری سلطنت کو عنقریب زوال ہوا چاہتا ہے اور یزید پلید سے زیادہ تیرا
خراب حال ہوگا اور چند روز اللہ تعالے تجھکو دوزخ حاویہ مین پاس یزید و معاویہ
کے جگہہ دیگا اور مین کون ہون جو تمام زمانہ پر حکومت کرون اور بندگان خدا کو
ناحق ایذا پہونچاؤن اگر تجھکو خوف ہے تو اپنا بندوبست جلد کر القصہ جب نامہ بر مروان
کا دمشق کو واپس گیا اور یہ سب حال کہا مروان خفا ہوا اور دربار مین گیا کہ محمود
شاہ کا تدارک ضرور کرنا چاہئے یہ ابو ترابی عہد شکنی کرتا ہے۔

بیان پرورش پانا اباسلم کا اور خبردار ہونا اباسلم کا احوال قتل پدر اپنے سے

راویان اخبار و مخبران والا تبار بروایت صحیح رقم کرتے ہین کہ جب اباسلم الفضل پروردگار
قریب آٹھہ نو برس کے عمر کو پہونچا اور ہر جگہہ احوال اپنی پدر کے قتل ہونیکا سنا تو ایک روز اپنی ماں
سے پوچھا کہ میرے باپ کو حاکم نے کس قصور پر قتل کرایا اور تمہاری آنکھین کون جرم پہ
نکالی گئین ہین صاف صاف بیان کرو القصہ جمیلہ بانو نے مفصل حال مارے جانے اسد کا
اور اپنا اندھا ہونا اباسلم سے بیان کیا اباسلم یہ حال سنکر اپنی مادر سے رخصت ہوکر قصبہ
مروشاہجہان مین گیا اور وہان مکان خوردک آہنگر کو تلاش کرکے خوردک سے ملاقات کی
اور یہ دیکھا کہ چند شیعہ اور بھی گھر مین خوردک کے جمع ہین مگر سب لوگ حالت تقیہ مین ہین
الغرض جبکہ اباسلم خوردک کے گھر مین پہونچا تو معہ خوردک سب مومن اباسلم کے خاطرداری
مین مصروف ہوئے اور اباسلم نے سب سے کہا کہ کوئی دوست ہمارا ایسا ہی جو ہمکو پوشیدہ

کہمین سے لادیوے راوی کہتا ہے کہ اوسی صحبت مین سید ابوالعطا و سید ابوالحسن دونون بہائی
عاشقان جناب امیر علی ابن ابیطالب علیہ السلام موجود تہے اون دونون نے کہا کہ اگر حکم
ہوئے تو ہم پوست شیر آپ کو لادیوین اباسلم نے اونکو اجازت دی وہ دونون بہائی وہان سے
روانہ ہوئے اور اونکے پیچہے اباسلم خود بہی روانہ ہوئے جبکہ تہوڑی راہ طی کی تو ابوالعطا نے
دیکہا کہ ایک شخص گہوڑے پر سوار کہین جاتا ہے ابوالعطا نے اوس سوار کو فوراً قتل کیا اور
اپنی صورت تبدیل کر کے اوسی سوار کے گہوڑے پر سوار ہوکر عسس زنگی کے گہر مین رات
کو خفیہ گیا اور عسس کو معہ چند ہمراہیان عسس کے قتل کیا اور پوست شیر گہر مین عسس کے ڈہونڈہنے
لگے اتفاقاً دیکہا کہ دو آدمی اور پوست شیر لیکر عسس کے گہر سے باہر نکلے ابوالعطا و ابوالحسن دونون
پیچہے پیچہے اون دونون آدمیون کے چلے تہوڑی دور گئے تہے کہ اباسلم کو دیکہا راہ مین
پیادہ کہڑے ہین جبکہ وہ دونون آدمی جنکی پاس پوست شیر تہا قریب اباسلم کے پہنچے
تو دونون نے اباسلم کو سلام کیا اباسلم نے پوچہا تم کون ہو اور کہان گئے تہے اونہون نے
کہا کہ ہم ہین ابونصر شب رو و حمید خون خوار شیعان حیدر کرار اور حسب طلب خواجہ سلیمان کے
پوست شیر عسس کے گہر سے لینے آئے تہے چنانچہ وہ پوست ہملوگ لئے جاتے ہین اباسلم
وہ پوست شیر اون دونون سے لے لیا اور دونون کو رخصت کیا کہ تہوڑی دور اباسلم پوست لیکے
چلے تہے کہ ابوالعطا کو راہ مین دیکہا اباسلم نے کہا اے برادر کہان سے آتا ہے اوسنے احوال چہیننا
پوست شیر کا ابونصر شب رو و حمید خون خوار کے ہاتہہ سے بیان کیا اور قتل کرنا عسس زنگی کا
مفصل حال کہا اباسلم خوش ہوئے اور ابوالعطا کو اپنے ہمراہ مکان خوردک مین لائے اور تمام
مومنون کو پوست شیر دیکہا کر کہا کہ کون دوست ہمارا ہی جو اس پوست کا ہمکو خفتان بنادیوے
الغرض خوردک معہ جملہ مومنین خفتان بنانے مین مصروف ہوا۔

احوال روز دوم ظاہر ہونا مارا جانا عسس زنگی کا نصر سیار کو

راوی لکہتا ہے کہ وقت صبح روز دوم نصر سیار بادشاہ کو خبر ہوئی کہ عسس زنگی معہ ہمراہیان

خود رات کو مارا گیا چنانچہ نصر سیار نے جاکر خود معائنہ لاش عسس زنگی کا کیا اور یہ کہا کہ لاش عسس زنگی ایک ستون مین بند ہی ہے نصر سیار نے زرقی اپنے مخبر سے کہا کہ قاتل عسس کا جلد پتہ لگا تجکو انعام دونگا الغرض یہ حکم سنکر زرقی مخبر رات کو بصورت حاجی راہ مین بیٹھا اور کہا کہ اے اہل بستی گواہ رہنا کہ مینے دین و مذہب یزید و مروان پر لعنت کی اور مذہب ابوتراب اختیار کیا مینے اور کل صبح بے قصور حاکم مجھے قتل کیا چاہتا ہے لہذا مین یہ وصیت کرتا ہون کہ جب کبھی صاحب خروج یہان آوے تو اوسسے کہنا میرے خون کا عوض لیوے یا کوئی بندہ خدا لاش عسس زنگی کی ستون سے کہول دیوے کہ مین صبح قتل سے محفوظ رہون القصہ یہ حال سنکر اباسلم نے لاش عسس زنگی کی ستونسے کہولی اور زرقی نے جب حال قوت اباسلم کا دیکہا بہت دل مین اپنے تعریف کی اور اباسلم وہانسے طرف مقام ماخان کے گئے اور اپنی مادر سے یہ سب حال کہا مادر نے اباسلم کو دعا دی اور اباسلم چندروز بعد مادر سے رخصت ہوکر پہر خوردک کے گھر کو گئے اور ایک رات وہان بسر کی روز دوم صبح کو اباسلم معہ خوردک بہمراہی سعد وسعید وغیرہ دوستان علی بازار مین گئے اور اسمعیل شربت فروش کے دوکان مین معہ یاران خود جاکر بیٹھے شربت فروش نے اباسلم کی بہت خاطر کی کہ اتفاقاً زرقی مخبر نصر سیار کا بازار مین گشت کو نکلا تہا طرف دوکان شربت فروش کے مخاطب ہوکر اباسلم کو بنظر غیض دیکہا اور شربت فروش نے نظر بد زرقی کی دیکہکر اباسلم کو آگاہ کردیا اباسلم نے چاہا دوکان سے نکل جاؤن زرقی چہار طرفسے گہیر لیا اباسلم نے خوارج پر حملہ کیا اور بہت خارجی کو جہنم واصل کیا اور پہر اباسلم بازار سے جاکر ایک مقام بلند پر کہڑے ہوئے اور اسقدر خارجیون کو مارا کہ بازار مین ہر طرف دریا سے خون جاری ہوگیا راوی کہتا ہے کہ ہرچند خارجی کثرت سے قتل ہوتے تہے مگر اباسلم کے مقابلے سے مونہہ اپنا نہ پہیرتے تہے ناگاہ حال جنگ اباسلم کا سنکر ابوالعطا و ابوالحسن معہ بندرہ محبون کے اباسلم کے پاس پہونچے اور اباسلم کو وہان سے غایب کردیا اور آپ سب مومن لڑائی مین مصروف ہوے بعد جنگ کے

شب تاریک ہوئی اور آفتاب پردہ ظلمت مین گوشہ گیر ہوا تب وہ سب مومنین بھی اپنی
اپنی طرف روانہ ہوئے اور خوردک کے گھر مین جاکر سب نے قیام کیا بعدہ روز دوم ہان
سے اباسلم مقام ماخان مین پہونچے اور ایک رات اباسلم تکیہ بابا سبکتین مین سوتے تھے
کہ عالم خواب مین یہ دیکھا کہ جناب امیر علی ابن ابیطالب علیہ السلام فرماتے ہین کہ اے اباسلم
جنگ مین خوارج سے دریغ نکرنا اور ہمارے عدو پر رحم نکرنا جب تک کہ وہ ایمان کامل
نہ لاوے القصہ جبکہ اباسلم خواب سے بیدار ہوئے تو احوال خواب اپنی مادر سے بیان کیا
وہ مومنہ بہت خوش ہوئی اور اباسلم کو بخوشی و رضامندی رخصت کیا اور اباسلم مادر سے
اجازت لیکر مکان خوردک کو روانہ ہوئے اور جب خوردک کے گھر مین پہونچے تو دیکھا کہ خوردک
ایک ٹکڑا آہن کو چرخ دیتا ہے وہ کسی طرح سے درست و تیار نہین ہوتا آخرش خوردک
عاجز ہوکر رات کو سو گیا اور خواب مین دیکھا کہ پدر خوردک کہتا ہے کہ اے پسر تیری دوکان
زیر زمین ایک پارچہ آہن دفن ہے وہ ذوالفقار سے مس ہوگیا تھا اوسکو نکالکر اوس آہن مین
شریک کرکے کوئی شے بنانا الغرض خواب سے آنکھین خوردک کی کھل گئین فوراً بستر سے
اوٹھا اور زمین سے پارچہ آہن کو نکالا اور اوسی وقت دوسرے آہن مین شریک کرکے
خوردک نے ایک تبر بنایا اور جب تبر تیار ہوگیا تو اوسکو اپنے زیر سر رکھکے پھر سو رہا جبکہ
صبح ہوئی تو خوردک نے وہ تبر پھر دیکھا تو اوسمین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ دیکھا
خوردک بہت خوش ہوا اور جب اباسلم صبح کو خوردک کے گھر مین آئے خوردک نے
وہ تبر اباسلم کو حوالہ کیا اسی عرصہ مین سبزو علی خرادی خوردک کے گھر مین آئے اور دستہ
تبر کا بنایا بعد اونکے حسین علاقہ بند نے غلاف تبر کا بنایا اور قاسم مُہرکن کو بشارت
ہوئی اونسنے نام پدر خود کا پشت تبر پر کندہ کیا اور خوردک نے سب مومنون کو جمع کیا
اور نظر شہیدان کربلا شربت پر دلائی راوی کہتا ہے کہ خوردک کے گھر مین ایک درخت
چنار بہت بڑا تھا اباسلم نے سب محبون سے کہا کہ مین اس درخت پر وار تبر کا کرتا ہون

یہ ہی شگون سمجھنا چاہئے کہ اگر ایک ضرب مین یہ درخت قطع ہوا تو مین فتحیاب ہونگا یہ کہکر ابامسلم
نے ایک ہاتھہ تبر کا درخت پر لگایا وہ درخت دو ٹکڑے ہو گیا اور سب مومن خوش ہوئے
اور ابامسلم کے دست و بازو کی تعریف کی اور آواز دو دکی بلند ہوئی پھر وہان سے ابامسلم
طرف ماخان کے روانہ ہوئے جبکہ بازار ماخان مین پہونچے تو ابامسلم نے دیکھا کہ ایک
دار ایستادہ ہے اور ایک سید کو دار پر چڑہایا چاہتے ہین اور وہ سید کہتا ہے کہ اے اہل شہر
گواہ رہنا مین بے قصور ہون جب صاحب خروج یہان آوے میرے خون کا عوض لیوے
اور نام اوس سید کا سیمی تہا اور وہی کہتا ہے کہ اوس مجمع مین ظاہر آیا اور بال سید کے سر کے
اور چاہا کہ سید کو دار پر چڑہاوے کہ اوسکے ہاتھہ مین درد پیدا ہوا پہر جلاد نے سید کو دار پر چڑہایا
وہ سید شہید ہوا اور جلاد بہی مر گیا اور ابامسلم نے چاہا کہ ہنگامہ کرون مومنون نے منع کیا کہ
ابہی موقع نہین آخرش ابامسلم ماخان مین اپنے مادر کے پاس گئے اور سب حال بیان کیا
مادر ابامسلم نے آیات قران پڑہ کے تبر پر دم کیا وہ تبر جاندار ہو گیا بعدہ ابامسلم نے اپنی
مادر سے رخصت طلب کی اونے سفر کو منع کیا ابامسلم نے نہ مانا اور والدہ سے رخصت
ہوکر طرف مکان خورک کے روانہ ہوا اور خورک کے گہر جا کر مقیم ہوئے روز دوم صبح کو ابامسلم مع خورک وہ چند مومن
بازار مین گئے اور ایک نان پز کی دکان مین جا کر قیام کیا نان پز نے طعام عمدہ ابامسلم کے حضور مین رکہا ابامسلم
نے ہاتھہ کہانے مین ڈالا کہ زرخی گشت کو نکلا تہا اونے ابامسلم کو دیکہا وہان سے فوراً عمار پاس گیا اور عمار کو لوال
سے کہا کہ ابامسلم نان پز کی دوکان مین بیٹہا ہے جلد چلو چنانچہ عمار فوج لیکر ہمراہ زرخی روانہ ہوا اودہر ابامسلم
کا جی خود بخود گہبرایا دکان نان پز سے اوٹہکر روانہ ہوئے اور جب زرخی عمار کو لیکر نان پز
کی دکان پر گیا ابامسلم کو نہ پایا زرخی نے خورک سے پوچہا کہ جو شخص تیرے پاس بیٹہا تہا
وہ کہان گیا خورک نے کہا مجہے نہین معلوم تو کیسا احمق ہے یہ دوکان ہے کوئی آتا ہے
کوئی جاتا ہے مین کہان پتہ بتاؤن آخرش زرخی چلا گیا ادہر ابامسلم وہان سے بازار مین گئے

ایک مقام مین دیکھا کہ ایک شیعہ کو باندہ کر مارتے ہین اور کہتے ہین کہ علی کو ناسزا کہو
اتفاقاً اباسلم بہی اوسی مجمع مین پہونچے تو ایک خارجی نے اباسلم سے کہا کہ تو بہی اس قیدی کو
طانچہ مار روح یزید کو خوشی ہوگی اباسلم نے انکار کیا وہ خارجی بولا کیا تو بہی ابوترابی ہے
جو اس قیدی کو نہین مارتا اور اگر تو قیدی کو نہ ماریگا تو مین تجھے مارونگا راوی کہتا ہی
کہ اباسلم نے اوس خارجی کو طانچہ مارا وہ کافر مرگیا اور طوغان پہلوان کو خبر ہوئے
کہ ایک ابوترابی نے تیرے آدمی کو مارڈالا ہے طوغان یہ حال سُنکر طرف اباسلم کے تلوار
برہنہ لیکر چلا اباسلم نے اوسکی تلوار چہین کر طوغان کو قتل کیا پہر اباسلم پر ہر طرف سے نرغہ
ہوگیا اباسلم نے قتل عام کیا صدہا خوارج مارے گئے اور اباسلم نے باواز بلند کہا کہ
مین ہون قاتل خوارج عبدالرحمن اباسلم جسکو دعوے ہوے میرے سامنے آوے راوی
کہتا ہے کہ زخمیون نے یہ حال جاکر نصر سیار سے کہا کہ صاحب خروج یہان موجود ہے نصر سیار نے
فتاح زردار کو دس ہزار فوج سے بہیجا اباسلم نے فتاح کو بہی قتل کیا اور بہت ہمراہی
فتاح کے ہاتہہ سے اباسلم کے مارے گئے اور اباسلم لڑتے ہوئے دروازہ شہر پر گئے
وہان ایک شخص کو دیکہا کہ فن کمند مین خوب کامل ہے اباسلم اوسکے قریب گئے
اوسنے اباسلم کی بہادری کی تعریف کی اور کہا مین آپ کے مدد کو آیا ہون یہ کہکے اباسلم کے
ہمراہ وہ بہی آمادہ جنگ ہوا اور ادہر نصر سیار نے یہ خبر سُنکر افتح حاجب پہلوان اپنے کو
بارہ ہزار فوج سے اباسلم کے مقابلا کو پہر بہیجا جبکہ افتح حاجب اباسلم کے قریب آیا جنگ
شروع ہوئی راوی لکہتا ہے کہ اباسلم نے باوجودیکہ تنہا تہے قریب چہہ ہزار خوارج کے
جہنم واصل کئے کہ ہر طرف راہ مین دریاے خون جاری ہوگیا اور اباسلم بہی نہایت
خستہ ہوگئے اور نوبت غشی کی طاری ہوئی آخرش اباسلم ایک پل کے نیچے ٹہر گئے
اور چاہا کوئی ساعت آرام کردن کہ اسحاق کمند انداز نے کہا اے اباسلم تم تہوڑی
عرصہ تک یہان ٹہر جاؤ اور مین الہی توانا ہون بفضل خدا کفار سے مین لڑتا ہون تمہارے پہ

کوئی بلا نہ آنے دونگا خاطر جمع رکھو القصہ اسحاق جنگ مین مصروف ہوا اور ایک ایک حملہ
مین صدہا خارجی کو مار کر واصل جہنم کیا اور آخرش یہ نوبت ہوئی کہ خوارج ہر طرف بہاگتے
پہرتے تہے اسی عرصہ مین قریب ایک سو خارجی کے اسحاق نے مارے اور ابا مسلم بہی
کسی قدر توانا ہو گئے مگر پیاس نے ابا مسلم کو عاجز کیا تو ابا مسلم تشنگی جناب امام حسین علیہ
السلام کی یاد کرکے رونے لگے اور اپنے دلکو سمجہایا کہ روز عاشورہ کی گرمی سے زیادہ آج
گرمی نہین ہے راوی کہتا ہے کہ ابا مسلم معرکہ کربلا یاد کرکے اپنی پیاس بہول گئے اور پہر ہمراہ
اسحاق جنگ مین مصروف ہوا کہ ناگاہ دو شخص اسقر مینی و خرام مینی کمند انداز افتح حاجب
کے پاس آئے اور کہا کہ ہمکو حکم ہوئے تو ہم ابا مسلم کو گرفتار کر لاوین بشرطیکہ دس ہزار اشرفی
ہمکو انعام ملے افتح حاجب نے وعدہ انعام کا دونونسے کرکے اجازت گرفتاری ابا مسلم کے
دی القصہ وہ دونون کمندین لیکر واسطے گرفتاری ابا مسلم کے روانہ ہوئے اور جبکہ عین
ہنگامہ کارزار مین دونون پہونچے اتفاقاً اسحاق کی نگاہ اون پر جا پڑی اسحاق نے
ابا مسلم کو خبردار کیا کہ ہوشیار ہو جاؤ دشمن کمین گاہ مین ہین راوی کہتا ہے کہ ابا مسلم
بہی ہوشیار ہو گئے اور تیر کفار کش کو جلوہ دیا اور اسقدر عجلت سے اون دونون کو
قتل کیا کہ اسحاق بہی حیرت زدہ ہو گیا اور پہر ابا مسلم نے ہمراہ اسحاق خوارج کے قتل پر
کمر باندہی اور نصر سیار کو خبر پہونچی کہ ابا مسلم کے ساتھہ ایک شخص اور بہی جنگ مین شریک
ہے اور ابا مسلم کے بہادری کی تعریف خود عدو کرنے لگے اور نصر سیار حال شکست اپنی
فوجکا سنکر دس ہزار سوارونسے خود مقابلہ مین ابا مسلم کے آیا جو کہ ابا مسلم کو دو رات
دن لڑائی مین بے آب و دانہ گذرے تہے اسوجہ سے نہایت خستہ اور ناتوان ہو گئے تہے
اور فوج نصر سیار کی تازہ وار دچست و چالاک تہی القصہ نصر سیار نے ابا مسلم کو چہار
طرفسے گہیر لیا اور ابا مسلم باوصف خستگی پہر جنگ مین مشغول ہوئے اور ہر دفعہ ابا مسلم
نعرۂ حیدری کرکے سو دوسو خوارج کو قتل کرتے تہے اور جب غش طاری ہوتا تہا تو ٹہرکے

آرام کرتے تھے اور حال ابامسلم کا ساعت بساعت دگرگون ہوتا جاتا تھا راوی کہتا ہے
کہ جب اسحاق نے حال ابامسلم کا تغیر دیکھا تو کہا یا امیر مسلم تم تھوڑی دیر ٹھیر جاؤ مین فوج
مخالف کو روکے ہوے ہون الغرض ابامسلم کبھی ٹھیر کر دم لیتے تھے اور کبھی پھر لڑتے تھے
کہ اتفاقاً ابامسلم بوجہ خستگی اور ضعف کے ایک پل کے اوپر بلندی پر جا کر ٹھہرے اور غش سے
آنکھین بند کر لین خواجہ محمد طاہر خجندی نے کہ وزیر تھے نصر سیار کے اور شیعہ تھے مگر تقیہ
مین رہتے تھے جب یہ دیکھا کہ حال ابامسلم کا نہایت ابتر ہے ایسا نہو قید یا قتل ہو جاوے
تو کمر مومنون کی ٹوٹ جاویگی الغرض محمد طاہر وزیر نے ابامسلم سے بآواز بلند کہا کہ اے
جوان اطاعت بادشاہ کی قبول کر تجکو عہدہ معقول ملیگا یہ آواز سنکر ابامسلم نے غش
سے آنکھ کھول دین اور فوج خوارج سے پہلوان کبود دمشقی بحکم نصر سیار واسطے قتل
ابامسلم کے چلا جو ہین قریب ابامسلم کو وہ پہلوان گیا ابامسلم نے کہا اے نابکار صبر ادھر
کہان آتا ہے وہ پہلوان بولا کہ مین تیرا ملک الموت ہون یہ کلام اوس بدانجام کا
سنکر ابامسلم کو غیض طاری ہوا اور طرف نجف اشرف مونہہ کرکے کہا یا آقا میری
امداد فرمائیے اسدم مین نہایت ناتوان ہون یہ کہکر ابامسلم طرف کبود دمشقی کے
بڑھے اور قریب اوسکے جا کر کہا اے خارجی سنبھل یہ کہکر ابامسلم نے تبر کو جلوہ دیا کہ
کہ آنکھین اوسکی چھپک گئین ابامسلم نے ایک ہاتھہ تبر کا یا حیدر کرار کہکر اوسکو مارا
وہ کافر دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا اور نصر سیار نے تمام اپنی فوج کو حکم دیا کہ صاحب خروج
زندہ نہ جانے پاوے الغرض تمام لشکر خوارج ابامسلم پر ٹوٹ پڑا اور کفار ہاتھہ سے
ابامسلم اور اسحاق کے قتل ہونے لگے یہ ماجرا خواجہ سلیمان کثیر نے جب دیکھا بہت گھبرائے
اور خدا سے دعا کی یا الہی ابامسلم کو اس نزعہ سے سلامت رکھنا ایسا نہووے کہ یہ شخص مارا
جاوے تو سب شیعہ بے یار و مددگار ہو جاوینگے یہ دعا کرکے نصر سیار سے سلیمان کثیر نے
کہا اے شاہ مجھے حکم ہووے تو مین صاحب خروج کو تیرے نوکری پر راضی کر دون نصر سیار نے

غنیمت سمجھکر سلیمان کثیر کو حکم دیا بہت اچھا جاؤ چنانچہ سلیمان کثیر ابا سلم کے قریب
گئے اور کہا اے جوان اب بھی میرے کہنے پر عمل کر مین بادشاہ کا نوکر تجھے رکھادونگا
اور آہستہ ابا سلم سے کہا کہ یہ وقت تمہاری تنہائی کا ہے جان بچاؤ اور میرے ہمراہ
چلو پھر جب موقع ہوگا منحرف ہوجانا ابا سلم یہ بات سُنکر راضی ہوئے جنگ موقوف
ہوگئی اور خواجہ سلیمان کثیر ابا سلم کو نصر سیار کے پاس لائے اور ابا سلم نے نصر سیار
سے اظہار نوکری کا کیا نصر سیار ابا سلم کو اپنے ہمراہ لیکر اندر خراسان کے چلا جب کہ
دروازہ خراسان پر ابا سلم پہونچے وہان دیکھا کہ قریب دروازہ کے خوردک معہ
ایک سو مومنون کے ہتیار لگائے ہوئے کھڑا ہے جبکہ خوردک نے ابا سلم کو دیکھا
خوردک نے نعرہ حیدری کرکے ابا سلم کو خوارج سے چھین لیا اور جنگ مین مصروف
ہوا اور بالاے دروازہ شہر خراسان خوردک نے کچھہ مومن متعین کئے کہ وہ خارجیون
پر سنگ اندازی کرنے لگے اور خود جنگ مین مشغول ہوا راوی کہتا ہے کہ تین رات
دن خوردک سے وہان لڑائی رہی روز چہارم ابا سلم بمشورہ خوردک وہان سے
نکلے اور چہار طرف مومنین روانہ ہوئے فقط چودہ ۱۴ شیعہ ہمراہ ابا سلم ایک مسجد
مین جاکر ٹھہرے اور خوارج نے محاصرہ مسجد بھی کیا قریب تین سو خارجی وہان پھر مارے گئے
اور ابا سلم صبح تک مسجد مین رہے جب روز روشن ہوا نصر سیار نے دس ہزار فوج سے
ایک سردار کو مقابلہ کیواسطے بھیجا پھر لڑائی ہونے لگی اور مومنین نہایت بھوک پیاس سے
تنگ ہوئے تو ابا سلم نے ابو نصر شب رو سے کہا میرے یار مرتے ہین کوئی تدبیر آب وطعام
کی کرو ابو نصر شب رو صورت بدلکر فوج عدو مین گیا اور جہان آب وغذا خارجیون کا تھا
وہان جاکر دفعتاً شور وغل کیا کہ ابو تراب پشت کیطرف سے آئی ہین خبردار ہوجاؤ چنانچہ کفار
اپنی پشت کیطرف حفاظت کرنے مین مشغول ہوئے اور ابو نصر نے جسقدر پایا آب وطعام
خوارج کا لیکر مسجد مین پہونچایا کہ مومنین آسودہ وسیر ہوئے اور ابو القاسم سنگ انداز

مومن کامل نے اسقدر خارجی مارے کہ شمار اوسکا دشوار تہا اور جب رات ہوئی مومن
خاموش ہو رہے اور فوج خوارج مین ہر طرف شور تہا کہ ہم ہم خورد کی دشمن ابا مسلم لشکر کفار آواز
کے دہوکے سے آپسمین تمام لڑتے رہے جب صبح ہوئی تو دیکہا کہ سوائے خوارج کے
کوئی لاش مومن کے نہین ہے سب خارجی حیرت مین ہوے کہ یہ کیا اسرار ہے آخرش
خوارج باہم کہتے تہے کہ یہ معجزہ ہے ابوترابؑ کے امداد کو اور تائید ہے طرف سے خدا کے
اور ابا مسلم نے بالاے مسجد خشت انداز مقرر کر دیے کہ جو خارجی قریب آوے زندہ
نہ جانے پاوے چنانچہ مومنون نے بالاے مسجد سے ہزارون خارجی مارے ناگاہ نصر سیار
قریب مسجد جا کر کہڑا ہوا اور تدبیر جنگ بتاتا تہا کہ ایک مومن نے مسجد کے اوپر سے
ایک خشت نصر سیار کو ماری کہ دہنا کا اوسکا زخمی ہو گیا اور وہانسے بہاگ گیا آخرش
اسی طرح تا شام جنگ ہوئی رات کو ابا مسلم مسجد سے باہر نکل گیے اور ہر ایک مومن
اپنی اپنی طرف روانہ ہوا اور ابا مسلم مرو شاہجہان مین جا کر ایک ماہی گیر کے گہر مین
مقیم ہوے راوی لکہتا کہ وہ ماہی گیر قوم گبر سے تہا جب رات کو اوسنے خواب مین
دیکہا کہ جناب رسول خدا و علی مرتضیٰ ابا مسلم کی سفارش کرتے ہین وہ گبر خواب مین
مسلمان ہوا اور وقت صبح ظاہر مین ایمان لایا راوی کہتا ہے جب ابا مسلم مسجد سے
نکل گیے تو صبح کو نصر سیار قریب مسجد گیا اور حکم دیا کہ مسجد کو جڑ سے منہدم کر دو لوگون
نے نصر سیار کو منع کیا اور کہا خلاف رسوم اسلام ہے خانہ خدا کو منہدم کرنا القصہ
نصر سیار خاموش ہو رہا اور زرہی سے کہا تیری غفلت سے ابا مسلم نکل گیا اور تجہ سے
انتظام نہو سکا یہ کہکر نصر سیار اپنی ڈیرے مین گیا اور یہ حکم دیا کہ جو کوئی ابا مسلم کا پتہ
و نشان بتا دیگا وہ انعام پاوے گا القصہ جب ابا مسلم ماہی گیر کے گہر مین رہنے لگے تو یہ
طریقہ اختیار کیا کہ راتکو گرد شہر مین نکلتے تہے اور جو کوئی خارجی ملتا تہا اوسکو قتل کرتے
تہے اور ہر روز صبح کو اہل شہر تو شہر مین شکایت ہوتی تہی نصر سیار ہر چند تدبیر کرتا تہا

کوئی انتظام نہو سکتا تھا الغرض عاجز ہوکر نصر سیار نے ایک روز زہیر طوبی پہلوان کو
پاسبان شب مقرر کرکے یہ حکم دیا کہ جلد تدارک صاحب خروج کا کرکہ ہر روز کا فساد
رفع ہوجاے القصہ زہیر طوبی رات کو پاسبانی کیواسطے نکلتا تھا ایک رات ابا مسلم نے دیکہا
کہ راہ مین زہیر طوبی حالت نشہ شراب مین جاتا ہے ابا مسلم نے اوسکو قتل کیا او چند
ہمراہی اوسکے جہنم واصل ہوے اور ابا مسلم وہانسے چلے گئے صبح کو یہ خبر نصر سیار کو ہوئی
افسران فوج پر بہت خفا ہوا اور کہا مین خود تدبیر کرونگا راوی کہتا ہے کہ امیر ابا مسلم
دو تین روز تک رات کو مکان ماہی گیر سے باہر نہ نکلے اور ایک روز ابا مسلم نے ماہی
سے کہا کہ آج تم دربار نصر سیار مین جاکر خبر لاو کہ اب کیا بند وبست ہوتا ہے اور کون
کون لوگ واسطے انتظام کے مقرر ہوئے ہین الغرض ماہی گیر دربار نصر سیار مین گیا
اور ہر اک طرف کے جاسوسی مین سرگرم ہوا ناگاہ زرخی نے ماہی گیر کو دیکہا اور کہا آج
خلاف دستور ماہی گیر لباس قریشی پہنے ہوئے دربار مین کیون آیا ہمیشہ یہ لباس کہبہ
پہنتا تھا شاید ماہی گیر ابا مسلم کیطرف سے دربار کی خبر کو آیا ہے زرخی نے جب یہ کلام
نصر سیار سے کئے نصر سیار نے کچھہ لحاظ نکیا اور کوئی بات زرخی کی سماعت نکی اور ماہی
دربار سے اپنے گہر گیا اور ابا مسلم سے سب حال کہا القصہ اوسی شب کو ابا مسلم ہتیار بدن
پر اراستہ کرکے شہر مین نکلے تو ایک کوچہ مین دیکہا کہ کوہ یار دمشقی پہلوان پاسبانی کو
معہ چند ہمراہیان خود گشت کرتا ہے ابا مسلم کوہ یار دمشقی کے نظر سے پوشیدہ ہوکر دوسرے
راہ کیطرف سے کوہ یار کے پاس پہونچے اور یہ کہا کہ اے پہلوان ابہی تہوڑا عرصہ ہوا
کہ صاحب خروج فلان کوچہ مین مجکو ملا تھا اگر تو میرے ہمراہ چل مین اوسکو بتادون
کوہ یار یہ کلام سنکر معہ ہمراہیان خود ہمراہ ابا مسلم روانہ ہوا در حالت نشہ شراب تہا
انجام یہ کہ جبکہ چوراہ پر پہونچا ابا مسلم نے تبر کو جلوہ دیا اور کہا او کافر ہوشیار ہوجا
مین ہون قاتل خوارج ابا مسلم یہ کہکر ابا مسلم آمادہ کارزار ہوسکا اور تہوڑی عرصہ تک جنگ

ہوئی بعدہ اوس پہلوان کو قتل کرکے اوسکے ہمراہیونکو جہنم واصل کیا اور پہر وہانسے اپنے
مقام کو چلے گئے جبکہ صبح ہوئی لاش کوہ یار کی معہ دیگر لاشہا خوارج نصر سیار کے حضور مین پہنچے
نصر سیار بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور اپنی پسر طاہر ک کو طلب کیا اور کہا آج سے پاسبانی رات
تو کیا کرنا اور ابامسلم کو زندہ یا قتل کرکے میرے حضور مین لانا چنانچہ زرخی نطفہ حرام بہی
ہمراہ طاہرک مقرر ہوا اور اوسی روز شب کو طاہرک معہ زرخی فوج ہمراہ لیکر نکلا اور
ابامسلم بہی حسب معمول کے مکان ماہی گیر سے نکلے ایک جگہہ ابامسلم سے اور زرخی سے سامنا
ہوا زرخی نے طاہرک کو آواز دی کہ صاحب خروج جاتا ہے جلد گرفتار کرو طاہرک زرخی کے
آواز سنکر ابامسلم کی طرف گیا اور چہار طرف سے گہیر لیا اور جنگ ہونے لگی راوی کہتا ہے
کہ ابامسلم تنہا تہے اور خوارج ہزارہا تہے ابامسلم خوارج کو قتل کرتے کرتے تہک گئے اور
ایکبار اپنے آقا اور مولا علی ابن ابیطالب کو یاد کیا ناگاہ ایک طرفسے ایک سوار نقابدار پیدا
ہوا اور ابامسلم کیطرف سے خوارج کو قتل کیا یہان تک نوبت ہوئی کہ جب ہزارون خارجی
مارے گئے تب طاہرک بقیہ فوجسے مفرور ہوا اور ابامسلم نے نقابدار کے رکاب پکڑلی
اور نام اوسکا پوچہا نقابدار نے کہا مین زعفرجن ہون بحکم آقا علی ابن ابیطالب کے
تیری کمک کو آیا ہون اور اب جاتا ہون یہ کہکے زعفرجن غایب ہوگیا اور ابامسلم مکان
ماہی گیر مین بدستور گئے اور آرام کیا اور صبح کو زرخی نے یہ سب ماجرا رات کا نصر سیار سے
کہا نصر سیار زرخی پہ خفا ہوا اور کہا کہ تو نمک حرام ہے اگر تو چاہے تو ابامسلم گرفتار ہوجاے
زرخی نے کہا میری کہنے پر عمل کیا جاوے تو ضرور ابامسلم گرفتار کیا جاویگا نصر سیار نے
کہا وہ کیا تدبیر ہے زرخی بولا کہ ماہی گیر جو کہ فلان محلہ مین رہتا ہے اوسکے گہر مین
ابامسلم ہوگا کیونکہ ماہی گیر نے اپنا مذہب بدلا اور لباس قریشی بدن پر آراستہ کیا ہے
یہی علامت میری شناخت کے ہے اور اگر ابامسلم ماہی گیر کے گہر نہوے تو مجہے سزا دینا
الغرض نصر سیار نے ماہی گیر کو طلب کیا اور حال ابامسلم کا پوچہا اوسنے انکار کیا تب زرخی

انگوٹھی ماہی گیر کے ہاتھ سے لیکر وہانسے روانہ ہوا اور ماہی گیر نصر سیار کے حضور مین حاضر ہا
جبکہ زرخی مکان ماہی گیر پر گیا تب ماہی گیر کی زوجہ کو دروازہ پر طلب کیا جب زوجہ ماہی گیر
اپنے دروازہ پر آئی زرخی نے انگوٹھی ماہی گیر کی نشانی دکہائی اور کہا تیرا شوہر دربار حاکم
مین ہے اور یہ کہا ہے کہ مہمان سے غافل نرہنا خدمت خوب کرنا جب تک مین نہ آؤن
زوجہ ماہی گیر اس فریب سے ناواقف تہی زرخی سے کہا مین اچہی طرح سے مہمان کی خدمت
گذاری کرونگی تم کہدینا جب کہ زرخی نے یہ پتہ پایا تو مکان ماہی گیر سے دربار کو چلا کہ
وہان سے فوج لیکر پہر آکر اباسلم کو گرفتار کرون گا راوی کہتا ہے کہ جب زرخی مکان
ماہی گیر سے دربار کو واپس گیا تب اباسلم کا دل خودبخود پریشان ہوا اور زوجہ
ماہی گیر سے پوچہا کون تیرے پاس آیا تہا اوسنے انگوٹھی لانے کا حال صاف کہدیا اباسلم
سمجہہ گئے کہ ماہی گیر قید ہوگیا پس اباسلم اوسی وقت مکان ماہی گیر سے باہر نکل گئے
اور زرخی نے نصر سیار سے سب حال کہا وہ بولا فوج لیکر جاؤ اور اباسلم کو گرفتار کرلاؤ
چنانچہ زرخی جب ماہی گیر کے گہر فوج لیکر گیا اباسلم کو نہ پایا زوجہ ماہی گیر کو معہ اولاد ماہی گیر
کے گرفتار کرکے زرخی لیگیا نصر سیار نے ہرچند زوجہ ماہی گیر و پسر ماہی گیر سے اباسلم کو
پوچہا اونہون نے نہ بتایا یہانتک کہ نصر سیار نے پسر ماہی گیر کو روبروے ماہی گیر قتل کیا
اوسپر بہی اباسلم کو ماہی گیر نے نہ بتایا تب نصر سیار نے ماہی گیر معہ عیال وغیرہ قید کیا۔

بیان حال اباسلم کا جانا مکان ماہی گیر سے مسجد شامیون مین

راوی شیرین مقال اباسلم کا حال یون بیان کرتا ہے کہ جب اباسلم مکان ماہی گیر سے نکلے تو
محلہ شامیون مین ایک بہت بڑی مسجد تہی اوسمین پہونچے وہان ایک شخص کو دیکہا کہ نہایت
مریض ہے اباسلم نے اوسی پوچہا تو کب سے بیمار ہے اوسنے کہا دو برس سے مریض ہون اباسلم
نے کہا کہ اگر مین تیرے واسطے دعا کرون اور تو اچہا ہوجاوے تو کچہہ احسان میرا مانے گا
وہ بولا تا زیست غلامی مین آپ کے رہونگا چنانچہ اباسلم نے اوسکی واسطے درگاہ حق مین

مین دعاکی وہ اچھا ہو گیا اور دفعتاً قوت بھی ہو گئی تب اباسلم نے اوسسے کہا کہ تو میرا حال
یہان آنے کا کسی پر ظاہر نکرنا چنانچہ اوس نے قسم کھائی کہ تمہارا حال کسی پر اظہار نکرونگا
اباسلم کو اطمینان ہو گیا اور اوسی مسجد مین ایک جگہ جاکر سو رہے القصہ جبکہ روز دوم
صبح ہوئی تو زرجی مخبر نصر سیار کا ہر چہار طرف گشت کرتا ہوا محلہ شامیو مین گیا اور اوسی
مسجد کے اندر جاکر مریض کو دیکھا کہ نہایت توانا ہے زرجی کو حیرت ہوئی اور کہا کہ تو دو
برس کا مریض دفعتاً کیونکر اچھا ہو کر توانا ہو گیا اوس بدنصیب نے کہا کہ ہمارے مسجد مین کل
ایک جوان شام کو آیا اوسنے میرا حال دیکھکر مجھپر ترحم کیا اور میرے حق مین دعا کی مین فوراً
بقدرت خدا صحیح ہو گیا اور رات بھر مین قوی اور توانا ہو گیا اور ابھی وہ جوان یہان
موجود ہے زرجی کی دلکو یقین کامل ہو گیا کہ آج اباسلم پر عنایت خدا و رسول بہت ہے
اوسیکی دعا نے یہ تاثیر دیکھائی الغرض زرجی نے معہ ہمراہیان خود چہار طرف سے مسجد کا محاصرہ کیا
اور اباسلم نے جب ہر چہار طرف مسجد کے شور و غل اور مجمع کثیر دیکھا دفعتاً باہر نکلے تو حال
زرجی سے آگاہ ہوئے اور اوس بیمار کے حق مین بددعا کی جسنے عہد خلافی کے تہی راوی کہتا ہے
کہ وہ بیمار پھر علیل ہو کر حالت اصلی پر ہو گیا اور اباسلم دروازہ مسجد پر آئے اور زرجی سے
کہا کہ اے لعین یہانسے چلا جا کیون تیری قضا آئی ہے زرجی نے جواب سخت دیا اباسلم کو
غصہ آیا اور واسطے قتل خوارج کے آمادہ ہوئے جب کہ بہت خارجی قتل ہوئے تو زرجی
نے جاکر نصر سیار سے اس حال کی اطلاع کی نصر سیار نے طاہرک کو ہمراہ زمزمۂ دمشقی پہلوان
فوج روانہ کی جبکہ طاہرک نے محاصرہ مسجد کا کیا اباسلم آمادہ فساد ہوئے راوی کہتا ہے
کہ اباسلم نے اوس معرکہ مین قریب دو ہزار کے خارجی مارے اور خستہ ہو گیا کہ ناگاہ
ایک شخص نے زرجی کو خبر کی کہ اس مسجد کے قریب ایک ضعیفہ کا گھر ہے اور وہان اسوقت
بارہ آدمی ابوترابی موجود ہین اونکو جاکر گرفتار کرنے زرجی کچھہ فوج لیکر ضعیفہ کے گھر گیا
راوی کہتا ہے کہ جو لوگ مکان ضعیفہ مین موجود تھے وہ سب دوست تھے اباسلم کے

الغرض زرخی سے وہ سب مومن آمادہ جنگ ہوئے اور تا شام صدہا خارجی مومنون نے
مارے اور جب یہ بھی خبر نصر سیار کو ہوئی کہ درمیان شہر کے بہت ابوترابی موجود ہین
نصر سیار بہت پریشان ہوا کہ افسوس ہے کہ اب اباسلم کو اور زیادہ قوت ہوجاویگی اور میرا
روز بروز کم زور ہوجاؤنگا راوی کہتا ہے کہ ہرچند نصر سیار اور زرخی نے تدارک کیا مگر
سومنون نے خوارج کو بھگادیا تب زرخی کے ہمراہ کلناک بن ضرارہ وطاہرک وغیرہ فوج
لیکر واسطے گرفتاری اباسلم کے آمادہ ہوئے اور طاہرک ابن نصر سیار نے قریب اباسلم
کے جاکر اباسلم سے یہ کہا کہ اے ابوترابی سچ بتا تجکو یہ قوت اور رجعت کہانسے حاصل ہوئی
جو تو حاکم وقت سے امادہ فساد ہے نہین جانتا کہ ہم لوگ اوس قوم کے ہین جنہون نے
حسین ابن علی کو ایک روز مین کس طرحکی ایذا و تکلیف دیکر شہید کیا اور کیسے کیسے بڑے
بہادر قوم بنی ہاشم کے دو پہر مین مار ڈالے تو یہ بتا کہ تیری کیا مجال ہے کہ ہمارے مقابل
مین جنگ کرے گا بہتر یہ ہے کہ تو ہاتھہ باندہ کر میرے ہمراہ نصر سیار کے حضور مین چل
مین تجکو عہدہ جلیل دلوادونگا اور قصور تیرا معاف کرادونگا راوی کہتا ہے کہ جب
طاہرک نے حال جناب امام حسین علیہ السلام اباسلم کے روبرو بیان کیا اباسلم کی
آنکھو نمین زمانہ تیرہ ہوگیا اور رگ ہاشمی جوش مین آئی اور طاہرک سے یہ کہا کہ آ نا حق
شناس آگاہ ہو کہ مجکو یہ قوت اور منزلت اور بزرگی میرے خدانے اور جناب رسالت پناہ
اور علی مرتضی نے عطا کی اور خاص مجکو واسطے قتل خوارجکے یہ دولت قوت ملی ہے
انشاءاللہ تعالی عنقریب مین تم سب کو جاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچادونگا
اور عوض مین خون شہیدان کربلا کے قوم بنی امیہ وغیرہ سے ایک آدمی کو زندہ نرکھونگا
اور قریب ہے وہ روز کہ تم سب آتش جہنم مین جلتے ہوگے اور اے لعین کیا ذکر کرتا ہے
روز عاشورہ معرکہ کربلا کا تو یہ نہین جانتا کہ جناب امام کونین یعنے حضرت حسین نے اپنا وعدہ
طفلی حق تعالی سے وفا کیا نہین تو کیا قدرت اور مجال تھی بنی امیہ کی جو سامنا کرتی حسین کا

اور نہین جانتا ہے تو کہ مین ہر چند یہ ایک کمترین غلام ہون آل نبی کا مگر دیکھا تو نے کہ تن تنہا
تم ہزار ون پر ایک معرکہ مین کامیاب ہوا یہ سب باعث اعانت آل نبی کا ہے اور اگر تجھکو کچھ
دعوی بہادری کا ہو لے تو اسوقت میرے سامنے آکر مقابل ہو الغرض طاہر کرنے یہ کلام
اباسلم کا سنکر اپنی فوج کو اشارہ کیا اور سب فوج نے چہار طرف سے اباسلم کو گھیر لیا
راوی کہتا ہے کہ اباسلم ہر حملہ مین یا حیدر کرار کہکے صد ہا خوارج کو واصل جہنم کرتے
تھے آخرش جبکہ طاہر ک نے دیکھا کہ بیری بڑی بڑے پہلوان قتل ہوئے جاتے ہین تب
اوس خارجی نے طرف کمن انداز ونکے اشارہ کیا صد ہا کفار ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور اباسلم
زمزمہ شاہی کی کمند مین گرفتار ہوے اور تبر بھی ہاتھ سے اباسلم کے نکل گیا آخر
طاہر ک لعین اباسلم کو روبرو نصر سیار کے لیگیا اور تمام دربار نصر سیار مین بڑی خوشی
ہوئی لیکن وزیر نصر سیار کو بڑا رنج ہوا اور دلمین اپنے کہا یا الہی اباسلم کو سلامت رکھنا
بعدہ نصر سیار نے حسب رائے وزیر کے اباسلم کو طاہر کے حوالہ کیا کہ بہت ہوشیاری سے
اباسلم کو قید رکھنا ایسا نہو کہ رات کو ابوترابی بلوہ کر کے قید سے اباسلم کو نکال لیجاوین
اور جبکہ اباسلم کو طاہر ک قید خانہ مین لیچلا تب اباسلم نے زمزمہ کو بد دعا دی اور صاعد
کوفی کیطرف دیکھکے یہ کہا کہ تبر میرا تجکو مبارک نہوگا یہ کلام سنکر صاعد کوفی نے ایک
تازیانہ اباسلم کو مارا اباسلم فلک کو دیکھکر خاموش ہو رہی اور حال جناب امام زین العابدین
کو یاد کر کے صبر کیا القصہ جبکہ طاہر ک اباسلم کو طوق و زنجیر وغیرہ مین گرفتار کر کے لیچلا
تب نصر سیار نے پھر اباسلم کیطرف دیکھکر یہ کہا کہ اے جوان اگر تو حضرت ابوتراب کے کلام
ناسزا کہے تو مین تجھے رہا کردون اور مرتبہ عالی پر سرافراز کرون اباسلم نے کہا اے نصر سیار
تو بڑا احمق و نادان ہے کہ تجکو باوجود حکومت اسقدر عقل نہین کہ نیک و بد کی تمیز کرے
افسوس ہے کہ تو بسبب نادانی کے ضرور مستوجب جہنم ہو گیا کیونکہ تو یہ بتا کہ اگر مین جناب علی
ابن ابیطالب کو ناسزا کہون تو پھر بعد خدا و رسول کے اور وہ کون ہے جسکو مثل جناب

امیر بزرگی حاصل ہے اے نصر سیار تو جن کو ہمسر علی ابن ابیطالب جانتا ہے وہ نہایت
نالائق سگ دنیا تھے کہ بعد رسول اونہون نے کیا بزرگی اور توقیر کلام خدا اور آل نبی
کے کی اے نصر سیار کیا انقلاب زمانہ ہے کہ آل نبی کو تو معاذ اللہ خوار اور ذلیل جانتا ہے
اور جو لوگ دشمن خاندان نبوی ہین اونکو اچھا سمجھتا ہے اے نصر سیار اگر مین ہر روز ہزار
دفعہ مارا جاون اور پھر زندہ کیا جاؤن تو بھی محبت آل رسول سے مونہہ نہ پھراؤنگا اور ہر
روز صبح سے تا شام اور شام سے تا صبح یزید و معاویہ اور دیگر دشمنان علی پر لعنت
کرون تب بھی سیرابی سیر نہوئے اور یہ خوب یاد رکھنا کہ اگر میرے خدا کو میری ترقی
منظور ہے تو کیا مجال ہے تیری اور مروان کی جو مجھے کوئی صدمہ پہونچائے دیکھنا
عنقریب تجکو و مروان کو جاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچاتا ہون اور
جسقدر دشمنان آل نبی ہین اون سب کو جہنم واصل کرونگا الغرض یہ کلام اباسلم کا
نصر سیار خفا ہوا اور حکم قید سخت کا دیا ظاہر قید اباسلم کے اپنے گھر لیگیا اور نصر سیار نے
نامہ مروان کو لکھا کہ اے شاہ تیری اقبال سے آج اباسلم کو گرفتار کیا اب جو حکم ہو تو وہ
وہ کیا جاوے بعدہ روز دوم نصر سیار نے ایک قیدی کو سر بازار ہمشکل اباسلم بناکر
قتل کیا اور لاش مقتول کی تشہیر کی اور تمام شہر مین منادی کرائے کہ اباسلم کو حاکم نے
قتل کیا راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی خوردک وغیرہ مومنین دوستان
اباسلم کمال پریشان ہوئے اور سبنے قصد کیا کہ آج رات کو نصر سیار کو قتل کرنا چاہئے
الغرض وہ دن جب تمام ہوا اور رات ہوئی مومنین نے پہلے جاکر لاش ہمشکل اباسلم کو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ یہ لاش اباسلم کی نہین بعدہ ہر ایک مومن ہتیار لگاکر ہر جانب روانہ ہوا
اور ہر مومن بذریعہ کمند پہلوانان خوارج کے گھرون مین پہونچا اور جو کہ ملگیا اوسکو قتل
کیا چنانچہ ابو نصر شب رو نے صاعد کے گھر مین جاکر صاعد کے دونون ہاتہ کاٹے بعدہ خوردک
نصر سیار کے محلمین گیا وہان نصر سیار نہ ملا خوردک نے چند پاسبان واصل جہنم کئے اور آئے

گھر چلا آیا روز سوم بابا عاصم باخانی کو خبر قتل اباسلم معلوم ہوئی بابا عاصم نے بلا دریافت حال مادر اباسلم کو خبر کر دی وہ مومنہ صدمہ پسر مین روتے روتے ہلاک ہوگئی۔
راوی کہتا ہے کہ جب رفتہ رفتہ خبر دروغ قتل اباسلم مشہور ہوئی تو ایک عورت دلالہ مسماۃ مجلس افروز سمرقندی نے یہ حال سُنا وہ نہایت رنجیدہ خاطر ہوئی اور روتی ہوئی خوردک کے گھر مین گئی اور حال اباسلم کا پوچھا خوردک نے کہا اے مومنہ اباسلم ابھی تک زندہ ہے مگر طاہرک کے پاس قید ہے مجلس افروز نے کہا انشاء اللہ تعالی مین اباسلم کو رہا کرونگی یہ کہکر مجلس افروز مساۃ سیم تن کے گھر مین گئی راوی کہتا ہے کہ سیم تن ایک عورت آشنا طاہرک کی تھی اور طاہرک سیم تن پر عاشق تھا مجلس افروز نے سیم تن سے کہا کہ اے عشیرہ بڑا غضب ہے کہ اباسلم قید مین طاہرک کے ہوئے اور تم سے کچھہ نہو سکے سیم تن نے یہ حال سُنکر رو دیا اور کہا آج رات کو تدبیر رہائی اباسلم کی کرونگی مگر تو بھی میرے ہمراہ آج طاہرک کے گھر چلنا چنانچہ وہ دونون عورتین باہم مشورہ کرکے منتظر شب کی ہوئین القصہ جبکہ آفتاب قید خانہ مغرب مین گیا اور ماہتاب فوج انجم لیکر واسطے پاسبانی کے تخت فلک پر جلوہ گر ہوا تو مجلس افروز و سیم تن چادر موزہ پہنکر طاہرک کے گھر گئے اور سیم تن نے طاہرک سے کہا اے شاہزادہ مقام حیرت ہے کہ مجکو تونے اب تک قید اباسلم کی خبر نکی تاکہ مین بھی خوشی کرتی کیا مین تیری دوست نہین ہون طاہرک نے سیم تن سے عذرخواہی کی اور ایکمکان خاص مین دونون عورتون کو بٹھایا اور صحبت شراب وکباب کے شروع کی جبکہ کچھہ نشہ طاہرک کو ہوا تو سیم تن نے کہا کہ مین بھی تیرے عدو کو دیکھون کہ وہ کیسا زبردست جوان ہے جسنے یہ طلاطم حکومت مین کیا ہے طاہرک یہ کلام سُنکر کنجی قید خانہ کی لیکر اوٹھہ کھڑا ہوا اور دونون عورتین بھی اوسکے ہمراہ قید خانہ مین گئین القصہ جبکہ تہہ خانہ مین طاہرک داخل ہوا تو روشنی مشعل وفانوس وغیرہ طلب کے جبکہ روشنی آئی تو دیکھا کہ اباسلم طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اور نہایت حزین و ناتوان

الغرض سیم تن نے کہا کہ اے طاہرک اب باہر چلو یہ دیکھکر بہت خوش ہوئی الغرض جبکہ
سیم تن تہہ خانہ سے باہر نکلنے لگی اوسوقت ایک پاپوش اپنے تہہ خانہ مین چھوڑ دی
اور جب دروازہ تہہ خانہ کا بند ہوگیا تب طاہرک سے کہا کہ اے شاہزادہ حالت نشہ مین
میرا ایک جوتہ قیدخانہ مین رہ گیا طاہرک نے یہ بات سنکر کنجی مجلس افروز کو دیکر کہا کہ تو
جوتہ نکال لا مین محل مین جاتا ہون مجھے نشہ بہت ہے کھڑا نہین ہوا جاتا مجلس افروز
نے کنجی لیکر دروازہ دوبارہ کھولا اور اندر تہہ خانہ کے گئی اور فوراً تمام قید ابا سلم کی
دفع کی اور تہہ خانہ سے ابا سلم کو باہر لائی اور سیم تن کی چادر موزہ لیجا کر ابا سلم کو دیا اور
محافظان دروازہ بیرونی کو شراب مین بیہوشی شریک کرکے مجلس افروز نے تقسیم کی
کہ شاہزادہ نے تم سب کو یہ شراب انعام مین خوشی کی دی ہے الغرض سب دربانون
نے وہ شراب پی اور تھوڑی عرصہ مین سب وہ بیہوش ہوگئے اور سیم تن نے طاہرک کو
بیہوش کیا بعدہ مجلس افروز سیم تن سے رخصت ہوکر ابا سلم کو اپنے ہمراہ لیکر محل سے
باہر نکلی اور صحیح وسالم ابا سلم کو خوردک کے گھر پہونچایا خوردک نے سب مومنین کو
جمع کیا اور خوشی کی اور مجلس افروز کو ایک گھوڑا و ہزار روپیہ نقد دیکر کہا کہ تو ابھی سمرقند
کو روانہ ہو چنانچہ مجلس افروز اوسیوقت سمرقند کو گئی اور ابا سلم گھر مین خوردک کے
مقیم ہوے روز دوم صبح کو ابا سلم اپنے وطن کو روانہ ہوے وہان پہونچکر معلوم کیا
کہ والدہ نے میرے غم مین قضا کی ابا سلم نے اپنی مادر کی قبر پر فاتحہ خوانی کی اور بعدہ
ابا سلم نے اپنی ہمشیرہ کو بابا عاصم ماخانی کے تفویض کیا اور وہانسے طرف عراق کے روانہ ہوئے

بیان حال خبردار ہونا رہائی ابا سلم کے وقت صبح نصر سیار کا

راوی خوش بیان لکھتا ہے کہ جب رات کو ابا سلم رہا ہوئے تو صبح کو نصر سیار نے آدمی طاہرک
کے پاس بھیجا کہ قیدی لیکر دربار مین حاضر ہو راوی کہتا ہے کہ جسوقت آدمی نصر سیار کا طاہرک
کے پاس گیا اوسوقت طاہرک مع سیم تن خواب مین تھا خدمتگار نے طاہرک کو بیدار کیا اور

پیام نصر سیار سے آگاہ کیا طاہرک نے جواب دیا کہ بادشاہ سے عرض کیجیو تھوڑے عرصہ مین وہ
قیدی حاضر ہوتا ہون اور جب کہ آدمی نصر سیار کا واپس گیا تو طاہرک نے جلد ہاتھ منہ
دہوکے سیم تن سے پوچھا کہ مجلس افروز کہان ہے سیم تن نے کہا مجھے نہین معلوم طاہرک نے
دربانون سے پوچھا وہ بھی بولے ہمین نہین معلوم تب طاہرک کنجی لیکر تہہ خانہ کیطرف
گیا جب دروازہ کھولا قیدی کو نہ دیکھا اور قید ٹوٹی ہوئی پائی طاہرک آہ کرکے زمین پر
بیٹھ گیا اور رات کا عیش سب بھول گیا اور رونے لگا اور سیم تن سے کہا مجلس افروز
نے دنا کی قیدی کو رہا کرکے وہ بھی لیگئی ہائے افسوس اب مین اپنے پدر کو کیا مونھہ
دکھاؤن الغرض جبکہ طاہرک دربار مین نہ گیا اور عرصہ ہوگیا تب نصر سیار نے اسد بن عامر
کو طاہرک کے پاس بھیجا کہ کہنا کیا وجہ ہوئی اب تک قیدی میرے پاس نہین پہونچا جب
اسد بن عامر طاہرک کے پاس گیا تب حال طاہرک کا دیکھکر پوچھا یہ کیا صورت ہے طاہرک
روکے کہنے لگا قیدی بھاگ گیا آخرش طاہرک روتا ہوا ہمراہ اسد بن عامر کے نصر سیار
کے پاس گیا جبکہ نصر سیار رہائی قیدی سے آگاہ ہوا اک آہ کی اور طاہرک سے کہا اے
کم بخت یہ کیا غضب کیا کہ قیدی فرار ہوگیا خدا تجھے غارت کرے تونے میرے حکومت
مین آفت برپا کی اب اباسلم کہان میرے ہاتھ آویگا طاہرک نے کہا مجکو مہلت ایک
ماہ کی مرحمت ہووے مین اباسلم کو حاضر کرونگا نصر سیار نے کہا جب تک اباسلم کو نہ
لانا تب تک میرے سامنے نہ آنا الغرض طاہرک روتا ہوا اپنے گھر گیا اور سیم تن کو رخصت کردیا

بیان احوال روانگی اباسلم طرف دریائے نہر خش کے

راوی لکھتا ہے کہ جب اباسلم اپنے گھر سے روانہ ہوئے تو بعد طی منازل ایک روز دریا
نہر خش پر پہونچے اور لب دریا ایک باغ نہایت دلکش اور پر فضا دیکھا اور اُسمین گھس گئے [illegible]
[illegible] باغ مین شہر سے راوی لکھتا ہے کہ وہ باغ ملک [illegible] کا تھا اباسلم نے [illegible]
[illegible] جوان [illegible] آدمی باغ [illegible] سعد بن باورچی [illegible]

سے آیا اور اک طرف فرش بچھا کے بیٹھا اور اپنے یارون سمیت شراب خواری مین مصروف
ہوا اتفاقاً برادر عوجان نے ابامسلم کو دیکھا تو اپنے نوکر سے کہا کہ وہ جوان حسین شکیل
جو سامنے بیٹھا ہے اوسکو واسطے ساقی گری کے میرے پاس بلا کے لے آؤ چنانچہ آدمی
ابامسلم کے پاس گیا اور اپنے مالک کا پیام بیان کیا ابامسلم نے پہلے بنرمی آدمی سے کہا
کہ تو جا اپنے آقا کو میرے پاس بھیجدے وہ آدمی زیادہ مست ہوا اور ابامسلم کو کلمہ زشت
کہا تب ابامسلم نے ایک طمانچہ اوسکو مارا وہ مر گیا عبیدان برادر عوجان نے جب یہ ماجرا
دیکھا تو عبیدان خود ابامسلم کے پاس گیا اور گفتگو ہوئی یہان تک کہ نوبت بفساد ہوئی
ابامسلم نے عبیدان کو مع ہمراہیان عبیدان کے قتل کیا اور لاشین سب کی نہر مین
ڈال دین اور ابامسلم وہان سے روانہ ہو گئے بعد چند ساعت کے باغبان نے دیکھا
کہ چند لاشین نہر مین پڑی ہین باغبان یہ دیکھکر حیران ہوا اور باغبان نے عوجان کو
خبر قتل ہونے عبیدان کی پہونچائی تب عوجان باغ مین آیا اور اپنے بھائی کی لاش دیکھکر
گریان ہوا اور باغبان سے پتہ قاتل کا پوچھا وہ بولا مین لاعلم ہون پھر عوجان نے ہر چند تلاش
کیا پتہ نہ پایا اور عوجان روتا ہوا ملک عنظر حاکم کے پاس گیا اور سب حال کہا ملک عنظر
کہا تیرے [illegible] ملک نصر سیار سے بھاگا ہے شاید یہ کام اوسی کا ہے
[illegible] تدارک کرونگا اور ملک عنظر نے کہا کہ میرے
یہان [illegible] بازار مین لیجا کر قتل کرو تو آیندہ اور ونکو بھی عبرت ہو
راوی کہتا ہے کہ دوسرے دن دونون قیدیون کو لا کر بازار مین قتل کرنے کا ارادہ کیا
اوس وقت قیدیون نے کہا کہ اے اہل شہر گواہ رہنا کہ ہم بے قصور ہین جب صاحب خروج
یہان آوینگے اوسے ہم کہتا کہ بے خطا ہمکو قتل کیا ہے صاحب خروج ہمارا عوض لیوے گا
راوی کہتا ہے کہ ابامسلم نے یہ بیان قیدیون کا سنکر تیغ کو جلوہ دیا اور نعرہ حیدری کیا
اور قیدیون کو رہا کیا اور خوارج کے قتل پر آمادہ ہوئے اور صدہا خوارج کو قتل کر کے

وقت شام یحیی سقہ کے مکان مین ابامسلم داخل ہوئے یحیی سقہ مرد مومن تہا اور
اوسنے ابامسلم کی خاطر کی اور حاکم نے ہرچند تلاش کیا تپہ ابامسلم کا نپایا راوی کہتا ہے کہ
اسی اثنا مین ایک نامہ نصر سیار کا ملک غنطر کے نام آیا کہ میری شہر سے صاحب خروج
بہاگا ہے اگر تیرے ملک مین صاحب خروج آوے اوسکو گرفتار کرکے میرے پاس روانہ
کرنا والسلام ملک غنطر نے جواب نصر سیار کو لکہا کہ میری ملک مین سمجھے طلاطم پیدا ہوا ہے
جب صاحب خروج ملیگا گرفتار کرکے تیرے پاس روانہ کرونگا خاطر جمع رکہنا راوی
کہتا ہے کہ جب ابامسلم یحیی سقہ کے گہر مین رہنے لگے تو یحیی سقہ ابامسلم کی خاطر
داری کرنے مین مصروف ہوا چنانچہ ایک روز یحیی سقہ روٹی پکوانے بازار مین گیا
وہان ایک مخبر نے دیکہا کہ آج کیا وجہ ہے کہ یحیی کثرت سے روٹی پکوانے آیا ہے
یہ ایک آدمی اپنے گہر مین ہے اسقدر روٹی کا صرف کیونکر ایک واحد شخص کر سکتا ہے
شاید کہ ابامسلم یحیی کے گہر مین ہے الغرض وہ مخبر ملک غنطر کے پاس گیا اور یحیی
کا حال بیان کیا ملک غنطر نے ہمراہ اپنے سردارونکے فوج گرفتاری ابامسلم کو روانہ
کئے اور ابامسلم کو بہی خبر آمد فوج کی ہوئی تو وہ بہی آمادہ جنگ ہوئے اور یحیی سقہ
سے کہا کہ تجکو جب مہلت ملے تو تو مکان جنید علی کامگار پر بیا اور وہان تجسے ملاقات
ہوگی یہ حال یحیی سے کہکر مصروف جنگ ہوئے اور صد ہا خواج کو قتل کرکے نکل گئے
اور مکان علی کامگار پر پہونچے جبکہ وہان پہونچے تو ابامسلم نے دیکہا کہ تین آدمی
سیہ پوش وہان آئے ابامسلم نے جنید سے کہا یہ کون ہین جنید نے کہا یہ بہی دوست
ہین اور نام انکے زید قانع و منظر ابن زید و اسفرمینی ہین اور یہ بہی غلام ہین ابو تراب
کے راوی کہتا ہے کہ اون تینون نے ابامسلم کے ہاتہ پر بیعت کی اور صحبت ابامسلم
مین رہنے لگے ایک روز ابامسلم نے اپنی صحبت مین کہا کہ مجھسے دستان مرد شاہجہان
نے کہا تہا کہ جہان کہین پہونچنا وہانسے خیریت اپنی لکہنا جنید نے کہا مجھے خط دیجئے

مین پہونچا دونگا اور جواب لا دونگا ابا مسلم نے خط لکھکر جنید کو دیا اور خوردک کا نام
پتہ لفافہ پر لکھا اور جنید سواری شتر روانہ ہوئے راہ مین جنید نے تھوڑی خاک شتر پر
لا دلی جبکہ جنید دوکان خوردک پر پہونچے خوردک نے کہا کہ تم کون ہو اور کہان سے
آئے ہو جنید نے اشارہ سے کہا کہ کہین گوشہ مین چلو تو حال کہون اور شتر پر گندم
لایا ہون اگر خواہش ہوئے تو خرید فرمائیے خوردک جنید کو دوکان سے اپنے گھر مین
لیگیا اور شتر جنید کا دروازہ پر کھڑا رہا اور جب جنید اندر گھر کے پہونچے تو خط ابا مسلم کا
خوردک کو دیا خوردک نے اور سب مجوسون کو مطالع کیا سب نے مضمون خط سے آگاہ
ہوکر جنید کی تشریف لا کر لی راوی کہتا ہے کہ جب جنید شتر سے اوترکے مکان خوردک
مین گئے تو اوسوقت زرقی بھی گشت کرتا ہوا دوکان خوردک کیطرف آیا اور شتر کو
دیکھکے پریشان ہوا اتہا کہ کوئی نامہ بر ہے زرقی خاموش کھڑا تہا کہ ناگاہ دو سگ
بازاری لڑتے ہوئے شتر جنید کے قریب آئے اور شتر جنید بھڑکا اور خاک شتر
سے گری زرقی کا شبہ یقین ہوا کہ شتر نامہ بر کا ہے زرقی نے یہ حال جاکر نصر سیار سے
کہا اور یہ کہا کہ مکان خوردک مین مجمع ابوترابیون کا ہے اور نامہ بر ابا مسلم کا آیا ہے
نصر سیار نے افتح حاجب کو معہ فوج کثیر خوردک کے گھر کیطرف روانہ کیا اور جب
یہ حال شیعون کو معلوم ہوا سب شیعہ آمادہ جنگ ہوئے مومنین نے اسقدر خوارج
کو مارا کہ سب فوج نصر سیار کی فرار ہوئی نصر سیار نے کلثم ابن ضرار کو اور فوج سے
روانہ کیا وہ بھی شکست کھاکر بھاگا تب سلیمان کثیر کو نصر سیار نے طلب کرکے کہا کہ
کہ مجکو ابوترابی تنگ کرتے ہین تم کوئی صورت صلح کی نکال دو کہ رفع فساد ہوئے چنانچہ
سلیمان کثیر حسب مرضی نصر سیار کے مومنین کے پاس گئے اور خوردک وغیرہ سے سلیمان
نے کہا کہ تم لوگ ابھی جنید رد نصہ کرو اور جنگ موقوف رکھو اور میرے ہمراہ نصر سیار کے پاس
صفائی کرادون الغرض سب مومنین ہمراہ سلیمان کثیر نصر سیار کے پاس گئے نصر سیار نے

کہا کہ اے ابوترابیون اگر تم یزید کی توصیف بیان کرو اور علی کو ناسزا کہو تو تمہارے
مرتبہ بڑے ہون اور مروان تمکو عہدہ ہاے جلیل عطا کرے کا راوی کہتا ہے کہ سب
مومنین نے یہ کہا کہ جبتک ہمارے تن مین جان ہے یزید و مروان پر لعنت کرینگے
اور کبھی محبت سے علی ابن ابیطالب کے دل ہمارے نہ پھیرینگے ہزار بار ہم لوگ
مارے جاوین تو اطاعت علی سے مونھہ نہ پھیرائینگے الغرض نصر سار نے حکم قید مومنین
صادر کیا کہ شاید آیندہ میرے اطاعت قبول کرین راوی کہتا ہے کہ جب ہنگامہ جنگ
شکاران تو رکت پیدا ہوا تہا تب شتر جنید بہاگ کے اپنے گہر گیا تہا اور دو مخبر نصر سیار کے
پیچہے شتر کے روانہ ہوئے تہے جب کہ شتر مکان علی کامگار [illegible] گیا تو دونون مخبر وان
علی کامگار سے کہا آج ہمارے انعام مرحمت فرمائیے کہ ہم بہی دو [illegible] ہمراہ شتر کے آئے
ہین اور سب حال سے واقف ہین علی کامگار نے یہ حال اباسلم سے کہا اباسلم نے
علی کامگار سے کہا کہ مخبرون کو اندر مکان کے طلب فرمائیے انعام لیجاوین القصہ
دونون مخبر گہر مین آئے اباسلم نے دونون کو قتل کرکے چاہ مین ڈال دیا اور شتر کو
دیکہا کہ زخمی ہے اباسلم کو پریشانی ہوئی کہ شاید جنید زخمی ہوئے یا قید ہوئے ہین لہذا
تدارک کرنا چاہیئے القصہ اباسلم اسی فکر مین رات کو سو رہے خواب مین دیکہا کہ جناب
امیر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اے اباسلم جلد یہان سے روانہ ہو اور پہلے کربلا مین جا کر زیارت
قبر حسین سے مشرف ہو اور پہر مرد شاہجہان مین جا کر اپنے دوستونکو رہا کر نہین تو تیرے
دوست عذاب سخت مین گرفتار رہین گے الغرض اباسلم وقت صبح مومنون سے رخصت
ہوکر طرف کربلا کے روانہ ہوئے اتفاقاً راہ بہول کے ایک قلعہ کے دروازہ پر پہونچے
وہان ایک سیاہ پوش کو دیکہا اوسنے اباسلم سے کہا کہ تم کہان سے آتے ہو امیر اباسلم نے
کہا خراسان سے آتے ہین راوی کہتا ہے کہ وہ سیاہ پوش علی آدشیر تہا اباسلم کو اپنے
گہر لیگیا اور اباسلم کی بہت خاطر کی اور جب اباسلم گہر مین علی آدشیر کے داخل ہو گئے

تو دیکھا کہ ایک صندوق سیاہ رکھا ہے اور علی آردشیر ہر دفعہ صندوق کو دیکھکر روتا ہے
ابامسلم نے علی آردشیر سے وجہ رونے کی پوچھی اونھون نے کہا کہ اس صندوق مین لاش
بے سر میرے جد کی رکھی ہے اور سر میری جد کا سانوس دیو کے پاس ہے اوسمین
وہ شراب خواری کرتا ہے یہ باعث ہے میرے رونے کا کہ وہ ظالم دشمن ہے نام
جناب علی ابن ابیطالب کا اسواسطے ہر شخص شیعہ کو قتل کرتا ہے اور انواع ایذا دیتا ہے
ابامسلم نے کہا کہ گہر اوس دیو کا کہان ہے علی آردشیر نے کہا یہانسے قریب قلعہ نگریدا ایک
مقام ہے وہی اوس دیو کا مسکن ہے الغرض یہ حال سنکر ابامسلم نے ابو العطا و ابو الحسن
کو معہ علی آردشیر اپنے ہمراہ لیا اور طرف قلعہ نگریار کے روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ جب
امیر ابامسلم اندر قلعہ کے داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ دیو خواب غفلت مین بیہوش ہے ابامسلم
نے دیو کو خواب سے ہوشیار کیا اور کہا کہ اوٹھ اجل تیری تیرے بالین پر آ پہونچی جبکہ
وہ دیو بیدار ہوا بہت قہقہا مارکر ہنسا اور کہا کہ اے شخص کیا تو زندگی سے اپنی سیر ہو گیا
ہے جو میرے یہان آیا ہے جا یہان سے دور ہو ابامسلم نے کہا کہ مجھکو خدا نے تیرے قتل
کرنے کو یہان پہونچایا ہے یہ کلام سنکر وہ دیو ایک سنگ گران لیکر ابامسلم کیطرف متخاطب
ہوا اور اوس سنگ کا وار کیا ابامسلم کو اللہ تعالی نے اوسکے حملہ سے محفوظ رکھا بعدہ
اور حربہ لیکر وہ ابامسلم کیطرف چلا ابامسلم نے یا حیدر کرار کہکر جھپٹ کر حربہ اوسکا چھین لیا
اور ایک طمانچہ دیو کو مارا کہ وہ غش کھاکر زمین پر گرا ابامسلم اوسکے سینہ پر چڑھے اور سر
اوسکا دھڑ سے کھینچ لیا اور زمین پر دھڑ سے پھینک دیا اور نعرہ اللہ اکبر بلند کیا بعد تمام
قلعہ کی تلاشی کی بہت مال و زر پایا اور چار شتر طلائی اور ایک تخت زرین پایا نہایت خوش ہوگئے
وہ سب مال علی اردشیر کے پاس امانت رکہا اور کہا جب کوئی میرے پاس سے آوے
تب نصف مال تم اوسکو دیدینا اور نصف تم لینا یہ کہکر ابامسلم طرف دامغان کے روانہ ہوگئے
جبکہ خبر آمد ابامسلم کو قاسم دامغانی کو معلوم ہوئی اوسنے بخوف ابامسلم قلعہ اپنا بند کر لیا

جبکہ اباسلم قریب قلعہ کے پہونچے اور کوئی راہ اندر جانے کی نپائی تب قلعہ کی موری سے اندر
داخل ہوئے اور شہر نیشاپور مین پہونچکر ابوالعطا سے کہا کہ یہان ایک مومن خواجہ مہان
مشتری زر رہتا ہے اوسکے پاس جاکر کہو کہ ایک مہمان آیا ہے تمہارا مشتاق ہے
چنانچہ ابوالعطا تلاش کرکے مشتری زر کے گہر گیا اور حال اباسلم کا بیان کیا خواجہ مشتری
زر نے اباسلم کو طلب کیا جب اباسلم سے اور خواجہ سے ملاقات ہوئی خواجہ نے اباسلم کی
بڑی خاطر کی روز دوم اباسلم بازار مین گئے وہان دیکھا ایک نجومی کے پاس بہت
مجمع ہے اباسلم علیحدہ کہڑے رہے جبکہ مجمع کم ہوا نجومی کے پاس گئے اور کہا میرا زائچہ
کرو اوس نجومی نے زائچہ کیا تو یہ کہا اے جوان تو نہایت بلند اقبال ہے اور تیرے
اطاعت بڑے بڑے شاہ و شہریار کرینگے اور تو خواان زرین طعام کہا وے گا دیکہا
لیکن ایک زمانہ تیرا عدو ہوگا مگر فضل خدا تیرے شریک حال ہے کوئی اندیشہ نکر پا اباسلم
وہانسے پہر خواجہ مشتری کے گہر گئے اور خواجہ سے کہا کہ نیشاپور مین کون حاکم ہے خواجہ نے
کہا حاکم یہاںکا بیٹا طلحہ کا مسمی سلیمان ہے اور اس شہر مین ایک شخص زنگی مسمی اسمٰعیل
بہت بڑا ظالم ہے کہ تمام رعایا یہان کی زنگی سے نالان اور حاکم شہر بہی اوس زنگی سے
ہر امر مین طرح دیتا ہے اسقدر خوف اوس زنگی کا ہے الغرض اباسلم علیہ سبحانہ
ایک روز خواجہ کے گہر سے نکلے جب بازار میں پہونچے تو آگاہ ہو کر دیکہا ایک حبشی بہت
زبردست شکل دیو نشہ شراب مین بدمست ... ہوئے
سر بازار پہرتا ہے اور اہل بازار حبشی کی خوف سے ... ہین اور
وہ حبشی ہر ایک غریب پر ظلم کرتا ہے اور سر بازار اوس عورت کی عصمت مرتکب بلفعل
کا ہوتا ہے راوی کہتا ہے کہ جب اباسلم نے یہ ماجرا عجیب دیکہا تو اوس زنگی کے پاس گئے
اور کہا کہ اے شخص یہ کیا فعل خلاف شرع کرتا ہے تجہے خدا و رسول سے شرم نہین
معاذاللہ یہ کلام اباسلم کا وہ ... ہوا اور زنگی گران اوٹہا کر

ابامسلم پر حملہ کیا اور یہ کہا کہ اے اجل رسیدہ تو کون ہے جو آج مجھسے مقابل ہے کلام
خلاف شان میری زبان سے جاری کیے اور تجھے خوف میرا نہ ہوا القصہ جبکہ وار اوسکا
خالی گیا تو ابامسلم نے کہا اب بھی توبہ کر تو تیری جان بری ہو جاوے راوی کہتا ہے
کہ پھر وہ ظالم گرز کو ہاتھ سے پھینک کے ابامسلم سے طالب کشتی ہوا اور تمام اہل بازار
دکانیں بند کر کے کوٹھوں پر چڑھ کے کشتی دیکھنے لگے القصہ بڑی دیر تک دونوں میں
زور ہوا بعدہ ابامسلم نے کمر میں اوسکے ہاتھ ڈالکے اوسکو اوٹھایا اور سر سے بلند
کر کے چکر دیا اور پھر زمین پر دے مارا کہ تمام استخوان بدن حبشی کے چور ہو گئے اور
جہنم واصل ہو گیا سب اہل بازار نے ابامسلم کی تعریف کی اور زنگی سے سب خوش ہوئے
کہ آج ظالم مارا گیا خوب ہوا راوی کہتا ہے کہ خبر مارے جانے اوس زنگی کی جب حاکم کو
ہوئی حاکم بھی خوش ہوا کہ اچھا ہوا میرے شہر سے ظالم دفع ہوا اب میری رعایا چین
و آرام پاویگی اور ابامسلم زنگی کو قتل کر کے خواجہ کے گھر گئے خواجہ بھی حال سنکر خوش
ہوئے بعد چند روز کے ابامسلم نے خواجہ سے رخصت طلب کی خواجہ نے کہا اے ابامسلم
حاکم دمشق تمہارا عدو ہے اگر تم یہاں سے جاتے ہو تو بہت ہوشیار رہنا زمانہ تمہارا
عدو ہے اور ایک خنجر میرے پاس ہے کہ وہ نہایت گران ہے ہر ایک کی طاقت نہیں
جو اوس خنجر سے کام لیوے لہذا میں چاہتا ہوں کہ یہ تحفہ میرا تیرے پاس رہے ابامسلم
نے وہ خنجر خواجہ سے لیکر زیب کمر کیا اور وہاں سے رخصت ہوئے بعد طے منازل ابامسلم
اصفہان میں پہنچے اور جب دروازہ شہر پر پہونچے تو اندر شہر کے نہ داخل ہوے
اور شام ہو گئی رات کو ایک کوہ کی طرف سے شہر میں جا کر ایک جگہ مقیم ہوئے وقت
صبح ایک مسجد میں جا کر قرار کیا اور دو بھائی حقیقی مسمیان فضل و فیصل جو کہ نیشاپور
سے ہمراہ ابامسلم اصفہان میں آئے تھے ابامسلم نے دونوں کو بازار بھیجا کہ روٹی و شیرہ
لے آؤ القصہ جب دونوں رفیق ابامسلم کے بازار میں ایک نانبائی [illegible]

تو دیکھا کہ نان فروش کے ماتھے پر نام جناب علی ابن ابیطالب بخط جلی لکھا ہے یہ دونوں
سمجھے کہ یہ دوست ابوتراب کا ہے اگر ہم اپنا مذہب اظہار کرینگے تو ضرور یہ ہمارے ساتھ
مروت کریگا الغرض فضل نے نان فروش سے کہا کہ اے برادر صدقہ اس نام مبارک
کا جو تیرے پیشانی پر لکھا ہے روٹی عمدہ ہمکو دینا نان فروش یہ بات سنکر آمادہ
قتل دونوں مومنوں کے ہوا اور یہی باعث تھا کہ اوس نان فروش خارجی نے
نام ابوتراب اپنے ماتھے پر لکھا تھا تا کہ ابوترابی اسی دہوکے مین اپنا اظہار مذہب
کرین القصہ فضل و فیضل نے بہت خوارج کو قتل کیا اور خود مارے گئے اور لاشین
اونکی بخوف حاکم کوئی مومن نہ اوٹھا سکا الغرض جبکہ فضل و فیضل کو عرصہ ہوا تو
ابامسلم خود واسطے خبر کے روانہ ہوے جب بازار مین پہونچے تو لاشین دونوں
بھائیون کی سربازار پڑی ہوئی دیکھین بہت رنج کیا اور ایک شربت فروش کے
دکان میں چلے ابامسلم بیٹھے شربت فروش نے خاطر کی کہ ناگاہ شربت فروش نے دیکھا کہ اسجع کا
پسر مسمی عسس اپنے بام پر کھڑا ہے اور تدبیر گرفتاری ابامسلم کی اپنے لوگون کی
بتاتا ہے شربت فروش نے ابامسلم کو اس حال سے آگاہ کردیا اور دوسری راہ سے
امیر ابامسلم کو دوکان سے اپنی روانہ کردیا ابامسلم وہان سے ایک بقال کی دوکان
پہونچے راوی کہتا ہے کہ یہ بقال وہ ہے کہ جسنے ابامسلم کی مادر نابینا کو دھکا دیکر اپنی
دوکان سے ہٹا دیا تھا الغرض جب ابامسلم بقال کے قریب جا کر پہونچے تب بقال کو
زیر دوکان کھینچکر قتل کیا اور وہان سے شام کو لاش ہاے فضل و فیضل کے
پاس گئے اور دونوں لاشین لیکر ایک مقابرگاہ مین دفن کین اور جو لوگ محافظان لاشہ
تھے ابامسلم نے اونکو جہنم واصل کیا راوی کہتا ہے کہ اسی عرصہ مین ابوالعطا و الکوار
دوستان امیر مسلم بوجہ کثرت فوج خوارج امیر ابامسلم سے چھوٹ گئے اور جاتے جاتے
اتفاقاً کوفہ مین دونوں مومن پہونچے وہان راہ مین ایک خارجی سے بابت مذہب کے

تکرار ہوئی ابوالعطا و ابوالحسن نے اوس خارجی کو قتل کیا حاکم کوفہ نے دونون کو قید
کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا مین ابا مسلم عارضہ بخار مین گرفتار ہوئے اور تین روز
تک فاقہ کیئے اور تکیہ مین بیہوش پڑے رہے کہ روز چہارم دو عورتین اوسی تکیہ مین
پہونچی اور ابا مسلم کو غش سے ہوشیار کرکے روٹی و حلوہ ابا مسلم کو دیا اور عورتون نے
ابا مسلم سے کہا کہ اے جوان تیرا کیا نام ہے اسیر ابا مسلم نے اپنا نام و حسب و نسب بتایا
اور کہا کہ تھوڑا آتش جو اگر ممکن ہوئے تو مجھے لا دو عورتون نے کہا کہ ہم ہین ایک زن فقیر
ہے اور ایک دختر ہے خواجہ عمران کی یعنے ایک تیری بہن چچازاد ہے ایک چچی ہے یہ کہکر وہ
عورتین وہانسے چلی گئین چند ساعت کے بعد ایک شتر سوار ابا مسلم کے پاس آیا اور
کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے ابا مسلم نے اپنا نام بتادیا شتر سوار نے ابا مسلم کو گلے
سے لگایا اور کہا مین تیرا عمو ہون نام میرا عمران ہے اور جس قبر کے اوپر تو بیٹھا ہے
یہ قبر تیرے باپ خواجہ اسد کی ہے یہ کہکر خواجہ عمران ابا مسلم کو اپنے گھر لیگئے اور بہت
خاطر کی اور پوشاک عمدہ ابا مسلم کو دی روز دوم عمران ابا مسلم کو اپنے ہمراہ بازار
لیگئے ناگاہ دیکھا کہ ایک زرگر ایک انگھوٹھی گوہر کے فروخت کرتا ہے ابا مسلم نے وہ
دیکھکر کہا کہ اس گوہر مین ایک کرم ہے اور اوس کرم کے مونہہ مین ایک برگ گہانس
سبز کا ہے زرگر یہ ماجرا سنکر خفا ہوا تب ابا مسلم نے کہا کہ اس انگوٹھی کو کھول اگر
مین سچا ہون تو یہ انگوٹھی لے لونگا اور تو سچا ہے تو یہ خنجر میرا جو کہ قیمتی ہے لے لینا
آخر یہ شرط قرار پاکر انگوٹھی کہلی ابا مسلم کا بیان سچا ہوا زرگر نے وہ انگوٹھی ابا مسلم
کو دیدی ابا مسلم نے طلا انگوٹھی کا راہ خدا مین خیرات کر دیا اور وہانسے چچا کے گھر گئے
آئے عمران نے ایک دوکان بزازی کی ابا مسلم کو کرا دی کہ چند روز اسی مین بسر
اوقات کرو ابا مسلم نے تھوڑے زمانہ مین وہ سب مال دوکان کا خیرات کر دیا کہ ایک
روز ابا مسلم اپنی دوکان مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ عبداللہ پہلوان البصری ابا مسلم کے پاس آیا

اور کہا کہ اے جوان ایک ٹکہ مجھے دے اور ایک دہول مجھے مار ابامسلم نے کہا ٹکہ حاضر ہی لیکن اگر دہول نہ مارونگا عبداللہ بصری نے نہایت ابامسلم سے اصرار کیا اور یہانتک تنگ کیا کہ ابامسلم نے سوال اوسکا قبول کیا اور اہل بازار سے کہا کہ یارو مین ہرچند اس پہلوان کو سمجھاتا ہون یہ نہین مانتا لوگون نے کہا کیا مضائقہ ہے جبکہ عبداللہ خود ایسے فعل پر راضی ہے تو تمہارا کیا قصور ہے غرض ابامسلم نے ایک ٹکہ عبداللہ کے ہاتہہ مین دیکر ایک دہول ماری کاسہ سر عبداللہ کا ٹکڑی ہوگیا عبداللہ جہنم واصل ہوگیا لوگون نے یہ خبر خواجہ عمران سے کہی خواجہ بہت خوش ہوئے اور ابامسلم کی زور وطاقت کے تمام اہل بازار نے تعریف کی راوی کہتا ہے کہ ابامسلم حسب معمول ایک روز دوکان مین بیٹھے تھے کہ ایک شور پیدا ہوا اور بازار مین ہر طرف مجمع ہوگیا ابامسلم نے لوگون سے پوچھا یہ غل کیسا ہے ایک خارجی نے کہا آج روز خوشی کا ہے کہ عوجان پہلوان ایک سید علوی کو واسطے قتل کے بازار مین لایا ہے ابامسلم نے کہا اوس سید سے کیا قصور ہوا ہے وہ خارجی بولا یہان شیعہ کو قتل کرنا صواب ہے خلاصہ یہ کہ چند ساعت بعد وہ سید قتل ہوگیا اور ابامسلم رات کو لاش مقتول کی اوٹھا لائے اور دفن کردی اور بہت رنج کیا مگر بمصلحت وقت خاموش ہوکر گہر مین چچا کے چلے گئے رات ایک کنیز نے جو کہ عمران نے ابامسلم کی خدمت کو مقرر کی تہی ابامسلم کو تنگ کیا ابامسلم نے اوسکو مارا صبح کو لونڈی نے عمران سے شکایت کی خواجہ عمران نے وہ لونڈی ابامسلم کو بخشدی بعدہ ابامسلم ایک روز چچا سے رخصت ہوکر معہ لونڈی طرف کربلا کے روانہ ہوا اتفاقاً راہ بہول کر طرف بغداد کے گئی وقت شام لب دریا بغداد پر پہونچے اور لب دریا ایک مقام دلکش مین اوترے کہ ناگاہ ملک غنظر سر خشی معہ ہمراہیان خود لب دریا آیا اور روشنی مہتاب مین شراب خواری مین مصروف ہوا کہ دفعتاً نگاہ ملک غنظر کے ابامسلم اور کنیز ابامسلم پر پڑی اور اپنے نوکرون سے کہا کہ جو عورت ہمراہ جوان کنارہ دریا کی بیٹھی ہے اوسکو واسطے

ساقی گری کی میرے حضور مین جلد حاضر کر والقصہ جب کہ آدمی ملک غسنظر کا اباسلم کے
پاس گیا اور کنیز کو طلب کیا تو اباسلم کو غصہ آیا اور منع کیا اوس آدمی نے کہنا اباسلم
کا نہ مانا اور آمادہ فساد ہوا اباسلم نے اوسکو قتل کیا بعدہ سب خوارج اباسلم پر ٹوٹ
پڑے اباسلم نے دعا کی کہ یا الٰہی بہ تصدق علی ابن ابیطالب مجکو اسوقت خوارج کے شر سے
نجات دے راوی کہتا ہے کہ اباسلم ہر مرتبہ نعرۂ حیدری کرکے خارجیون پر حملہ کرتے
تھے یہانتک کہ بہت خارجی قتل ہوے باقی بھاگ گیے اور اباسلم معہ کنیز سرا مین جاکر
مقیم ہوے وقت صبح کنیز کو وہین چھوڑا اور آپ بازار مین گیے اور پھرتے پھرتے قریب
شط بغداد کے پہونچے وہان ایک شیر راہ مین ملا اوسکو اباسلم نے خنجر سے قتل کیا
کہ اتفاقاً سہیل بغدادی بھی اوسی جگہہ آیا اور لوگونسے پوچھا کہ اس شیر کو کسنے مارا ہے
لوگون نے کہا کہ یہ جوان جو تیرے روبرو کھڑا ہے اسینے قتل کیا ہے سہیل طرف اباسلم
کے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ اے شخص تو نے کیون میرے شکار کو ہلاک کیا اباسلم نے کہا کہ
یہ جانور درندہ تھا اگر کسی بندہ خدا کو آزار پہونچاتا تو کیسی خرابی ہوتی سہیل نے کہا کہ
اب مین تجکو زندہ نرکھونگا تو نے بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی کی اباسلم نے ہرچند
عذر کیا وہ ظالم ہرگز بر سر رحم نہ آیا آخرش نوبت جنگ کی پہونچی اباسلم نے بمدد علی ابن
ابیطالبؑ سہیل کو بھی قتل کیا اور وہانسے سراے مین گئے رات بھر وہان رہے صبح کو
پھر بازار مین تبدیل لباس کرکے نکلے وہان خواجہ کلان جوہری سے ملاقات ہوئی اوسنے
اباسلم کو پہچانکر سلام کیا اور پھر بازار سے اپنے گھر مین لیگیا اور کہا کہ حضور مین وہی
ماہی گیر ہون جو کہ آپکے بدولت نصر سیار کے قید مین تھا اور بیٹا میرا مارا گیا تھا چند روز ہوے
کہ خدا نے میری رہائی کرائی اور مین یہان آکر مقیم ہوا ہون اباسلم خوش ہوے اور دعا کی
اور تین روز اوسکے گھر مین مہمان رہے بعدہ کہا کہ اے برادر میرا رہنا یہان اچھا نہین
یعنی بھائی کو حاکم کے مارا ہے لوگ میری تلاش مین ضرور ہونگے اور سواے ازین سب

حاکم بغداد میرے ہاتھ سے مارا گیا ہے لہذا مجھے رخصت کرو چنانچہ اباسلم اوس سے رخصت
ہوکر سرائے مین گئے تو معلوم ہوا کہ لونڈی کسی شخص کے ہمراہ بھاگ گئی الغرض اباسلم
شکر خدا کرکے ایک طرف کو روانہ ہوئے راہ مین دیکھا کہ سعدان و معیدان زرین تاج
با فوج کثیر بائیس شیعونکو قید کرکے واسطے قتل کے لیے جاتے اباسلم یہ ماجرا دیکھ کے
غیض مین آئے اور اپنے تبر کفار کش کو جلوہ دیا اور قتل خوارج پر آمادہ ہوکر بہت سے
خارجی مارے اور قیدی رہا کردیے اور سعدان و معیدان کو بھی قتل کیا اور اباسلم
وہانسے طرف مداین کے روانہ ہوئے ایک جگہ صحرا مین پیاس غالب ہوئی تو دیکھا کہ
ایک شخص چھوہارا زیر درخت کھڑا ہے اباسلم نے اوس سے کہا کہ اے برادر مین
پیاسا ہون اوسنے کہا پانی ممکن نہین مگر دوغ موجود ہے نوش فرمائیے الغرض اباسلم
نے دوغ لیکر رفع حاجت کی اور وہان سے کوفہ مین پہونچے اور سرائے مین اوترے
صبح کو اسباب اپنا سرائے مین رکھکر بازار مین گئے اور سرائے سے اسباب چور لیگئے جب
اباسلم پھر کے سرائے مین آئے اسباب اپنا نہ پایا شکر خدا بجالائے اور صبر کیا مگر نہایت
تہیدست ہوگئے ایک روز بازار مین کھڑے تھے کہ ایک سوار نے اباسلم سے کہا اے
جوان مزدوری کریگا اباسلم نے کہا ہان مزدوری کرونگا چنانچہ وہ سوار اباسلم کو
ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اپنے گھر لیجاکر ایک ٹیلہ خاک کا دکھایا اور یہ کہا کہ اس ٹیلہ کو برابر
کردے جو مزدوری طلب کروگے وہی دونگا اباسلم نے کہا آج مجکو دو روز ہوئے
کچھ کھایا نہین اگر قدرے طعام مجکو لادے تو مین تیرا کام درست کردون راوی
کہتا ہے کہ بمجرد کہنے اباسلم کے وہ سوار طعام عمدہ لایا اور اباسلم نے خوب سیر ہوکر
کھایا بعد تھوڑے عرصہ کے زمین ہموار کردی بعدہ ایک مقام مین اباسلم نے اور قدرے
زمین کھودی وہان زیر خاک ایک سنگ گران پیدا ہوا اباسلم نے نام حیدر لیکر اوسکو
دو ہتہ زمین سے دور کر [illegible]

دیا اباسلم نے اوسکو قتل کیا بعدہ ایک لوح طلائی تہ خانہ کے دروازہ پر دیکھی اسمین
لکھا تھا یہ خزانہ یزدجرد نبیرہ نوشیروان کا ہے اور قریب دروازہ پر خزانہ کے ایک تصویر
طلائی مرصع کار تہی اباسلم اوس تصویر کو باہر لائے اور وقت اوس تصویر پر کہانا رکہکر
کہایا اور دروازہ خزانہ بدستور نشانی اپنی کرکے بند کردیا راوی کہتا ہے کہ اوس شب
اباسلم وہین رہے رات کو سوار جسکا نام بابا عدن تہا اور پدر مجازی تہا مروان کا سو
تو یہ خواب دیکہا کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ الیہ وآلہ وعلی مرتضی علیہ السلام فرماتے ہین کہ اے
بابا عدن جو شخص تیرے گہر مین مندوری کو آیا ہے یہ ہمارا بڑا دوست ہے تو اسکی خاطر
داری مین دریغ نکرنا اگر ہماری دوستی کا دم بہرتا ہے القصہ صبح کو بابا عدن خواب سے
بیدار ہوئے اور اباسلم کے قدمبوسی حاصل کی اور بڑی خاطر کی اور لباس عمدہ اباسلم کو
عطا کیا اور اپنی گہر مین مہمان رکہا ہر روز اباسلم طعام عمدہ ایک مسجد مین لیجاکر تقسیم کیا کرتے
تہے اتفاقا ایک روز چند فقیر مسجد مین آئے اور اباسلم کو دیکہکر پہچانا کہ یہ وہ شخص ہے
جسکا مال ہمنے سرائے مین چورایا تہا الغرض وہ فقیر سب اباسلم کے قریب آئے اور کہا
اے جوان تیرا کیا نام ہے اباسلم نے اپنا نام بتادیا وہ لوگ فقیر اباسلم کے قدم پر گرے
اور کہا یا امیر اباسلم ہملوگ فقیر نہین ہین جنید علیا بادی کی شاگرد ہین اور حضور سے
امیدوار ہین کہ اگر کوئی خطا ہمسے ہوئے ہو تو معاف فرمائی اباسلم نے کہا تمنے کیا قصور میرا
کیا ہے وہ بولے جو اسباب حضور کا سرائے سے چوری گیا ہے وہ ہمارے پاس ہے ہم ناواقف
تہے اسواسطے اسباب آپکا لیلئے تہے اباسلم نے خطا اونکی معاف کی اور اسباب مسروقہ مین
فقط خنجر خواجہ شتری زرکا دیا ہوا لے لیا اور سب مال چورون کو بہہ کردیا وہ بہت خوش
ہوئے بعدہ اباسلم نے اونسے پوچہا تمہارا استاد جنید علیا بادی کہان ہے اونہون نے
کہا قلعہ کوفہ مین قید ہین کہ جب ہندوستان سے یہان آئے تو ایک خارجی سے بابت
مذہب کے فساد ہوا اوس خوارج کو اوستاد نے قتل کیا یہان کے حاکم نے بعلت خون

قید کیا ہے ہمنے ہر چند تدبیر رہائی کی کی کوئی تدبیر صورت رہائی کی نہوئی مگر آپ اگر چاہین
تو رہائی ہو جاوے الغرض ابا سلم فقیرونکے لباس درویشی اپنے بدن پر آراستہ کر کے
ہمراہ شاگردان جنید کوفہ مین پہرنے لگے چنانچہ ایک رات ابا سلم بذریعہ کمند قلعہ مین
گئے اور دروازہ قیدخانہ پر جاکے دربانون کو قتل کیا بعدہ دروازہ کہولا جب اول
دروازہ داخل ہوئے تو ابو عطا و ابو الحسن کو دیکھا پہلے اونکو قید سے رہا کیا بعدہ آگے
بڑہے ایک چاہ تاریک سے آواز آئی ابا سلم چاہ مین جنید علیا بادی کی رہائی کو آتے ہیں
اور فوراً اونکو رہا کیا بعدہ تمام قیدی محبس کے آزاد کر دیئے ہر شخص اپنی اپنی طرف
گیا اور جنید طرف بلخ کے روانہ ہوئے اور ابو العطا و ابو الحسن ہمراہ ابا سلم طرف
کربلا کے روانہ ہوئے راوی کہتا ہے کہ روز دوم وقت صبح حاکم کوفہ کو خبر ہوئی کہ
رات کو سب قیدی بہاگ گئے قیدخانہ خالی پڑا ہے حاکم نے کہا یہ کام ایک آدمی کا نہیں
معلوم ہوا کہ بہت لوگ میرے عدو پیدا ہوئے ہین جنہون نے یہ حرکت کی ہے خیر دیکھا
جاویگا مگر ہمارے لوگ تلاش کرین کہ بانی اس فعل کا کون ہے القصہ یہ کہکر حاکم کوفہ
دروازہ قیدخانہ پر گیا تو ایک جگہہ دیکھا کہ بیلچہ ایک پڑا ہے اور اوسمین نام باباعدن
کا کندہ ہے حاکم نے باباعدن کو قید کیا اور پسر باباعدن کو بلایا اور کہا کہ تو ہمارا
دوست صادق ہے اور مطیع ہے مروان کا صاف حال بیان کر دے پسر باباعدن جو
کہ دوست یزید و مروان کا تہا مگر اصل راز سے اپنے پدر کے آگاہ نہ تہا اوسنے صاف
حاکم سے انکار کیا حاکم نے اوسکو قتل کیا راوی کہتا ہے کہ جب ابا سلم کوفہ سے چلے تو
راہ مین بیلچہ باباعدن کا یاد آیا کہ قلعہ مین بہول گیا ہون چنانچہ روز دوم بیلچہ کی
تلاش کو واپس چلے راہ مین دیکھا جنید علیا بادی باباعدن کو رہا کر کے لاتا ہے ابا سلم
یہ حال دیکھکر بہت خوش ہوئے اور جنید سے کہا کہ تم مع باباعدن یہان ٹہرو مین حاکم کوفہ
کا سر لاتا ہون یہ کہکے تہوڑی دور گئے تہے کہ دیکھا ابو العطا حاکم کوفہ کا سر لاتا ہے ابا سلم

کو جب ابو العطا نے دیکھا سر حاکم کا زیر قدم ابا مسلم کے ڈال دیا اور ابا مسلم بہی بہت خوش ہوے بعدہ جنید سے کہا تم ہند کو روانہ ہو اور ابو العطا و ابو الحسن و بابا عدن سے کہا تم دامغان کیطرف جاؤ اور وہان میرے امانت علی آردشیر سے لے لینا بعدہ ابا مسلم خود طرف کربلا کے روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب عطیہ حاکم کوفہ قتل ہوا تو قاسم ابن عطیہ حکومت کوفہ پر مقیم ہوا اور یہ حکم دیا کہ جہان کہین کوئی شیعہ ملجاے اوسکو قتل کرنا القصہ ایک روز حاکم کوفہ نے یہ حکم دیا کہ عبداللہ بن یزید فوج لیکر کربلا مین جاے و اور تا مقدور ابو ترابیون کو قتل کرکے سر اون کے میرے حضور مین پہونچے وہان ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی نام اونکا عبداللہ صالح تہا بمجرد پہونچنے ابا مسلم کے وہ ابا مسلم سے بغلگیر ہوے اور کچھہ کلمات وصیت ابا مسلم کو تعلیم کرکے اوسی وقت عبداللہ صالح نے قضا کی ابا مسلم نے عبداللہ کو ایک مقام پاکیزہ مین دفن کیا بعدہ وہان سے روانہ ہوے راہ مین فرہاد عرب سے ملاقات ہوئی ابا مسلم ہمراہ فرہاد طرف کربلا کے چلے راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم داخل کربلا ہوے تو دیکھا کہ فوج مخالف کثرت سے کربلا مین ہر چہار طرف اوتری ہے القصہ جبکہ ابا مسلم قبر جناب امام کونین ابا عبداللہ الحسین ع پر پہونچے عبداللہ یزید کو خبر ہوئی کہ دو ابو ترابی قبر حسین کے زیارت کو آے ہین شاید انمین ابا مسلم بہی ہوگا آخرش خارجیون نے اور ابا مسلم سے مقابلہ ہوا فرہاد عرب و ابا مسلم مصروف جنگ ہوے صدہا خارج جہنم واصل ہوے اور ابا مسلم لڑتے لڑتے خستہ ہوگئے تب ابا مسلم طرف قبر مبارک حسین ابن علی کے مخاطب ہوے اور عرض کیا یا آقا میرے یہ وقت امداد ہے راوی کہتا ہے کہ دفعتاً میدان سے ایک ابلق گہوڑے پر ایک سوار پیدا ہوا اور خوارج کو قتل کرنا شروع کیا یہان تک نوبت پہونچی کہ فوج مخالف فرار ہوکر طرف کوفہ کے گئے اور عبداللہ یزید کو ابا مسلم نامدار نے قتل کیا اور فرہاد عرب جو کہ زخمی بہت ہوگیا تہا وہ فوج خوارج مین چہار طرف سے گہر گیا آخر

شہید ہوا جبکہ بقیہ خارجی فرار ہوئے اور میدان کربلا کفار سے صاف اور خالی ہوگیا تب اباسلم
نے ابلق سوار سے ملاقات کی اور نام پوچھا وہ سوار بولا مین زعفر جن غلام اونا امام حسینؑ کا
ہون تیری امداد کو حکم ہوا تہا تو مین آیا تہا اب مین رخصت ہوتا ہون چنانچہ اباسلم سے
زعفر جن رخصت ہوکر روانہ ہوا اور اباسلم قبر جناب امام کونین ابا عبد الحسین پر گیا
اور بعد زیارت و فاتحہ خوانی کے عرض کیا آقا میرے یہ غلام آپ کا امیدوار ہے کہ میری امداد
کا ہر ساعت حضور کو خیال رہے کہ مین یکہ و تنہا ہون اور عدو میرے بہت ہین اور سوائے
حضور کے دنیا اور عقبا مین کوئی میرا مددگار نہین ہے ناگاہ اباسلم کو ندا آئی کہ اے اباسلم
جا اپنے وطن کیطرف روانہ ہو نہین تو وہان تیرے دوست جو قید ہین وہ روز عاشورہ
قتل ہوجاوینگے الغرض اباسلم بحکم امام عالیمقام طرف مرو شاہجہان کے روانہ ہوئے
اور بعد طے منازل چند روز مین قریب وطن کے پہونچے اور اصفہان مین قبرستان میں
جاکر اپنے بزرگون کے قبرون پر فاتحہ پڑہا راوی کہتا ہے کہ جب اباسلم کربلا سے طرف
وطن کے چلے تہے تو اوسی عرصہ مین نامہ مروان کا بنام نصر سیار دمشق سے آیا تہا کہ جو
لوگ ابوترابی تیرے پاس قید ہین اونکو روز عاشورہ ضرور سر بازار قتل کرنا تاکہ صاحب
خروج اور طرفداران صاحب خروج کو عبرت ہوجاوے نصر سیار کو جب نامہ آیا تب
نصر سیار نے بندوبست شروع کیا اور اباسلم جب اپنے بزرگونکی قبرون پر گئے تہے تب
وہان دو عوارات آئین اور اباسلم سے کہا کہ تمنے ہمکو پہچانا اباسلم خاموش ہوگئے
وہ عورتین بولین کہ ہم مین ایک تیری چچی ہے ایک تیری چچازاد بہن ہے اور تمکو وہ
وہ وقت یاد ہے کہ جب تو نے ہم سے آتش جو طلب کیا تہا پہر نہین معلوم تو کہان
چلا گیا تہا اباسلم نے کہا کہ تمہارے جانے کے بعد چچا میرے آئے تہے وہ مجکو اپنے
ہمراہ لیگئے تہے القصہ اباسلم نے اپنی چچی سے کہا کہ تم مجکو لباس شب روئی لادو تو
مین شعشعہ بن اشجع کو قتل کرون یہ کلام اباسلم کا سنکر چچی نے کہا کہ مین لباس شب روئی

لادونگی یہ کہکے تھوڑے عرصہ بعد لباس ابا مسلم کو لاکر حوالہ کیا ابا مسلم نے لباس لیکر
چچی کو رخصت کیا اور خود ابا مسلم رات کو واسطے قتل شعشعہ بن اشجع کے روانہ ہوئے چند
قدم اپنے مقام سے چلے تھے کہ راہ مین دیکھا کہ میمونہ سر شعشعہ کا لاتی ہے میمونہ بہن
چچازاد ابا مسلم کی تھی ابا مسلم اس حرکت سے میمونہ کی خفا ہوئے اور کہا آئندہ پھر ایسی
کوئی حرکت نکرنا تم عورت ہو اگر گرفتار ہوجاوگی تو مجھے اپنی جان غیرت مین دینا پڑیگی
الغرض ابا مسلم چچی اور بہن سے رخصت ہوکر بازار مین گئے ناگاہ بازار مین عمیس زنگی
سے ملاقات ہوئی ابا مسلم نے اوسکو سر بازار قتل کیا اور اوسکی ہمراہیونکو بھی مارا
اور وہانسے ابا مسلم مکان خواجہ قیس مین جاکر داخل ہوئے اور جب ابا مسلم سے اور خواجہ
سے ملاقات ہوئی تو خواجہ نے ابا مسلم سے کہا کہ خوب ہوا تم یہان آئے تمام محب تمہارے
منتظر ہین چنانچہ ابا مسلم خواجہ کے گھر سے عبد الوہاب کے گھر مین گئے اور جب صبح ہوئی تو
تمام شہر مین یہ شور و غل ہوا کہ رات کو شعشعہ مارا گیا یہ حال سنکر تمام خوارج پریشان ہوئے
اور حاکم اصفہان نے مروان کو نامہ لکھا کہ صاحب خروج یہان موجود ہے اور عجب طرحکا
ہنگامہ اوسنے پیدا کیا ہے اے شاہ کچھہ کمک روانہ کرنا کہ یہ بلا دفع ہوئے القصہ مروان
جب نامہ سے آگاہ ہوا تو دس ہزار فوج سے عامر بن ضرارہ کو طرف اصفہان کے روانہ
کیا اور ابا مسلم ایک روز بازار اصفہان مین گئے راہ مین ایک شخص سے ملاقات ہوئی اوسنے
ابا مسلم سے کہا کہ تمہارے انتظار مین سلیمان کثیر بیٹھے ہین اے ابا مسلم جلد یہان سے خراسان
کو جاؤ نہین تو عنقریب تمہارے دوست قتل ہوجاوینگے راوی کہتا ہے کہ جب یہ خبر
ابا مسلم نے سنی اوسی روز طرف خراسان کے روانہ ہوئے اتفاقاً رات کو راہ بھولکے
دامغان مین جا پہونچے جب صبح ہوئی ابا مسلم کو ظاہر ہوا کہ مین راہ بھول کے یہان آیا
ہون یہ خیال کرکے ایک طرف روانہ ہوئے راہ مین گرد پیدا ہوئی جب وہ گرد قریب آئی
تو دیکھا کہ علی اردشیر دامغانی او رمہان شتری زرآئے ہین چنانچہ ابا مسلم سے ملاقات ہوکے

اور دونون نے کچھہ تحفہ جات ابا مسلم کو دیئے لبعدہ وہ دونون روانہ ہوگئے اور
ابا مسلم دامغان مین داخل ہوئے اور جب گھر مین آئے تو دیکھا کہ ہمشیرہ ابا مسلم ایک
جوان سے ہمکلام ہو رہی ہین ابا مسلم یہ حال دیکھکر خفا ہوئے کہ ناگاہ بابا سکتن ابا مسلم
کے پاس آئے اور کہا کہ یہ جوان علوی تمہارا بہنوئی ہے اور میرے رائے سے نکاح
تمہارے بہن کا ساتھہ اس جوان کے ہوا ہے ابا مسلم خاموش ہوئے اور اپنے بہنوئے
کی خاطرداری بہت کی اور ایک روز لبعد وہانسے طرف مروشاہجہان کے روانہ ہوئے
راوی کہتا ہے کہ ابا مسلم روز عاشورہ جب مروشاہجہان مین پہونچے تو یہ دیکھا کہ
صدہا لوگ جمع ہین اور دار وغیرہ برپا ہین اور انتظار ہے نصر سیار کا کہ ناگاہ ایکبا
شور وغل پیدا ہوکہ بادشاہ کی سواری آتی ہے ابا مسلم یہ حال دیکھکر ایک جگہہ ٹہر گئے
کہ نصر سیار قریب دار کے آپہونچا اوسوقت حال نصر سیار کا یہ تہا کہ خنجر شمر لعین کمر میز
اور لباس بہی شمر کا بدن مین پہنے ہوئے تہا اور جو خلعت فاخرہ مروان نے دیا تہا وہ
بہی اوسکے بر مین تہا القصہ نصر سیار نے حکم دیا کہ جو لوگ ہمارے رعایا ہین آج کی روز
وہ سب خوشی کرین اور دیکھین کہ آج کسطرح سے مین ابوترابیون کو سزاے معقول
دیتا ہون کہ پھر آیندہ کوئی ابوترابی ہنگامہ نکرے لبعدہ نصر سیار نے حکم دیا کہ جسقدر قیدی
شیعہ لوگ ہین اونکو زیر دار حاضر کرو راوی کہتا ہے کہ بموجب حکم نصر سیار کے سب قیدی
شیعہ زیر دار حاضر ہوئے القصہ جبکہ سب قیدی روبرو نصر سیار کے حاضر ہوئے تو نصر سیار
نے سب سے پہلے خوردک کو طلب کیا اور کہا کہ اے خوردک مجکو تیری جان لینا منظور نہین
لیکن شرط یہ ہے کہ دین ومذہب یزید کو قبول کر تو تیری جان بری ہوگی اور مرتبہ اعلی
عطا کرونگا راوی کہتا ہے کہ یہ کلام جب خوردک نے نصر سیار کا سنا تو یہ جواب دیا کہ اے
نصر سیار تو آج کون بات پہ نازان ہے اور تجکو آج گھمنڈ اپنی حکومت پر ہے یہ تو نہین
جانتا کہ یزید ابن معاویہ نے کیسا ظلم وبدعت کو رواج دیا تہا اور خلاف شرع یزید نے

بدافعالی اختیار کی تھی آخر ش دنیا مین کیا حال ہوا اور عقبا مین جو کچھہ اوسکا حال
ہوگا وہ خدا کو علم ہے مگر صاف ظاہر ہے اور سب زمانہ پر روشن ہوگیا کہ یزید تا قیامت
مورد لعن ہوگیا اور جو کچھہ اوسنے خلاف حکم خدا و رسول بدعت و ظلم کو رواج دیا تھا وہ
دہ رائج نہوا اور اللہ تعالی نے دین رسول کو قائم رکھا اسی طرح سے اور بھی تیرے
بزرگ جو آگے ہوئے تھے اونہون نے ہر چند چاہا تھا کہ خلاف حکم رسول احکام جدید
جاری کرین اور جو حقدار ہوا وسکو بے حق کرین لیکن خدا نے اونکو بھی زمانہ مین بدنام
کیا اور جو کہ تو نے مجھسے یہ سوال کیا ہے کہ دین اور مذہب یزید کو قبول کرد تو رتبہ
اعلی حاصل ہوگا اے نابکار یزید پر لعنت کرتا ہون اور جبتک زندہ ہون دوستی
محمد و آل محمد سے منحرف نہونگا اگر ہر روز ہزار مرتبہ محبت مین علیکے مارا جاؤن اور جلایا جاؤن
تو مجھے قبول ہے اور اگر تمام بدن میرا قطع کیا جاوے تو بھی یزید پر لعنت کرونگا
اور تیری حکومت کو تا بہ زیست کبھی خیال مین نہ لاؤنگا اور کوئی طرحکا خوف تیرا میرے
دلمین کبھی نہوگا اور خوب مجکو یقین ہے کہ تیری کیا مجال ہے جو تو مجکو کسی طرحکے ایذا
و تکلیف دے سکے کا میرا خدا و رسول مددگار ہے اور جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام
ہر دم میرے نگران حال ہین تیری عظمت و بادشاہت میری نظر مین نہین سماتی
ہے مین اپنے خدا کو قادر سمجھتا ہون اور تجھپر اور یزید و مروان پر لعنت کرتا ہون اور
اسوقت جو کچھہ تیرے دلمین حوصلہ ہوئے اوسمین کمی نکرنا اور دیکھہ ابھی ہمارے آقا و
امام کے قوت اور طاقت کو کہ جسوقت مین زبان سے نام حیدر کرار صاحب ذوالفقار
کا نکالونگا اوسی وقت میرا آقا میری امداد کرکے تیری شر سے مجھے محفوظ رکھیگا اور کبھی
تو اپنے دل مین یہ خیال نکرنا کہ مجکو کوئی طرحسے تیری طرفسے خوف ہے بسم اللہ جو تیرے
دلمین حوصلہ ہو وہ کر راوی کہتا ہے کہ جب گفتگو خورد کی تمام ہوئی تب نصر سیار نے
دوسرے قیدیون کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ تملوگ اگر میری اطاعت قبول کرو تو تمہارے

جان بری ہوجائے راوی کہتا ہے کہ جملہ مومنین دوستان جناب امیرالمومنین
جوکہ قید تھے اور زیردار کہہ رہے تھے او وہ سب بولے اے نصرسیار ہم تجھپر اور مروان
اور یزید پر لعنت کرتے ہین تو ہمارے ساتھ رعایت نکر او جو تجکو منظور ہو وہ کام کر
عرصہ کیون کرتا ہے القصہ نصرسیار نے حکم دیا کہ سب سے اول خوردک کو دار پر چڑہاؤ
بموجب حکم نصرسیار کے جلاد بڑہا اور چاہا کہ ہاتھ خوردک کا پکڑکے دار کے پاس لیجاوے
کہ ناگاہ ابامسلم نے تبر کو کمر سے نکالکے جلوہ دیا اور بہ آواز بلند نعرہ حیدری کرکے خوارج
پر حملہ کیا اور دفعتاً تمام قیدیون کو رہا کر دیا اور ہر طرف خوارج مین ہنگامہ ہوگیا اور
ابامسلم نے خوارج کو قتل کرنا شروع کیا او جو لوگ خارجی مارگئے اونکے ہتیار مومنون
نے لیکر ہمراہ ابامسلم قتل خوارج مین سرگرم ہوئے اور نصرسیار اپنی جان بچاکر
ایک طرف جاکر ٹھہرا اور اپنی سردارونکو اور فوج کو ترغیب جنگ کی دینے لگا راوی
کہتا ہے کہ جب فوج خوارج بہ کثرت قتل ہوئے تب زید بن ارقم پہلوان نصرسیار کا
میدان مین آیا اور ابامسلم کو آواز دی کہ اے جوان ابوترابی تو میرے مقابل مین
آکر ہنر سپاہگری کے دکہا تب مین جانوکہ تو بڑا بہادر ہے یہ حال دیکھکر نصرسیار نے
زید بن ارقم سے کہا کہ اے بہادر اگر تو ابامسلم کو قتل یا گرفتار کرے گا تو مین تجکو نسبت
دامادی مین قبول کرونگا یہ آواز نصرسیار کی پہلوان سنکر خوش ہوا ناگاہ دوسرے
زرجی نے کہا کہ اے پہلوان آج تیرا رشتہ حیات ہاتھ سے ابامسلم کے قطع ہوگا نصرسیار کی
دامادی کون قبول کریگا القصہ جبکہ زید نے طرف ابامسلم کے دو تین دفعہ خطاب کیا
اور آمادہ جنگ ہوا تو ابامسلم بہی بسم اللہ کہکر نام حیدر کرار زبان سے جاری کرکے
ہوئے زید کے مقابل مین آئے اور دونون لشکر تماشا دیکھنے لگے اور پہلوان زید سے
اور ابامسلم سے جنگ ہونے لگی عرصہ تک زید نے حملے ابامسلم پر کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے
ابامسلم کو محفوظ رکہا راوی کہتا ہے کہ جب عرصہ بہت ہوگیا اور دونون مین کوئی

فتحیاب نہوا تب اباسلم نے باواز بلند کہا کہ اے پہلوان ہوشیار ہو کہ اب مین حملہ کرتا ہون
وہ پہلوان بہی ہوشیار ہوکر اباسلم کے مقابلہ مین کہڑا ہوا اور اباسلم نے اپنے تبر کو
ہلا دیا اور اوس پہلوان نے اباسلم کا وار سپر پر روکا راوی کہتا ہے کہ تبر اباسلم
کا سپر کاٹ کے اوس پہلوان کے سر پر پہونچا اور سر کو دو ٹکڑے کرکے سینہ پہلوان
مین در آیا اور سینہ کو چاک کرکے شرمگاہ سے نکل گیا اور پہلوان کے دو ٹکڑے
ہوکر زمین پر گرا اور اباسلم نے نعرہ اللہ اکبر کیا کہ تمام فوج مخالف تہرا گئے اور تعریف
اباسلم کی لشکر عدو مین ہونے لگے اور نصر سیار میدان جنگ سے فرار کر گیا اور نصر سیار
نے قلعہ مین جاکر خواجہ سہیلان کو طلب کیا اور یہ کہا کہ اے خواجہ تم اپنے قوم کو لیکر میرے
فوج کے ہمراہ اباسلم سے جنگ کرو بعد فتح جنگ مین تمکو بہت خوش کرونگا خواجہ
یہ بات سنکر نصر سیار کی اپنی قوم مین گئے اور یہ سب سے کہا کہ تم لوگ جلد تیار ہوکر
میدان جنگ مین چلو اور جسقدر فوج خوارج ہے اوسکو قتل کرنا اور طرفداران اباسلم
کے جنگ مین اعانت کرنا الغرض خواجہ کے کہنے سے ہمراہیان خواجہ جنگاہ گئے اور
خوارج کو قتل کرنے مین مصروف ہوئے اور زرخی نے یہ حال دیکہا تو کہا سبحان اللہ
کیا خوب مدد خواجہ نے نصر سیار کی کی ہے واہ کیا انقلاب ہے الغرض فوج نصر سیار
بہاگ گئی اور اباسلم شام کو با فتح و ظفر خواجہ قیس کے گہر مین داخل ہوئے اور
سب مومن اپنی اپنی گہرونمین گئے جبکہ اباسلم قیس کے یہان چند روز رہے تو پہر ایک روز
بمشورہ خواجہ قیس کے وقت صبح لباس فاخرہ بدن پر آراستہ کرکے اباسلم ہمراہ
خواجہ قیس کے طرف دربار حاکم کے روانہ ہوئے اور زرخی نے اباسلم کو ہمراہ خواجہ قیس
کے دیکہکر فوراً نصر سیار کو یہ خبر دی کہ صاحب خروج ہمراہ خواجہ قیس تیرے دربار مین
آتا ہے نصر سیار یہ سنکر خاموش ہو رہا اور اباسلم بصلاح خواجہ درمیان راہ کے پہر خواجہ
کے گہر واپس گئے اور خواجہ تنہا ایک آدمی اپنا لیکر دربار نصر سیار مین داخل ہوئے خواجہ

خواجہ پر نگاہ نصر سیار کی پڑی خواجہ سے کہا کہ وہ جوان ابو ترابی کہان ہے جو
تمہارے ہمراہ میرے دربار مین آتا تہا خواجہ نے کہا میرا ہمراہ ہے دروازہ پر موجود
ہوگا نصر سیار نے ہمراہی خواجہ کو دروازہ سے طلب کیا جب وہ آدمی قریب تخت
کے آیا تو نصر سیار نے کہا کہ یہ صاحب خروج نہین ہے یہ جوان آردبیلی ہے خواجہ نے کہا
بادشاہ اب تیرا دربار قابل شرفا کے نہین رہا تیرے مخبر جو کچھہ خبر دروغ دیا کرینگے
تو بلا تحقیقات اوسپر عمل کریگا لہذا مجکو تیرے ملک مین رہنا منظور نہین ابہی تیرے
شہر سے جاتا ہون یہ کہکر خواجہ اپنے گہر کو چلے کہ نصر سیار نے ہاتہہ خواجہ کا پکڑ لیا اور بہت
منت وسماجت کی اور کہا مین بے قصور ہون یہ سب قصور زرحی کا ہے اوسی نے مجھے
دروغ خبر دی تہی اے خواجہ جو چاہو زرحی کو سزا دو مجکو رنج نہوگا القصہ خواجہ نے
زرحی کو بہت سزا دی اور خوب مارا کہ زرحی عرصہ مین اچہا ہوا اور خواجہ اپنے گہر
مین بدستور رہنے لگے۔

جانا ابا مسلم کا واسطے تکمیل اجازت نامہ قتل خوارج

راوی کہتا ہے کہ جب خواجہ گہر مین آئے تو رات کو مومنین کو جمع کر کے فاتحہ شہیدان کربلا
کا دلوا کر آب وطعام وغیرہ مومنین کو تقسیم کیا اور بعد فراغ آب وطعام کے خواجہ نے
ایک کاغذ لکہا یا واسطے اجازت خروج کے اور واسطے قتل خوارج کے درخواست کی
امام وقت سے جب کاغذ تیار ہوا تب خواجہ نے اپنی محفل مین کہا کہ وہ کون بہادر ہے
جو یہ کاغذ امام زمان سے دستخط کرا لاوے کوئی مومن نے جواب ندیا آخرش ابا مسلم نے
کہا یا خواجہ مین یہ کام کرلاؤنگا خواجہ نے وہ کاغذ ابا مسلم کو حوالہ کیا اور ابا مسلم کے
ہمراہ ابو العطا و ابو الحسن بہی روانہ ہوئے چند روز مین مقام سرخس مین ابا مسلم
پہونچے اور یحیی مومن کے گہر مین مقیم ہوئے اور جسقدر شیعہ سرخس مین تہے اونسے
دستخط کرا کے طرف مازندران کے روانہ ہوئے اور جب کوہ کبود کے قریب ایک باغ

مین اوترے وہان ایک عورت حبشن آئی اور اباسلم سے ملاقات کی اباسلم نے اوسکا نام پوچھا اوسنے کہا مین ستی وغلبازہون اباسلم نے کہا مینی سُنا ہے کہ یہان دو پہلوان بڑے زبردست رہتے ہین اور نام اونکے خورشید چہرہ اور دیوتا زیبا بانی ہین ستی نے کہا ہان ہر روز ہوئے وہ دونون یہان سے اور کسی ملک گئے ہین اباسلم خاموش ہوئے اوستی نے اباسلم سے بیعت کی اور اباسلم نے کوہ کبود کے باشندون سے جو کہ شیوہ سننے اون کا غذ پر دستخط کرائے اور وہان سے روانہ ہوئے دوسرے روز ایک مقام مین شام کو پہونچے وہان ایک قافلہ سے ملاقات ہوئی اباسلم بہی اوسی مین مقیم ہوئے اور رات وہان بسر کی جب صبح ہوئی تو اباسلم نے سُنا کہ یہان ایک پہلوان سرخاب نامی بہت بڑا زبردست رہتا ہے اور وہ پہلوان سب قافلون سے بظلم وجبر محصول لیتا ہے یا جو کوئی عورت قافلہ مین خوبصورت ہوتی ہی اوسکو لے لیتا ہے اباسلم نے اہل قافلہ سے کہا کہ جب کوئی شخص اوس پہلوان کیطرف سے آج کسی وقت محصول لینے آوے اوسکو میرے پاس لانا اور کہنا سردار قافلہ یہ ہے پس جب کہ آدمی سرخاب پہلوان کیطرف سے حسب معمول محصول لینے قافلہ مین آیا تو اہل قافلہ نے اوسکو اباسلم کے حضور مین پہونچایا راوی کہتا ہے کہ جب اباسلم سے ملازم پہلوان نے محصول طلب کیا تو اباسلم نے کہا کہ تو جاکر اپنے مالک کو میرے پاس بہیجدے وہ خود مجھسے محصول لیجاوے وہ آدمی خود بہی پہلوان تہا اوسنے اباسلم کو ایک نوجوان کم عمر سمجھکر یہ کہا کہ تیرے بہی یہ قدرت ہے کہ سرخاب خود تیرے پاس آوے پس تجھے لازم کہ بلا عذر جلد محصول مجکو دیدے نہین تو خراب ہوگا اور انجام تیرا اچھا نہوگا اباسلم نے ہر چند اوس آدمی کو فہمایش کی وہ اور زیادہ سخت کلامی کرنے لگا تب اباسلم کو غصہ آیا اور اوٹھکر ایک کان اوس آدمی کا اوکھاڑ کر اوسی آدمی کے ہاتھ پر رکھدیا اور کہا جا اپنے آقا سے کہنا یہ محصول سردار قافلہ نے دیا ہے راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی

روتا ہوا سرخاب کے پاس گیا اور حال اپنا دکھا کر یہ کہا کہ اے پہلوان کان کھول کر
سن اور جلد حاکم سے اطلاع کر کہ ضرور ہے تدارک کرنا ایسے سردار قاتل کا [illegible]
[illegible] حکومت [illegible] عملداری [illegible] سرخاب [illegible] وزیر کو حکم دیا کہ عبداللہ کعب کے پاس
لیگیا اور یہ سب ماجرا بیان کیا حاکم نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تو سردار قاتل کو میرے پاس
لا کر حاضر کر دے مین اوسکا بیان بھی سن لون تب کوئی حکم دون الغرض وزیر عبداللہ
کعب کا ابامسلم کے پاس گیا اور سب حال نزع کا پوچھا ابامسلم نے بفصاحت اپنے
گفتگو وزیر سے کی کہ وہ خوش ہو گیا اور وزیر نے [illegible] ابامسلم سے کہا کہ آپ
میرے ہمراہ حاکم کے پاس تشریف لے چلئے ابامسلم ہمراہ وزیر کے عبداللہ کعب کے پاس [illegible]
کہا کہ تمنے اس آدمی کا کان کیون [illegible] ابامسلم نے جواب دیا کہ اس [illegible]
اپنی بدزبانی اور بدافعالی سے یہ سزا پائی ہے حاکم کلام ابامسلم کا سنکر خاموش ہو گیا
اور ابامسلم کو مقام عمدہ بیٹھنے کو دیا اور بہت خاطرداری کی اور یہ کہا کہ اے جوان
تمہارا کیا نام ہے ابامسلم نے کہا مجھے بہزاد خنادی کہتے ہین عبداللہ کعب نے ابامسلم کو
ایک گھوڑا اور خلعت دیا اور اپنے دربار مین سب لوگون سے کہا کہ یہ شخص نہایت
شریف معلوم ہوتا ہے درحقیقت سرخاب کے نوکر نے گستاخی کی ہوگی جب یہ سزا
معقول پائی ہے اور حاکم نے سرخاب سے کہا آیندہ پھر تیرا آدمی اور کسی سے ایسی
خطا کریگا تو زیادہ سزا پاویگا راوی کہتا ہے کہ جسوقت ابامسلم دربار مین عبداللہ کعب
کے ہمراہ وزیر گئے تھے اوسوقت عبداللہ کعب کے پاس شاہ طالبہ بکر آدمی بیٹھا تھا
اوسنے ابامسلم کو دیکھا تو دلمین اپنے کہا کہ اس جوان کے چہرہ سے نور ایمان پیدا ہے
بیشک یہ مسلمان کامل ہے اور قوم کا شریف ہے چنانچہ شاہ طالبہ اوسوقت خاموش
ہو رہا اور دلمین یہ خیال کیا جب یہ جوان دربار سے باہر جاویگا تب مین اوس سے
ملاقات کرونگا القصہ جب ابامسلم کی توقیر حاکم نے بہت کی تو عبداللہ کعب کے دربار مین ایک

پہلوان شمعون بربری بیٹہا تہا وہ ابا مسلم سے طالب کشتی ہوا اور عبد اللہ کعب نے بھی ابا مسلم
سے کہا کہ میرے پہلوان سے زور کرو گے ابا مسلم نے کہا اگر تیرے خوشی ہے تو
مجہے منظور ہے الغرض اوس پہلوان سے اور ابا مسلم سے کشتی ہوئی اور بڑے
عرصہ تک دونون مین زور رہا بعدہ ابا مسلم نے پہلوان بربری کو زمین سے اوٹھا
طرف آسمان کے پہنیکا اور جب وہ طرف زمین کے واپس آیا ابا مسلم نے گلا اوسکا
فشردہ کرکے اوسکو جہنم واصل کیا اور عبد اللہ کعب نے ابا مسلم کی تعریف بہت کی
اور کہا کہ اے جوان تو میری نوکری قبول کر تو مین تجھکو بڑی حرمت سے رکہون
ابا مسلم نے کہا مین واسطے حج کے جاتا ہون جب وہان سے واپس آؤنگا تب تیری
نوکری قبول کرونگا عبد اللہ کعب خاموش ہوگیا اور ابا مسلم حاکم سے رخصت ہو
وہانسے روانہ ہوئے اور جب ابا مسلم بل بکر آباد پر پہونچے تو وہان شاہ طالبہ
بکر آبادی سے ملاقات ہوئی شاہ طالبہ ابا مسلم کو اپنے گہر لیگیا اور ابا مسلم سے
دین و مذہب پوچہا ابا مسلم نے مفصل حال کہا شاہ طالبہ بہی شیعہ تہا بہت خوش
ہوا اور اپنی سب دوستون کو جو کہ ہم مذہب تہے جمع کیا اور دعوت ابا مسلم کے کی
بعدہ مجلس عزا جناب امام کونین ابا عبد اللہ الحسین برپا کی اور بعد فراغ مجلس
سب مومنین سے شاہ طالبہ نے کہا یہ شخص میرا بہائی مونہہ بولا ہے جو برادر ایمانی
میرا ابا مسلم کی خاطر کریگا مین اوسکا ممنون ہونگا بعدہ کوران زرکو شاہ طالبہ نے
خبر کی وہ ابا مسلم کی خدمتمین حاضر ہوا اور بیعت کی اور بہت خاطر داری ابا مسلم کی
اوسنے بہی کی اور کاغذ پر سب نے دستخط کر دیے اور روز دوم ابا مسلم وہان سے
رخصت ہوکر روانہ ہوئے اور وقت روانگی سب سے وعدہ لیا کہ جب مین طلب کرون
تو تم لوگ میری شرکت کرنا یہ کہکر طرف کوفہ کے روانہ ہوئے اور بعد طے منازل جب
کوفہ مین داخل ہوئے اور شہر مین پہونچے تو دیکہا ایک مقبرہ چوب صندل کا بہت عالی

شان اور نہایت آراستہ ہے ابامسلم نے لوگون سے پوچھا یہ مقبرہ کسکا ہے لوگون نے
کہا کہ ابن ملجم قاتل علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا یہ مقبرہ ہے اور مروان نے بعد زمانہ
یزید کے اس مقبرہ کو رونق دی ہے ابامسلم یہ حال سنکر غیض مین آئے اور طرف آسمان
کے دیکھکر کہا کیا گردش زمانہ ہے کہ ابن ملجم کا مقبرہ پر یہ رونق ہوا در اولاد علی اور
فاطمہ محتاج کفن رہے اور بنی امیہ حاکم وقت ہون اور مالک دوجہان مختار کارخانہ
پروردگار حیران رہین افسوس صد افسوس کیا انقلاب ہے کہ دختران رسول ایک
چادر کو محتاج ہون بنی امیہ خوش وخورم جشن مین مصروف ہون الغرض جب ابامسلم کوفہ
مین مقیم ہوئے تب ابامسلم نے ابوالعطا سے کہا کہ اے برادر ہر وقت میری آنکھون
مین مقبرہ ابن ملجم کو دیکھکر خون اوترتا ہے جبتک اس مقبرہ کو منہدم واصل نہ کرونگا
تب تک مجکو آب وطعام حرام ہے ابوالعطا نے کہا یا امیر مسلم پھر کون تدبیر کیجا دے
ابامسلم نے کہا اے برادر فتاح کوفی سے اگر ملاقات ہو تو سب کام درست ہون ابوالعطا
یہ کلام سنکر فتاح کی تلاش مین چلا اتفاقاً راہ مین فتاح سے ملاقات ہوئی ابوالعطا نے
فتاح کو خبر آنے ابامسلم کی دی فتاح فوراً ابامسلم کے پاس گیا اور بعد ملاقات کے ابامسلم
نے فتاح سے کہا اے برادر کیا غضب ہے کہ مقبرہ ابن ملجم لعین کو خوارج نے بڑی رونق
دی ہے اے فتاح اس مقبرہ کو دیکھکر میری آنکھون مین خون اوترتا ہے اور زمانہ
تیرہ تاریک نظر آتا ہے کوئی تدبیر ایسی بتادے کہ یہ مقبرہ فی النار ہو جادے فتاح نے کہا یا
ابامسلم مین محافظان مقبرہ کو کسی حیلہ سے آپکے پاس بھیجتا ہون آپ اونکو گوشہ میں
قتل کیجئے بعد اوسکے مقبرہ کو منہدم کیجئے گا ابامسلم اس بات پر راضی ہوئے اور فتاح نے
محافظان ومجاوران مقبرہ سے کہا کہ فلان مقام مین ایک مسافر آیا ہے اوسنے
کچھہ منت مانی تھی اوسکی مراد پوری ہوئی ہے اور وہ کچھہ سامان لایا ہے نذر دینے
کا الغرض وہ لوگ یہ سنکر جس مقام مین ابامسلم بیٹھے تھے وہان گئے اور کہا کہ اے

مسافر آیا ہے ابامسلم نے کہ وہ مین ایک فقیر محتاج ہون جسکی تلاش مین تم آئے ہو
القصہ وہ سب ابامسلم کے پاس بیٹھ گئے اور احوال ابامسلم کا پوچھنے لگے کہ دفعتاً
ابوالعطا نے بیہوشی کے ذریعہ سے اون مجاورون اور محافظون کو بیہوش کیا اور
اور ابامسلم نے اون سب کو واصل جہنم کیا بعدہ وہان سے اوٹھکر قتاح کے پاس
آئے قتاح نے قدرے روغن ابامسلم کو دیکھکر کہا کہ بسم اللہ اب مقبرہ کو چلکر ملاحظہ
فرمائیے ابامسلم اندر مقبرہ کے گئے اور جسقدر سامان طلا و نقرہ وغیرہ کا وہان تھا وہ
لیکر مقبرہ مین آگ لگادی اور ابامسلم نے روغن مقبرہ پر چھڑک کر مقبرہ کو داخل
جہنم کیا اور قبر ابن ملجم مین پیشاب وغیرہ کرکے قبر کو منہدم کردیا کہ نشان قبر باقی
نرہا راوی کہتا ہے کہ عجب تماشا قدرت خدا اوسوقت کا دیکھا کہ جب مقبرہ مین آگ لگی
تو تمام لوگ خوارج سکنائے گرد و پیش کے آگ بجھانے کو آئے تو یہ صورت ہوئی کہ جو
شخص بقصد آگ بجھانے کا آتا تھا وہ خود بخود آگ مین گرکے جہنم واصل ہوتا تھا آخر
جب کہ مقبرہ مین آگ زیادہ ہر چہار طرف سے لگ گئی اور بوجہ شب کے روشنی تمام
شہر مین ہوئی تو اوسوقت حاکم کوفہ بھی اپنے بام پر شراب خواری مین مصروف تھا
اوسنے یہ روشنی دیکھی تو اپنی صحبت مین کہا کہ آج کسقدر نور مقبرہ ابن ملجم پر آسمان سے
اوترا ہے جسکی یہ روشنی ہو رہی ہے بعض شخص اہل صحبت سے بولا کہ یہ روشنی نور
کی نہین معلوم ہوتی ہے حاکم نے یہ کلام سنکر ایک سوار کو حکم دیا کہ جاکر خبر لاوے کہ آج
مقبرہ ابن ملجم مین یہ روشنی کیسی ہے چنانچہ حسب الحکم حاکم سوار گیا تو یہ دیکھا کہ مقبرہ
جلکر خاک سیاہ ہو گیا اور قبر ابن ملجم کا پتہ و نشان نہین رہا ہے چنانچہ وہ سوار جملہ
کیفیت دیکھکر حاکم کے پاس گیا اور کہا مقبرہ تمام جلکر خاک ہو گیا حاکم بہت خفا ہوا اور حکم دیا
کہ دریافت کرو کہ کیا کیفیت گذری جو مقبرہ مین آگ لگی الغرض بہت لوگ دریافت حال کو دوڑے [illegible] معلوم ہوا
واپس چلی گئی اور مفصل حال معہ [illegible] حاکم سے بیان کیا حاکم نے کہا کہ آج شام کے قریب ایک قافلہ

لونڈ سے ابوترابیون کا باہر گیا ہے شاید او نہین لوگون نے حرکت کے
ہو گے جلد فوج روانہ ہوئی اور اہل قافلہ کو گرفتار کرلاوے چنانچہ بہت فوج سوار
روانہ ہوئی اور قافلہ کا پتہ نپایا واپس چلے آے اور اباسلم ہمراہ ابوالعطا کے او سے
قافلہ کیطرف روانہ ہوئے جب کہ اباسلم داخل قافلہ ہو کر تا بہ مقام ریگ زار پہونچے ابوالعطا
سے کہا کہ اے برادر مین نہایت خستہ ہون لہذا مین قافلہ سے آگے جاتا ہون اور
مین کسی جگہہ قیام کر کے چند ساعت سو رہونگا جب قافلہ میرے قریب پہونچے قافلہ
تم مجکو تلاش کر کے جگا دینا مین وہان سے ہمراہ ہو لونگا القصہ اباسلم قافلہ سے
آگے بڑھ کے راہ مین ایک جگہہ جاکر سو رہے اور جب قافلہ اوس جگہ پہونچا ابوالعطا
نے تلاش کیا اباسلم کا پتہ نپایا اور ابوالعطا ہمراہ قافلہ آگے چلے گئے راوی کہتا ہے
کہ جب صبح ہوئی اور اباسلم خواب سے بیدار ہوئے اور گرمی آفتاب سے اباسلم
کو پیاس زیادہ ہوئی تو بہت پریشان ہوئے اور غفلت طاری ہوئی ناگاہ اوسی
حالت غفلت مین اباسلم کو ایک شخص نے جام آب دیا اور چند خرمے دیکر کہا کہ اے
اباسلم جلد یہان سے روانہ ہو اہل قافلہ تیرے انتظار مین ہین چنانچہ اباسلم فوراً
وہان سے روانہ ہوئے اور جب قافلہ مین پہونچکر ابوالعطا سے ملاقات کی تو یہ سب
حال خواب وغیرہ کا بیان کیا ابوالعطا نے کہا افسوس ہے کہ تمنے اون صاحب کو نہ پہچانا
جو کہ خواب مین خرمے و آب شیرین دے گئے اے امیر اباسلم وہ صاحب امام زمان
تھے لیکن خیر اب ایام حج قریب ہے انشاء اللہ تعالی بیت اللہ مین امام کی قدمبوسی
حاصل ہوگی الغرض اباسلم معہ یاران خود کعبہ معظم کو روانہ ہوے اور بعد طے
منازل بیت اللہ مین پہونچے تو وقت مغرب اباسلم نے دیکھا کہ ایک صاحب نقاب
پوشیدہ شتر سوار صحن کعبہ مین کھڑے ہین اور کچھ دعا درگاہ خدا مین کرتے ہین
اباسلم پس پشت اون بزرگ کے کھڑے ہوے اور بہ آواز بلند کہا کہ الہی آمین

ناگاہ دیکھا آسمان سے دو کشتی اوتریں اور او نہیں صاحب کے حضور مین وہ کشتیان
رکھین گئین جب کہ کشتی کو کھولا تو دیکھا دو پیراہن اون مین ہین اون بزرگ نے سوئے
آسمان دیکھکر کہا کہ الٰہی مینے ایک پیراہن طلب کیا تھا تو دو کیلئے عطا فرمائے ناگاہ ندائے
غیب یہ آئی کہ دوسرا پیراہن آمین کرنے والے کا ہے تب پیراہن سفید امام نے اباسلم کو
عطا کیا اباسلم نے قدم امام کو بوسہ دیکر کہا کہ یہ غلام امیدوار ہے کہ حضور اپنی اسم
اقدس سے آگاہ فرماوین امام نے ارشاد کیا کہ تو میرے پاس بہت جلد کوہ لبنان میں
آنا وہان مفصل حال تجکو ظاہر ہو جاویگا یہ فرماکر حضرت امام زمان غایب ہو گئے
اباسلم بعد فراغ ارکان حج وغیرہ طرف کوہ لبنان روانہ ہوئے اور بعد طی منازل
کوہ لبنان مین پہونچا وہان روح کو اباسلم کی نہایت فرحت ہوئی اور وہ صحرا
مثل جنت نظر آیا تب اباسلم بہت خوش ہوئے اور قریب درہ کوہ کے جاکر اباسلم
نے دیکھا کہ ایک مقام مین پردہ سبز پڑا ہے اور اوس درہ کے روبرو ایک شیر
صحرائی کھڑا ہے جسکی ہیبت سے اباسلم آگے نہ جا سکے اور قریب درہ کے دو رات
دو دن خاموش کھڑے رہے روز سوم بعد نماز عصر درہ سے آواز آئی کہ اے
اباسلم اندر درہ کے حاضر ہو اباسلم آواز سنکر طرف پردہ سبز کے چلے اور وہ شیر
صحرائی غائب ہو گیا اباسلم اندر درہ کے گئے تو دیکھا سجادہ پر امام وقت جلوہ گر ہین
اباسلم امام سے قدم بوس ہوا بعدہ امام نے فرمایا کہ وہ کاغذ پیش کر جو لایا ہے
اباسلم نے وہ کاغذ حضور مین امام کے پیش کیا امام نے دستخط فرماکر ارشاد کیا کہ تیرے
نام حکم خروج ہوا ہے اور بعدہ امام نے لعاب دہن اپنا قدرے اباسلم کو عطا کیا
اباسلم عالم و فاضل فوراً ہو گیا اور جملہ مسائل دینی و دنیوی اباسلم پر ہویدا ہو گئے
اور امام نے کچھہ تبرکات اباسلم کو عنایت فرمائے بعدہ حضرت درہ سے باہر تشریف
لائے اور جانب آسمان نظر کی ایک آہو صحرا سے پیدا ہوا اور قریب قدم مبارک امام کے

وہ آہو حاضر ہوا جناب امام نے ابامسلم کو ارشاد کیا کہ اس آہو کو ذبح کرو ابامسلم نے ذبح
کیا بعدہ کباب اوسکے خود بخود پختہ ہو گئے اور آسمان سے ایک طبق مین دو نان تازہ
روبروئے امام کے حاضر ہوئین امام نے ابامسلم سے ارشاد کیا کہ تم معہ ہمراہی خود
کہاؤ ابامسلم وابوالعطا نے وہ نان وکباب آہو کہائے بعدہ امام نے ارشاد کیا کہ
جسقدر استخوان آہو ہین یہ سب کہال آہو مین رکہدو چنانچہ ابامسلم نے حسب ارشاد
امام عالیمقام عمل کیا وہ آہو زندہ ہو کر طرف صحرا کے روانہ ہو گیا اور ہر دو نان بدستور
مسلم ہو گئے بعدہ امام نے فرمایا کہ اے ابامسلم خواجہ طیب مروزی کی گہر سے خروج
کرنا سعید زولابی کو افسر جاسوسان مقرر کرنا داغولی نام ایک پہلوان جاسوس از
طرف مروان تیرے مقابلہ کو دمشق سے آویگا اوسکو جلد قتل نکرنا وہ تیرے بہت
کام کریگا اور دمشق مین سید ابراہیم ہمارے بہائی قید ہین اونسے ضرور اس کاغذ پر
دستخط کرانا اور جو شاہ وشہریار سے تیری ملاقات ہوئے اوسکو نصیحت کرنا اگر وہ
نہ مانے خود سزا پاویگا اور اگر کبہی کوئی طرحکی تکلیف وایذا تجکو کسیکے ہاتہ سے پہونچے
اوسکو حوالہ خدا کرنا اور صبر کرنا پریشان نہونا خدا تیرا معین ومددگار رہیگا اور
تا امکان خود زیارت مرقد جناب امام حسین علیہ السلام سے درگذر نکرنا اور ریگستان
خارزم مین تیری شکست ہوگی تو کسی طرح سے اندیشہ نکرنا پہر تیری فتح ہو کر ترقی
ہوگی اور جب احمد ولی زمجی تیری لشکر مین شریک ہوگا تب تیری ترقی زیادہ ہوگی
بعدہ حضرت امام عالیمقام نے اور بہی مسائل تعلیم فرماکر ابامسلم کو رخصت کیا الغرض
ابامسلم وہان سے روانہ ہو کر تین روز کے بعد عبدالعزیز کے مقام مین پہونچے عبدالعزیز
ایک شخص اعرابی فقیر تہا اوسکا گہر صحرا مین قریب دمشق کے تہا راوی کہتا ہے کہ تمام
رات ابامسلم وہان رہے جب صبح ہوئی تو قصد ابامسلم کا یہ ہوا کہ اندرون شہر دمشق
کے جاکر سیر بازار کرون کہ ناگاہ ایک غلام حبشی ابامسلم کے پاس آیا اور بعد سلام

یہ حکم کیا کہ یا امیر ابامسلم رات کو خواجہ حسن بزار پدر مجازی مروان کو بشارت ہوئی
اور سنے حضور کو طلب کیا ہے جلد میرے ہمراہ تشریف لیچلیئے القصہ ابامسلم ہمراہ خواجہ
حسن بزار کے پاس گئے خواجہ حسن بزار نے ابامسلم کی بڑی عزت و توقیر کی اور کہا
کہ مین در پردہ غلام حیدر کرار ہون مگر تقیہ مین ہون زمانہ پر آشوب ہے مجبور ہون
یہ کہکر حسن نے لباس عمدہ امیر مسلم کو دیا اور دعوت کی بعد فراغ آب و طعام خواجہ
حسن امیر ابامسلم کو اپنے ہمراہ بازار دمشق مین لیکئے ایک جگہہ دیکھا کہ ایک کمان
بہت گران اور بڑی بازار مین لٹکتی ہے ابامسلم نے اہل بازار سے پوچھا کہ یہ کمان
کیسی ہے لوگون نے کہا یہ کمان اسواسطے لٹکتی ہے جو کوئی اسکو کھینچے ہزار روپیہ
انعام لیوے ابامسلم نے کہا کہ وہ ہزار روپیہ کہان ہے ایک شخص نے کہا پہلے کمان
کھینچو پھر روپیہ لینا امیر ابامسلم نے کہا اول زر بعدہ ہنر الغرض لوگ بازار کے
ہزار روپیہ لاے اور چالیس پچاس آدمیون نے کمان کو زمین پر اوتارا اور سب
اہل بازار ابامسلم کو اور ابامسلم کے قدو قامت کو دیکھکر ہنسے اور کہا اے جوان
بسم اللہ کمان کھینچ ابامسلم نے نام علی لیکے کمان کو تین دفعہ اسطرحسے کھینچا کہ
جیسے کوئی شخص پھول گلاب کو ہاتھہ مین لیتا ہے بعدہ وہ روپیہ لیکر وہانسے
چلے تھے کہ اتفاقاً دیکھا کہ ہویدشامی پہلوان مالک کمان وہان آیا اور کہا کہ مین بھی
امیدوار ہون کہ یہ کمان ایکدفعہ میرے روبرو کھیچی جاوے کہ میری تسکین
ہوئے راوی کہتا ہے کہ ابامسلم نے مرتبہ چہارم مین کمان کو کھینچکر دو ٹکڑے کیا
اور زمین پر روبرو دے مالک کمان پھینکدیا اور یہ کہا کہ یہ کمان کہنہ ہوکر خراب ہو گئی
اسکے آہن کو کرم نے کھالیا ہے ہویدشامی یہ بات سنکر خوب خندہ زن ہوا اور
کہا شاید یہ جوان مجنون ہے کہ آہن مین کرم کہان الغرض امیر ابامسلم جب ہمراہ
حسن بزار کے چلے تو لوگون نے پوچھا اے خواجہ حسن یہ جوان کون ہے حسن نے

کہا میرا خواہرزادہ ہے اور لوگونسے حسن نے کہا کہ یہ تازہ وارد ہے طرف خراسان
کے یہ رہتا ہے ایک شخص نے ابامسلم سے کہا اے جوان تجکو کچھہ معلوم ہے کہ ملک
اصفہان مین کوئی ابوترابی جوان تبردار پیدا ہوا ہے اور دعوی خروج کا رکھتا ہے
ابامسلم نے کہا ہان مجکو معلوم ہے اور آج کل وہ جوان اصفہان سے کہین گیا
ہے اور ایک کاغذ اوسکے پاس ہے اوسپر ہر ایک ابوترابی سے اپنی خروج کی
منظوری کیواسطے دستخط کراتا پھرتا ہے اور اوسکا قصد ہے کہ ادھر بھی آوے
یہ کہکر ابامسلم ہمراہ خواجہ حسن مکان خواجہ مین آئے اور مروان کو خبر پہونچی کہ
حسن بزاز کا بھانجہ اصفہان سے آیا ہے وہ بہت بڑا پہلوان ہے کہ اوسنے
کمان ہوید شامیکو توڑکے ایک ہزار روپیہ شرط کا حاصل کیا ہے مروان نے
اوسی وقت حسن بزاز کو طلب کیا اور کہا اے بابا تیرا کوئی بھانجہ آیا ہے جو کہ
پہلوان ہے خواجہ نے کہا اے شاہ ہان آیا ہے مروان نے کہا کل صبح کو میرے
دربار مین اوسکو لانا مین اوسکا بہت مشتاق ہون خواجہ نے کہا وہ مجنون ہے
اور قابل دربار شاہی کے نہین ہے مروان نے کہا مجکو اوسکی گستاخی منظور ہے
تم ضرور فردا صبح کو حاضر کرنا القصہ روز دوم خواجہ حسن ابامسلم کو اپنے ہمراہ دربار
مروان مین لیگئے اور نظر دلائی مروان خوش ہوا اور بمقام اعلا ابامسلم واسطے بیٹھنے ابامسلم کو
حرمت کیا کہ امیر ابامسلم ایک ڈنگل زرنگار پر مقیم ہوئے راوی کہتا ہے کہ ہنوز ابامسلم
ڈنگل پہ بیٹھے تھے کہ اسلم عاد پہلوان دربار مین آیا ابامسلم اوسکو دیکھکر غیض مین
آئے مگر صبر کیا اور خاموش ہو رہے بعدہ داغولی کو ابامسلم نے دیکھا کہ دربار مین
مروان کے ہر ایک طرحکا بندوبست کرتا ہے ابامسلم نے اشارہ سے داغولی کو
منع کیا کہ اگر افشاے راز کریگا تو یہ جاننا کہ تیری حیات قطع ہوگی داغولی بخوف
جان سے دم بخود ہو رہا اور ابامسلم کی بہت تعریف کی مروان نے ابامسلم کے بہت

خاطر کی بعد چند ساعت کے ایک چوبدار نے مروان سے عرض کیا کہ ایک پہلوان مسمی مقاتل باہر سے آیا ہے اور حاضر ہے دربار کا خواہان ہے مروان نے اوس پہلوان کو اپنے دربار مین بلایا جبکہ وہ پہلوان دربار مین بیٹھا تو مروان سے کہا کہ تیرے دربار مین کوئی جوان ہے جو مجھسے زور کرے مروان اوس کا قد و قامت وغیرہ دیکھکر خاموش ہو گیا تب وہ پہلوان پھر بولا کہ اے شاہ ہرچند کہ مجکو ہر کس و ناکس سے مقابلہ کرنے مین ننگ و عار ہے لیکن کیا کرون کہ عرصہ چند روز سے اوس ابو ترابی کی تلاش ہے جسنے اصفہان مین ہنگامہ کیا ہے اور مجکو نہین ملتا ہے مجبور ہو کر تیرے دربار مین حاضر ہوا ہون کہ بہت روز سے زور نہین کیا ہے آج بادشاہ میرا تماشا دیکھے اور کیا کرون میرے وقت مین علی ابن ابیطالبؑ زندہ ہوتے تو مین اونسے زور کرتا مجکو کوئی اپنا مقابل نظر نہین آتا ہے امیر ابا مسلم یہ کلام اوس پہلوان کا سنکر آمادہ ہوئے مروان نے کہا اے خواجہ حسن تیرا بھانجہ کجا اور یہ پہلوان دیو خصال کہان تو اپنے بھانجہ کو منع کر خواجہ بولے مین مجبور ہون یہ بھانجہ میرا مجنون ہے ہرگز میرا کہنا نہ مانیگا راوی کہتا ہے کہ جب گفتگو کو طول ہوا تو ابا مسلم دربار مین اوٹھہ کھڑے ہوئے اور اوس پہلوان مطیع شیطان سے کہا کہ آ میرے سامنے دیکھہ تیری لاف زنی تجکو کیا ثمرہ دیکھاتی ہے معلوم ہوا کہ اجل تیری گردن پر سوار ہے اور شیطان تیرا رہبر ہے تجکو کوئی دم مین سوے سقر پہونچاویگا وہ پہلوان ابا مسلم کی باتون سے غیض مین آیا اور ابا مسلم کا مقابلہ کیا اور عرصہ تک دونون مین زور ہوا بعدہ ابا مسلم نے اوس پہلوان کو زمین سے اوٹھاکر طرف آسمان کے پھینکا راوی کہتا ہے کہ زمین تک آنے آنے وہ پہلوان جہنم واصل ہو گیا تمام دربار مین ابا مسلم کی تعریف ہوئی مروان نے تاج اپنا بالا کے آسمان اوچھالا اور بکمال خوش ہوا اتفاقاً انگوٹھی مروان کے

ہاتھہ سے نکل کر ابا مسلم کے زیر قدم جاکر پہونچی ابا مسلم نے دلمین کہا شگون یہ اچہا ہوا
بعدہ ابا مسلم اپنی مقام کو گئے روز دوم جبکہ ابا مسلم دربار مروان مین جاکر بیٹھے تو دیکہا
کہ چند لوگ دہقانی دربار مین فریادی آئے اور کہا کہ اے شاہ ہمارے موضع مین
ہر روز ایک شیر صحرائی آتا ہے اور بندگان خدا کو ہلاک کرکے چلا جاتا ہے کوئی تدبیر
ایسی کرو کہ یہ فساد دفع ہو کر ہمکو آرام حصول ہوئے مروان بے ایمان نے تمام دربار کیطرف
خطاب کیا کہ کون بہادر ہے جو اس بلا سے میری رعایا کو محفوظ کرو ے کسنے جواب
ندیا آخرش ابا مسلم اوٹھہ کہڑے ہوے مروان نے منع کیا ابا مسلم نے نہ مانا اور
طرف اوس گاؤن کے تنہا روانہ ہوے جبکہ صحرا مین پہونچے تو لوگون نے دور سے
مقام سکونت شیر کا ابا مسلم کو دیکہا دیا جب ابا مسلم قریب اوس شیر کے پہونچے
وہ شیر ببر طرف امیر مسلم کے حملہ آور ہوا ابا مسلم نے ہاتہہ اوسکے پکڑکے ایک طمانچہ
شیر کو واسطے نصیحت کے مارا وہ شیر قدم ابا مسلم کے بوسہ دیکر خاموش کہڑا ہو رہا ابا مسلم
نے اوسکو ریسمان مین باندہا اور طرف دمشق کے روانہ ہوے اہل موضع نے ابا مسلم
پر نذر تصدق کیا اور تعریف بہت کی بعدہ صحرا مین ایک جگہہ ابا مسلم نے دیکہا کہ جناب
امیر المومنین علی ابن ابیطالب زیر درخت ایستادہ ہین اور طرف ابا مسلم کے دیکہکر
فرماتے ہین کہ میرے قریب حاضر ہو ابا مسلم نے پاے امیر المومنین کو بوسہ دیا اور
سات دفعہ حضرت کے گرد صدقے ہوا اور جناب امیر نے چند امر فن سپاہ گری کے ابا مسلم
کو تعلیم فرما کر رخصت کیا ابا مسلم اوسی شیر پر سوار ہو کر طرف دمشق کے روانہ ہوے
راہ مین جو خارجی ملتا تہا شیر اوسپر حملہ کرتا تہا اور جو مومن شیعہ ملتا تہا شیر اوسپر نظر
لطف سے دیکہا کرتا تہا آخرش ابا مسلم شیر کو خواجہ حسن کے گہر مین لائے اور رشتہ گوسفند
اوس شیر کو باندہ دیا اور کچھہ گوشت وغیرہ اوسکی غذا مقرر کردی اور خواجہ حسن سے
کہا کہ اسی شیر پر ایک روز محمود مرتخ و امندی سوار ہو کر قتل کفار مین مصروف ہوگا

بعدہ ابامسلم داروغہ قیدخانہ کی ملاقات کو آمادہ ہوے ایک روز قیدخانہ کے دروازہ پر جاکر محافظان محبس سے ملاقات کی جبکہ خوب ربط داروغہ محبس سے ہو گیا تو ابامسلم نے داروغہ کی دعوت کی جبکہ نوبت کہانا کہانے کی ہوئی تو وہان صحبت مین شرابخواری شروع ہوئی ابامسلم نے شراب پینی سے انکار کیا اور کہا مین حاجی ہون مجہے معاف رکہو آخرش ابوالعطا نے صحبت مین ساقی گری کرکے سب کو بیہوش کیا اور ابامسلم اندر قیدخانہ کے داخل ہوے اور جو کہ دروازہ طلسمی زندان کا تہا اوسکو کہول کے ابامسلم اندر پہونچے وہان صدہا قیدی دیکہی سب کو رہا کر دیا بعدہ سید ابراہیم کو دیکہا کہ ایک جانماز پر تنہا بیٹہے ہوے عبادت خدا مین مشغول ہین ابامسلم سید ابراہیم سے قدمبوس ہوے سید ابراہیم نے چند شئے تبرکات کی ابامسلم کو مرحمت فرمائین اور ابامسلم نے دیکہا کہ دیوار قیدخانہ شق ہوئی پہر سید ابراہیم نے ابامسلم کو اوسی طرف سے روانہ کیا اور آپ پہر عبادت مین بعد دستخط کرنے کاغذ کے مشغول ہوے اور ابامسلم کو خواجہ حسن کے گہر مین داخل ہوے اور خواجہ سے سب حال کہکر شیر کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم روانہ ہو چکے تب خواجہ حسن نے اپنے غلامون سے کہا کہ قدرے زخم میرے بدن پر لگا دو اور اسباب خانہ داری کو چہار طرف گہر مین پریشان کردو چنانچہ غلامون نے حسب الحکم خواجہ کے عمل کیا راوی کہتا ہے کہ اوسی رات کو مروان نے خواب دیکہا کہ ایک مرغ موہنہ سے اپنے شعلہ ہاے آتش طرف مروان کے چہوڑتا ہے مروان یہ خواب دیکہکر صبح کو اوٹہا اور دربار مین گیا وہان یہ خبر پائی کہ قیدخانہ خالی ہے سب قیدی فرار ہوے مروان نے پوچہا کوئی بہی قیدی ہے لوگون نے کہا فقط سید ابراہیم قیدخانہ مین ہین مروان نے سید ابراہیم کو دربار مین طلب کرکے پوچہا سب قیدی کیا ہوے سید ابراہیم نے فرمایا کہ ابامسلم نے رات کو سب قیدی رہا کر دیئے اور مجہہ سے ایک کاغذ پر دستخط کراکے

چلا گیا مروان نے سید ابراہیم کو شہید کرایا اور لاش سید کی غائب ہوگئی بعدہ مروان نے
خواجہ حسن کو طلب کیا جبکہ خواجہ حسن آئے تو مروان نے دیکھا کہ خواجہ بھی زخمی ہین
آخر بش خواجہ کو رخصت کردیا راوی کہتا ہے کہ جب اباسلم دمشق سے روانہ ہوئے
تو راہ بھول کے ایک کوہ کے نیچے پہونچے وہان ایک مریض کو دیکھا جبکہ اباسلم نزدیک
کے قریب گییے وہ مریض کلمہ پڑھ کے مرگیا اباسلم نے بعد غسل وکفن اوسکو دفن
کیا پھر وہان سے روانہ ہوسے ایک جگہہ ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ عصا ہاتہہ مین
لیے ہوسے زیر کوہ کھڑا ہے جب اباسلم قریب اون بزرگ کے پہونچے تو اباسلم
نے بزرگ کو سلام کیا وہ جواب سلام دیکر بولے اے اباسلم مین عرصہ سے
تیرے انتظار مین یہان کھڑا تھا خوب ہوا کہ تو آیا یہ کہکر وہ عصا جو بزرگ لیے ہوئے
تھے اباسلم کو دیا اور یہ کہا کہ یہ عصا تیری امانت ہے تو اسے لے اباسلم نے وہ
عصا لے لیا اور وہ بزرگ غایب ہوگیے بعدہ اباسلم وہان سے معہ یاران خود
روانہ ہوسے اور مقام بصرہ مین پہونچے اور لوگونسے معلوم ہوا کہ خواجہ عمران
چچا اباسلم کی فوت ہوگیے یہ سنکر اباسلم مکان پر اپنے چچا کے گئے اور اونکی قبر پہ
فاتحہ پڑھ کے جسقدر لونڈی غلام چچا کی ملکیت مین تھے اون سب کو بقدر حال
زادراہ دیکر آزاد کردیا اور آپ خود معہ یارون کے طرف سمنان کے روانہ ہوئے
اور جب سمنان مین پہونچے تو خواجہ مشتری زر کے گھر مین مہمان ہوسے اور
وہان چند روز مقیم رہے اور سب دوستونسے بیان کیا کہ مجکو حکم امام کا یہ ہے
کہ سب سے اول بیعت خواجہ سلیمان کثیر سے لینا بعدہ اباسلم نے کہا کہ کوئی دوست
واحباب مجکو ایک ہزار روپیہ وایک تلوار مصری اور زنان وحلوا دیوے جب کسی نے
جواب نہ دیا تب اباسلم خواجہ شمس کے گھر گئے خواجہ شمس مذہب ترسا مین تھے
اباسلم نے خواجہ سے کہا کہ مجھے آج ہزار روپیہ اور ایک تلوار مصری اور زنان وحلوا

دیجئے خواجہ نے کہا مین قوم و مذہب تمسے خلاف رکہتا ہون کون ساحق تمہارا میرے
اوپر ہے اباسلم نے کہا مجکو تمہارے ساتھہ بہت بڑی رشتہ داری اور علاقہ ہے
اسواسطے کہ جناب شہربانو جب سے عقد مین میرے امام کے آئی تب سے تمہاری
سب قوم پر حقوق ہملوگونکا قائم ہوگیا ہم غلامان حیدر کرار ہین کیا تم کو یہ حال نہین
معلوم ہے راوی کہتا ہے کہ خواجہ اس کلام کے سُننے سے نادم ہوگئے اور فوراً غسل
کرکے لباس پاکیزہ زیب بدن کیا اور ایمان لائے اور اباسلم سے بیعت کی اور
جو سوال اباسلم کا تہا دہ اباسلم کو دیا اور کہا آج سے مین بہی غلامان علی ابن ابیطالب
مین شریک ہوا سب مومن میرے نجات کو دعا کیا کرین اور خداوند کریم مجکو بتصدق
علی و اولاد علی شیعون مین شمار کرے القصہ جبکہ اباسلم وہان چندروز رہے تب ایک
روز خواجہ سے کہا مین اب رخصت ہوتا ہون خواجہ نے اباسلم کو رخصت کیا بعدہ
اباسلم وہان سے روانہ ہوکر برابر رباط اکینہ گے پہونچے تو وہان دیکہا کہ بہائی
شمشہ بانو کا یعنے سالا نصر سیار کا ایک مقام مین اوترا ہے برادر شمشہ بانو نے اباسلم سے
پوچہا تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو اباسلم نے کہا حاجی ہون بیت المقدس سے
آتا ہون خراسان جاتا ہون یہ کہکر اباسلم نے اپنا بستر ایک جگہہ اوسی باغ مین لگایا
بعد فراغ آب وطعام اباسلم بستر پر سو رہے جب نصف رات ہوئی ابو العطا نے دو
گہوڑے برادر شمشہ بانو کے کہولے بعدہٗ اباسلم کو بیدار کیا جب اباسلم خواب سے بیدار
ہوئے ابو العطا نے کہا بسم اللہ یا امیر گہوڑون پر ہم تم سوار ہوکر روانہ ہون
ابہی یہ کہار سب غافل ہین اباسلم گہوڑے پر سوار ہوکر معہ ابو العطا وہان سے
روانہ ہوے اور رجاتے جاتے بمقام مرو شاہجہان مین پہونچے اور جب برادر شمشہ
بانو صبح کو بیدار ہوا کوئی گہوڑا اپنا پایا اپنے نوکرون پر خفا ہوا بعدہ وہان سے
پیادہ روانہ ہوا اور بہزار خرابی مقام سرخش مین ملک عظم حاکم کے پاس پہونچا

اور یہ سب حال گھوڑے چوری جانے کا ملک غضنفر سے کہا ملک غضنفر نے اپنی علاقہ
مین ہر چند تلاش کرایا گھوڑونکا پتہ و نشان نپایا آخرش ملک غضنفر سے او دو گھوڑے
لیکر برادر ہمشیرہ روانہ ہوا اور جب نصر سیار کے پاس پہونچا اپنے بہنوئے سے سب
حال کہا وہ بولا یہ کام ابو تراب ہونکا ہے کہ آج کل ابا مسلم نے خروج کیا ہے اوسکی
طرفدار ایسے حرکتین کرتے پہرتے ہین خیر کہان جاوینگے یہ کہکر نصر سیار نے زرخی
کو حکم دیا کہ ابا مسلم کو تلاش کر زرخی تلاش مین سرگرم ہوا اور ابا مسلم اپنی بہن کے
گہر مین مقیم ہوے اور کاغذات دستخطی امام کو سب مومنون کو دکہلائے وہ لوگ
بہت خوش ہوے بعدہ ابا مسلم بہن کے گہر سے مرو شاہجہان مین خواجہ اسحاق کے
گہر پہونچے اسحاق نے بہت خاطر کی بعدہ ابا مسلم وہان سے سلیمان کثیر کے گہر
مین داخل ہوئے سلیمان خوش ہوے اور دعوت کی اور تمام محبون کو سلیمان
کثیر نے جمع کیا اور ابا مسلم سے کاغذ دستخطی امام طلب کیا ابا مسلم نے وہ کاغذ پیش
کیا سلیمان کثیر نے اوسے پڑہوایا تو معلوم ہوا کہ اجازت خروج کی بنام ابا مسلم
امام نے دی ہے اور سید ابراہیم نے بہی ابا مسلم کو سردار سب مومنون کا کیا
ہے یہ بات سلیمان کو ناگوار خاطر ہوئی ابا مسلم سے کہا کہ تو ایک مرد محتاج کیا کر سکے
گا جو اپنے نام اجازت لی ہے ابا مسلم نے کہا کہ مینے آپ کے نام کی درخواست کی تہی
مگر امام نے فرمایا کہ میرے جد کو تیرے بزرگی اور ترقی منظور ہے اے خواجہ مینے
اپنی خوشی سے یہ کام نہین کیا خواجہ خفا ہوئے اور دوات اوٹھا کر ابا مسلم کی پیشانی
پر ماری ابا مسلم کی پیشانی مجروح ہوئی سب مومن خواجہ سے خفا ہوے اور
آمادہ فساد ہوئے ابا مسلم نے سب کو منع کیا اور کہا کہ یہ میرے بزرگ ہین کوئی
مضائقہ نہین ملوگ خفا نہو الغرض سلیمان کثیر خیمہ مین ہو کر محلین جاکر سو رہے
ابا مسلم دیوان خانہ مین سو رہے خواب مین رات کو سلیمان کثیر نے دیکھا کہ محشر

برپا ہے اور جناب رسولخدا و علی مرتضیٰ حوض کوثر پر آب کوثر مومنوں کو عطا فرماتے ہین سلیمان کثیر نے چاہا کہ مجھے بھی جام کوثر حضرات عنایت کرین جب سلیمان کثیر کنارہ حوض کوثر گئے گیا حضرات نے مونہہ پھیر لیا اور ارشاد کیا کہ تونے ہمارے دوست کی پیشانی زخمی کی اور ہمارے دوست کو کاذب سمجھا تو لائق نجات کے نہوگا جب تک اپنے خطا ابا مسلم سے معاف نکرائیگا الغرض سلیمان خواب سے بیدار ہوے اور روتے ہوے ابا مسلم کے پاس اکر عذر کیا اور خطا اپنی معاف کرائی اور بیعت بدل وجان خوشی سے کی اور سب محبون کو جمع کرکے یہ حال خواب کا بیان کیا بعدہ مجلس عزاے امام کونین ابا عبد اللہ الحسین برپا کی اور ابا مسلم ممبر پر گئے بعد حمد خدا و نعت رسول مصطفےٰ و تعریف علی مرتضیٰ حال کربلا بیان کرکے سب مومنین کو رولایا بعدہ شربت تقسیم ہوا اور سب محب اپنے اپنے گھر گیے اور خواجہ سلیمان کثیر نے ابا مسلم سے کہا کہ بہتی چند برس ہوے ایک تہہ خانہ اسطرحکا بنایا ہے کہ جب مومنین خروج کرین تو جملہ اہل و عیال مومنین کے اوس تہہ خانہ مین رکھدیے جاوین اور دروازہ تہہ خانہ کا بند کردیا جاوے اور جملہ سامان خورد نوش اسقدر وہان رکھدیا جاوے کہ وہ چند برس کو کافی ہووے اور خوارج ازواج مومنین پر قبضہ نپاوین ابا مسلم نے یہ راے خواجہ کی پسند کی اور یہ کہا کہ مجکو حکم امام یہ ہے کہ مکان خواجہ طیب مروزی سے خروج کرنا لہذا مین پابند حکم امام علیہ السلام کا ہون خواجہ نے کہا اچھا بہتر ہے مگر جلد سامان خروج کا کرنا چاہیے الغرض بصلاح ابا مسلم سلیمان کثیر نے ایک نامہ بنام خواجہ عبد اللہ اس مضمونکا لکھا کہ اے برادر یہان سامان خروج تیار ہے اور بند و بست اچھا ہوا ہے مگر تم اپنے مقام سے نقارہ رزمی و دیگر سامان حرب معہ غلامان حبشی قومی تن جلد روانہ کرو القصہ جبکہ نامہ عبد اللہ کو مقام چہار زولاب مین پہونچا خواجہ عبد اللہ نے

بھیجد دیکھنے نامہ کے جلد فرمائش کی تدبیر کرکے روانہ کی اور ادہر سلیمان کثیر نے
تہہ خانہ مین سب مومنین کے اہل و عیال وغیرہ کو معہ سامان خورد نوش پہونچا
کیھ دروازہ تہہ خانہ کا اسطرحسے بند کردیا کہ اگر ہزار برس خوارج تلاش کرین تو نپاوین
دوسری راہ تہہ خانہ کی ایک صحرائی پرخار مین رکھی کہ وہان فرشتہ بہی دخل نپاوے

بیان حال نصر سیار کا اور تلاش ہونا ابامسلم کا

راوی خوش بیان اس داستان کہن کو زبان حال سے جوان کرکے یون لکہتا ہے
کہ جب سلیمان کثیر عرصہ تین دن تک بندوبست خروج مین سرگرم رہے اور دربار
نصر سیار مین تین روز تک نہ گئے تو زرخی نابکار نے نصر سیار سے کہا کہ کیا وجہ ہے
لخواجہ سلیمان تین روز سے دربار مین نہین آئے مجکو شبہ اسبات کا ہوتا ہے
کہ شاید خواجہ ابامسلم کی خروج کی تدبیر مین مصروف ہین نصر سیار نے کہا کہ اگر
تجھے اسبات کا گمان ہے تو جلد جاکے خبر لادے کہ خواجہ کہان ہے اور کیا بندوبست
کرتا ہے الغرض زرخی حسب الحکم نصر سیار کے وقت شام لباس سیاہ پہنکر سلیمان
کثیر کے مکان پر گیا مگر اندر گھر کے پہنچنا ممکن ہوا تو بذریعہ کمند بالائے بام جاکر
دیکھنے لگا تو یہ دیکھا کہ بہت مومنین جمع ہین اور اپنے اپنے سلاح درست کررہے
ہین جب زرخی نے یہ حال دیکھا اوسی وقت جاکر نصر سیار سے یہ ماجرا بیان کیا نصر سیار
نے دس ہزار فوج جرار ہمراہ افتح حاجب پہلوان کے روانہ کی چنانچہ افتح حاجب نے
جاکر ہر چہار طرف سے مکان سلیمان کا محاصرہ کیا اور مومنین بہی امادہ جنگ
ہوگئے مگر محبان علی تعداد دو سو آدمی کے تھے اور خوارج ہزار دن تھے آخرش چار
پہر تک لڑائی رہی بہت خارجی واصل جہنم ہوئے اور چند مومن زخمی و شہید ہوگئے
اور روز دوم سلیمان کثیر اور عثمان کثیر دونون بہائی گرفتار ہوگئے اور جب
نصر سیار کے حضور مین قید ہوکر دونون بہائی پہونچے تو نصر سیار نے کہا اسے

دور گیا تھا راہ مین ابامسلم سے ملاقات ہوئی جوہین نظر عبید کی اسیر ابامسلم پر پڑی
دوسری چشم مین بہی روشنی ہوگئی دلمین کہا صادق ہین آپ یا رسول اللہ بعدہ
ابامسلم سے ہم آغوشی ہوا اور بیعت کی اور ابامسلم نے عبید سے کہا اے برادر مین
سلیمان کثیر کے رہائی کو جاتا ہون تو یہان فوج مخالف سے ہوشیار رہنا راوی
کہتا ہے کہ ابامسلم عبید کو جنگاہ مین معہ چند مومنین کے چہوڑکے واسطے رہائی
سلیمان کثیر کے روانہ ہوئے الغرض ابامسلم قیدخانہ مین پہونچے اور خواجہ سلیمان
کو معہ خواجہ عثمان کے قید سے رہا کیا اور صد ہا خارجی محافظ محبس کو قتل کرکے روانہ
ہوئے راہ مین سلیمان کثیر نے دیکھا کہ ابوالوہاب پہلوان لشکر سیار کا معہ فوج
طرف ابامسلم کے آتا ہے خواجے نے ابامسلم کو ہوشیار کردیا جبکہ ابوالوہاب روبرو
ابامسلم کے آیا تو اوسنے اپنا گینڈا روک کے ابامسلم کو ٹوکا ابامسلم بہی آمادہ جنگ
ہوئے اوس پہلوان نے تمام حربی اپنی کیئے کچہہ ضرر ابامسلم کو نہوا خدا نے بچالیا
آخرش پہلوان نے اپنا گرز گران ابامسلم کو مارا ابامسلم نے ہاتہہ اپنا دراز کرکے وہ
گرز اوسکا چہین لیا اور زمین پر گرز کو پہینک دیا بعدہ کمر مین پہلوان کے ہاتہہ
ڈالکر گینڈے سے اوٹہا لیا اور بالائے سر بلند کرکے تین دفعہ چکر دیا اور کہا ایمان
قبول کر تو جان بری ہوگی وہ خارجی راضی نہوا تب ابامسلم نے یا حیدر کرار کہکر پہلوان
کو طرف آسمان کے پہینک دیا کہ وہ نہایت بلند ہوگیا اور جب وہ طرف زمین کے
آنے لگا ایک ہاتہہ تلوار کا ابامسلم نے اوسکے کمر پر مارا کہ وہ دو ٹکڑے ہوگیا اور
تمام فوج اعدا مفرور ہوگئی ابامسلم با فتح و ظفر مکان مین سلیمان کثیر کے داخل ہوئے
اور دروازہ مکان کا بند کرکے آمادہ جنگ ہوئے۔

بیان احوال نکلنا ابامسلم کا مکان خواجہ طیب سے

راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم گہر مین سلیمان کثیر کے داخل ہوئے تو ابوالعطا نے

رات کو پتلہ چوبی بناکر چہار طرف مکان طبیب مین بالائے بام ایستادہ کیئے اور تیر و کمان اون کے ہاتھون مین دیدیا اور ابا مسلم کہ سلیمان کیئہ گہر مین طبیب مروزی کے لائے اور وہان سے وقت شام ابا مسلم معہ یاران خود نکل گئے اور شہر سے روانہ ہوئے وقت صبح چند کوس تک پہونچے تہے کہ راہ مین یہ خبر پائی کہ گلہ اسپان نصر سیار قریب ہے اور چند لوگ اوسکے محافظ ہین چنانچہ یہ خبر سنکر ابا مسلم گلہ اسپان نصر سیار کیطرف پہونچے وہان خوارج تعداد مین کم تہے اور مفرور ہوے ابا مسلم نے تمام گہوڑے نر و مادہ جسقدر وہان تہے وہ اپنے ہمراہ لے لیئے اور روانہ ہوے

اور وہی گہوڑے سب مومنون کو تقسیم کردیئے کہ سب صحب پیادہ نرہے —

راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم مکان طبیب مروزی سے رات کو نکل گئے تو صبح کو خوارج نے دیکہا کہ ہر چہار طرف بالائے بام مکان طبیب مین کچہہ لوگ تیر کمان لیئے ہوے کہڑے ہین اس خوف سے کوئی قریب نہ گیا مگر جبکہ تین روز گذرے تب زرغی بڑی ترکیب سے زیر مکان طبیب کے پہونچا تو معلوم ہوا کہ یہ پتلے چوبی ہین الغرض یہ خبر نصر سیار کو پہونچائی وہ بہت خفا ہوا اور زرغی سے کہا تیر [illegible]

راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم گہوڑے نصر سیار کے لیکر آگے بڑہے تو وہان سے [illegible] سے بورانی نکل لیئے

پانچ چہار کوس پر جاکر مقام چہار زہ لاب مین ایک قلعہ کہنہ تہا اور چہار طرف اوسکے جنگل پر غار تہا ابا مسلم معہ یاران خود مقیم ہوئے اور جملہ سامان وہان گرد نواح سے مومنون نے لاکر جمع کیا تاکہ کوئی حاجت نہ رہے اور ابا مسلم [illegible]

ایکروز قلعہ مین مجلس عزاے حسین برپا کی بعد فراغ مجلس سب مومنون سے عہد لیا کہ اگرچہ کیسی آفت ہو مگر دفع خوارج مین دریغ نکرنا اور خواجہ سلیمان نے خطوط لکہکر ہر چہار طرف قصبات [illegible] جہان جہان شیعہ تقیہ مین رہتے تہے روانہ کیئے مضمون اوسکا یہ تہا کہ جملہ مومنین کو بعد حمد خدا و نعت جناب محمد مصطفے واضح ہو کہ اب اللہ تعالے نے اپنے کرم سے ہمارے تمہاری امانت کو ابا مسلم ابن اسد

مین جمع تھے وہ سب حیران ہوئے ابا مسلم نے کہا مینی موش مارا ہے وہ صحن مکان
مین گرا ہے جا کر دیکھ لو چنانچہ مومنون نے جا کر دیکھا زید غماز مردہ پڑا ہے الغرض
لاش زید کی باہر مکان کے رات کو پھینک دی اور صبح کو جب زوجہ زید کو خبر ہوئی
وہ لاش شوہر کو نصر سیار کے حضور مین لیگئی اور رونے لگی نصر سیار نے زرخی سے
کہا کہ شاید ابوترابی قریب مکان شیخ طیب مروزی کے گھر مین جمع ہین اونھون نے
زید کو قتل کیا ہے تو واقتح حاجب کو معہ فوج لیجا کر طیب مروزی کو معہ جملہ شیعونکے
گرفتار کر کے میرے حضور مین حاضر کر دے الغرض زرخی معہ فوج کثیر ہمراہی واقتح حاجب
و سعد کوفی کے مکان طیب مروزی پر گیا اور چہار طرف سے محاصرہ مکان کا کیا
اور یہ خبر ابا مسلم کو ہوئی امیر ابا مسلم نے بھی نقارہ زرہی کو بجوایا تمام محبان اہلبیت
نبوی آواز نقارہ کی سنکر اپنے اپنے گھرون سے مسلح ہو کر آمادہ جنگ ہوئے اور جب
ابا مسلم کو خبر ہوئی کہ مومنین ہر طرف سے میری شرکت کو آئے ہین ابا مسلم نے
دروازہ مکان طیب کو کھولدیا وہ سب مومن اندر داخل ہوئے راوی کہتا ہے
کہ سلم عاد پہلوان نصر سیار نے بھی چاہا کہ مین مع ہمراہیان خود مکان طیب مین
گھسکے جنگ کرون کہ جو ہین قدم سلم عاد نے دروازہ پر کہا ایک سنگ گران
بالائے بام سے سلم عاد کے کلہ پر آکر لگا کہ وہ بہ دوزخ جہنم واصل ہو گیا پھر تو
کسی خارجی نے قصد نکیا اور واقتح حاجب بھی سنگ کے زد سے دور جا کر کھڑا ہوا
اور فوج کو ترغیب لڑائی کی دینے لگا راوی کہتا ہے کہ مومنین نے بہت خوارج
قتل کئے اور واقتح حاجب کو غیض آیا تو امیر ابا مسلم کو آواز دی کہ اے ابوترابی
اگر تو بہادر ہے تو اسوقت میرے سامنے آ القصہ ابا مسلم واقتح حاجب کے روبرو
آئے دونون مین جنگ ہونے لگی بعد چند عرصہ کے ابا مسلم نے واقتح حاجب کو گھوڑے سے
اوٹھا کر زمین پر دے مارا کہ تمام استخوان بدن اوسکے چور ہو گئے اور وہ

مر گیا الغرض یہ حال دیکھکر تمام فوج خوارج فرار ہوکر ایک جگہہ پوشیدہ ہوگئی اور زرخی نے یہ حال شکست کا نصر سیار سے جاکر بیان کیا نصر سیار نے سلیمان بن سلم کو بندرہ ہزار فوج سے ہمراہ زرخی روانہ کیا اور یہ کہا کہ اگر ابامسلم کو زندہ لاویگا تو بہت انعام دونگا الغرض سلیمان بن سلم گیا تو اس خوارج نے بہت مومن زخمی کیئے اور نہایت لاف زنی کرنے لگا راوی کہتا ہے کہ سلیمان کا ایک اور بہائی تہا کہ نام عبید کرگنگ تہا مگر وہ نابینا اور بہرہ تہا اوسنے جب شوروغل سنا تو لوگو سے پوچہا کہ یہ ہنگامہ کیسا ہے ایک شخص نے کہا کہ جنید ابوترابی محتاج خانہ بدوشون نے ہمراہی ابامسلم ایک شخص کے ہنگامہ کیا ہے اور حکومت نصر سیار مین رخنہ کیا ہے عبید یہ کلام سنکر خاموش ہوگیا القصہ جبکہ رات ہوئی اور جنگ موقوف ہوئی اور عبید سوگیا تو یہ خواب دیکہا کہ جناب رسالت پناہ فرماتے ہین اے عبید ابامسلم عوض خون آل نبی کا خوارج سے لیتا ہے جو کوئی شرکت ابامسلم کی کریگا وہ روز حساب جنت مین ہمارے پاس ہوگا عبید نے عرض کیا یا حضرت مجبور ہون کہ قابل جہاد نہین ہون جناب رسول مقبول نے دست کرم اپنا عبید کی پشت پر رکہا وہ جملہ مرض سے اچہا ہوگیا مگر ایک چشم مین بینائی نہوئی تو عبید نے یہ عرض کی حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تیری نظر ابامسلم پر پڑیگی یہ بہی آنکہہ تیری اچہی ہوجاویگی الغرض جب صبح ہوئی عبید نے خوارج گریسے توبہ کی اور مسلح ہوکر امادہ جنگ ہوا اور جب کہ میدان جنگ مین گیا اول اپنے بہائی سلیمان سے دوچار ہوا اور بہائی سے ماجرا خواب بیان کیا وہ منکر اسلام رادنق پر نہ آیا اور اپنے بہائی عبید پر طعن کرنے لگا عبید کو غصہ آیا اور دست بقبضہ ہوکر بہائی سے مصروف جنگ ہوا یہانتک کہ بعد عرصے کے عبید نے اپنے بہائی سلیمان کو جہنم واصل کیا اور تمام فوج خوارج کو بہگا کے طرف ابامسلم کے چلا تہوڑے

خواجہ سلیمان مجکو خبر معلوم ہوئی کہ تم صاحب خروج کی معین و مددگار رہو نہین کیا
قدرت تھی ابا سلم کی جو میری حکومت مین رخنہ کرتا اور اے خواجہ تمکو مروان نے
امان دلی ہے اور تمہاری توقیر بہت کرتا ہے تمکو ایسا لازم نہ تھا کہ تم اوسکے دشمن
کی اعانت کی یہ فعل تمہارا عین نمک حرامی ہے مروان کی خواجہ نے کہا اے نصر سیار
اگر اسوقت تو اپنے دل مین انصاف کریگا تو میرے جواب کا لطف پاویگا اور تیرے
کلام کا جواب یہ ہے اے نصر سیار تو نے جو یہ کہا کہ تم مروان کی امان مین تھے اور
تمنے حاکم سے نمک حرامی کی کہ صاحب خروج کا ساتھ دیا لاحول ولا قوۃ مروان کیا چیز ہے
اور تو کیا مال ہے جو مین تم ایسے دشمنان نبی وآل نبی سے امان کا خواہان ہوتا
زرا دلمین خیال کر کہ تجکو یا مروان کو یہ بھی قدرت ہے کہ بے حکم خدا اپنے مقام سے
حرکت کر سکے یا کسیکو نفع و ضرر پہونچا سکے بہلا جسمین اتنی طاقت ہو وہ مجکو کیا
امان دے سکتا ہے تجھے نہین معلوم کہ بے حکم خدا ذرہ جنبش نہین کر سکیگا اور
میرے حال پر عنایت خدا اور اعانت جناب محمد مصطفے و علی مرتضی ہے کہ اب تک تجھ ایسے
دشمن قوی کے ہاتھ سے مجکو میرے خدا نے اپنے پناہ مین رکھا اور یہ بھی تجکو خوب
ظاہر ہے کہ یزید و مروان اور تو خود نمک حرام ہین کہ باوجود اسکے کہ تم لوگ
خوب واقف ہو کہ مالک کارخانہ خدا جناب محمد مصطفے اور آل مصطفے ہے اور تمام
دنیا کے پردہ زمین پر جسقدر آب و نمک ہے اور ہوگا وہ حق ہے آل نبی اور
اولاد فاطمہ علیہ السلام کا اور نمک حرامی خاص تمہے کہ بعد اپنے رسول کے منحرف
ہو گئے اور تمام دنیا مین تم لوگ قابل لعن ٹھہرائے گئے اور اب تک حق آل نبی کا جا بجا
قرآن سے اور حدیثون سے بخوبی ظاہر ہے اور اپنے دلون مین نادم نہین ہوتے
اور جھوٹا الزام ہمارے اوپر لگاتے ہو خدا لعنت کرے کاذب پر اور اے نصر سیار
اگر تجکو یہ گمان ہے کہ مین حاکم وقت ہون جو چاہون وہ کرون تو یہ خیال خام ہے

کیونکہ جب تک ہمارا خدا اور اوسکا دوست محمد مصطفے و علی مرتضی ہمارے مددگار ہین
تب تک کیا مجال ہے تیری کہ ہماری طرف نظر غضب سے تو دیکھ سکے پس بہتر ہے کہ اب
بہی توبہ کر گناہون سے اور دین و مذہب حق قبول کر تاکہ روز قیامت تیری نجات
ہووے راوی کہتا ہے کہ یہ کلام سنکر نصر سیار نے اپنے گردن جہکا لیے اور یہ کہا کہ خیر
جو ہوا وہ ہوا اگر اے خواجہ اب تو علیکو ناسزا کہو تو تیری رہائی ہوگی سلیمان نے
کہا کہ اگر دن بہر مین ہزار دفعہ مین قتل ہون اور پہر زندہ ہون تو بہی دل میرا
دوستی علی سے منحرف نہوگا اور جب تک میرے تن مین جان رہے گی تب تک
مین ہر وقت تجہپر اور مروان و یزید پر لعنت کرونگا تب بہی میرا جی سیر نہوگا
اور دیکھنا کہ عنقریب دوستی آل محمد کی مجکو کیا نفع دیتی ہے اور تیری عداوت
ساتھ آل نبی و اولاد علیکی دنیا و عقبا مین تجہے ذلیل و خوار کریگی یہ سنکر نصر سیار نے
حکم دیا کہ خواجہ کو قید کرو جب ابامسلم گرفتار ہوگا تب اوسکے ہمراہ یہ دونون قتل ہونگے
الغرض خواجہ قیدخانہ بہیجے گئے اور زرجی کو نصر سیار نے حکم دیا کہ ابامسلم کو تلاش کر
کہ اب وہ بہی یار و مددگار ہوگا چنانچہ زرجی تلاش مین ابامسلم کے سرگرم ہوا
اور زرجی نے اپنی شاگردونکو حکم دیا کہ ابامسلم کو تلاش کرو راوی کہتا ہے کہ زید
غماز ایک شاگرد زرجی کا متصل مکان خواجہ طیب مروزی کے رہتا تہا ایک روز
اوسکو یہ خبر ہوئی کہ طیب مروزی کے گہر مین ابامسلم ہین اگر گرفتار کراؤنگا تو بہت
انعام پاؤنگا الغرض وقت شب زید غماز بذریعہ کمند بالائے مکان طیب مروزی
کے پہونچا اور سقف مکان مین ایک سوراخ کرکے دیکھنے لگا اتفاقاً قدرے خاک
سقف مکان سے روبروئے ابامسلم کے گری تو ابامسلم نے طرف چہت کے دیکھا
اور دفعتاً تیر و کمان اوٹھا کر ایک تیر اوسی سوراخ مین مارا کہ زید غماز کی ایک
آنکہہ توڑ کے تیر نکل گیا اور زید غماز زیر سقف گر کر مرگیا جو مومنین صحبت ابامسلم

بن خواجہ جنید مغفور کو واسطے قتل خوارج مقرر کیا ہے اور باوجود کم سامانی و کمی
فوج کے ابھی تک بعد جناب علی ابن ابیطالب جسقدر لڑائیاں نصر سیار حاکم خراسان
و اصفہان سے ہوئین ہم لوگ فتحیاب ہوئے اور مقام چہارزولاب مین جو قلعہ کہنہ
زمانہ گذشتہ کا درمیان جنگل کے تھا اوسپر بفضل خدا ہمارا قبضہ ہے اور تمام ہنوز
اوسی مین مقیم ہین لہذا جس مومن کو ہماری خطوط سے اطلاع ہوئے وہ شخص مسلح
ہوکر شریک ابا مسلم کے ہوئے اور جسقدر اعانت اوسی ممکن ہو وہ دریغ نکرے اور حکم امام زمان ہے کہ جو کوئی
ابا مسلم کی اعانت کریگا وہ بہشت مین ہمارے ساتھ ہوگا راوی کہتا ہے کہ بہت مومن بلخ کے او سلیمان کثیر کی
طرف سے حاضر ہوکر شریک ابا مسلم کے ہونے لگے اور جب نصر سیار نے یہ سنا کہ ابا مسلم قلعہ چہارزولاب مین ہے تو
نصر سیار نے ایک نامہ بدست حمید کوفی ابا مسلم کو لکھا کہ اب بھی اس حرکت سے باز رہو مین
رتبہ عظیم تجکو دونگا اور مروان نہایت تجہہ سے خوش ہوگا اور روح یزید و معاویہ
شاد ہوگی القصہ جبکہ نامہ نصر سیار کا ابا مسلم کو پہونچا تو ابا مسلم نے حمید نامہ بر سے
پوچھا تیرا مذہب کیا ہے اوسنے ظاہر طور سے کہا ابوترابی ہون اور باطن مین وہ
خارجی تھا ابا مسلم نے کہا میرے پاس رہو اوسنے کہا جواب نامہ دیکر پھر آؤن گا
ابا مسلم خاموش ہو رہے اور سلیمان کثیر سے کہا کہ جواب نامہ نصر سیار کا لکھو
مین مضمون بتاتا ہون سلیمان کثیر نے جواب لکھنا شروع کیا اور ابا مسلم نے یہ
لکھایا کہ اے نصر سیار بعد حمد خدا و نعت رسول مصطفے واضح ہو کہ تجکو کچھہ عقل
نہین اور شیطان تیرے اوپر غالب ہے اور تو گمراہ ہوگیا ہے ذرا نظر انصاف
سے دیکھہ کہ اللہ تعالی نے کیسے رتبے اور بزرگی نبی و آل نبی [illegible] رسول کے حق مین لفظ
لولاک فرمایا ہے اور علی ابن ابیطالب بھائی اور داماد نبی کے اور خدا نے بہت
مرتبے علی کو عنایت فرمائے ہین کہ آفتاب تک نے واسطے خوشی حیدر کرار کی رجعت
کی اور جبرئیل سا فرشتہ مقرب آستان فاطمہ پر مثل خدمت گذار کی آتا تھا اور

اولاد علی و فاطمہ کی خدمت گذاری ملایک کرتے رہے ہین اور علی وہ ہین جنکی تلوار سے زنگ
کفر دفع ہوکر اسلام کی روشنی عالم مین ہوئی ہی اور دختر رسول جناب بتول کو اللہ تعالے
نے باعث بخشش امت نبوی کا کیا ہی اور یزید و معاویہ نے عمر دو روزہ کے لیئے انجام پر
نظر نہ کی اور خلاف احکام خدا و رسول کے عمل کرکے گنہگار ہوے اور قابل لعن تا بقیامت
رہے اور مروان کیا چیز ہی جبکہ یزید پلید دنیا سے روسیاہ ہوکر گیا اور تجھکو نشہ حکومت نے
بدمست کیا ہی کہ تجھے حق و ناحق پر نظر نہین اور مین ایک بندہ کمترین ہون اللہ کا مگر دوستی
محمد و آل محمد نے مجھکو تمام عالم مین نیک نام کرکے بلند مقام کا سزاوار کیا ہی اور ہر وقت
میرے اعانت کو میر اخدا موجود ہی مجھکو تیری حکومت اور کثرت فوج سے کچھہ غم نہین فضل
خدا سے یہ امید رکہتا ہون کہ ایک روز مزور تیرے اوپر فتحیاب ہونگا اور اگر تجھکو یہ ناز ہی
کہ مین اوس قبیلہ مین ہون حسین شمر لعین تھا تو یہ مقام فخر کا نہین ہی شمر نے کوئی بہادری
بمقابلہ بنی ہاشم کے روز عاشورہ نہین کی اور اسے عمر سیاہ ہی بہت زمانہ نہین ہوا ہے
معرکہ کربلا کو تو نے اپنی قوم سے سُنا ہوگا کہ روز عاشورہ جسوقت جناب امام حسینؑ نے
وہ تلوار میان سے نکال جو حیدر کرار کے ہاتھ سے جہاد مین چلی تھی تو فوج یزید مین
باوجود کثرت ایسا کوئی بہادر نہ تھا جو حسین ابن علیؑ سے مقابل ہوتا اور شمر و عمر سعد وغیرہ
کس شمار مین تھے حسین ابن علی نے خود اپنا سر نظر خدا کیا ورنہ کیا مجال تھی شمر کی جو شہید
کرسکتا اور مین تو ایک ادنا غلام اہلبیت نبوی کا ہون لیکن جب تجھکو بہادر جانون
کہ تو میری مقابل مین سر میدان جنگ کرے اور مجھہ سے مُنہ نہ موڑے اور تجھکو
مروان نے اپنے عیوض قتل ہونیکے واسطے یہاں کا حاکم کیا ہی مین تجھکو آگاہ کرتا ہون
کہ اب بھی بدافعالی سے توبہ کر اور مذہب ابوتراب اختیار کر تو روز قیامت ضرور تیری
نجات ہوگی اور اگر خلاف تحریر میرے عمل کریگا کسی روز مثل سگ کے مارا جائیگا آیندہ
تجھکو اختیار ہی فقط راوی کہتا ہی کہ جواب نامہ کا ابامسلم نے حمید کو دیا اور کہا کہ اے

حمید تو قسم کھا کہ ضرور جواب پہونچا کر میرے پاس آنا حمید نے تیغ علی کی قسم کھائی کہ جو
کہے جاتا ہوں وہ کرونگا الغرض جواب نامہ لیکر حمید روانہ ہوا اور جب حمید نامہ نصر سیار کا
لیکر ابامسلم کے پاس آیا تھا اوسے وقت زرحی بھی خفیہ دربار ابامسلم مین آیا تھا اوسنے
حال حمید کے اقرار کرنے کا جو کچھ ابامسلم سے کہا تھا نصر سیار سے جا کر کہا کہ حمید ابوترابی ہو گیا
راوی کہتا ہی کہ جب حمید جواب نامہ کا نصر سیار کے پاس لیگیا تو نصر سیار حمید کیطرف خطاب
کر کے کہنے لگا کہ تو ابوترابی ہو گیا اور ابامسلم سے اقرار کر آیا ہی کہ مین جواب پہونچا کر
ضرور آ ونگا لہذا میری راے مین تیرا قتل کرنا ضرور ہی یہ کہکر جلاد کو طلب کیا اور حمید
کو قتل کیا راوی کہتا ہی کہ حمید نے قسم دروغ تیغ مرتضٰی کی کھائی تھی اسواسطے نصر سیار
نے تلوار سے قتل کرایا اور بعد قتل حمید کے نصر سیار نے دس ہزار فوج ہمراہ عیسٰی بن مرہ
کیطرف ابامسلم کے روانہ کی اور بعد روانگی عیسٰی بن مرہ کے نصر سیار نے اور بارہ ہزار
آدمی ہمراہ مخناج روانہ کی راوی کہتا ہی کہ جب محمد طاہر خجندی وزیر نصر سیار نے یہ حال
دیکھا تو بخیل پاس داری مذہب کے کہ وہ بھی شیعہ تھے مگر تقیہ مین نصر سیار کے پاس
رہتے تھے ایک خط لکھکر بدست سعید خرد زور پاس ابامسلم کے روانہ کیا اس مضمون
سے کہ حامل خط ہذا بہت چالاک اور ہوشیار ہی اگر تم اسکو اپنے پاس رکھوگے تو بڑی
بڑی کام تمہارے اس سے رفع ہونگے الغرض خط وزیر کا ابامسلم کو پہونچا تو ابامسلم
نے بعد پڑھنے خط کے سلیمان کثیر سے پوچھا کہ اے خواجہ تم بھی حامل خط سے آگاہ
ہو کہ یہ کون شخص ہی سلیمان کثیر نے کہا یا امیر ابامسلم یہ شخص شیعہ ہی اور دشمن ہی
خوارج کا اور بڑا کامل عیار ہی ابامسلم خوش ہوے اور اوسکو خطاب سعید زولابی
عطا کیا اور اپنے فوج مین مقام رہنے کو عطا کیا اور افسر جاسوسان لشکر اسلام مقرر کیا
راوی کہتا ہی کہ جب سعید زولابی سرافراز ہوا تو ابامسلم سے عرض کیا یا امیر کچھ لوگ بہادر
میرے ہمراہ چلین تو مین ایک کار عمدہ دیکھاؤن اور خوارج کو ہاتھ سے مومنون کے

قتل کراؤن الغرض ابامسلم نے عبید کرگنگ کو معہ پانسو مومنین کے ہمراہ سعید زرولابی کے
روانہ کیا جبکہ زرولابی زیر کوہ ایک مقام مین پہونچا تو مومنون کو ایک گوشہ مین
بٹھا کر آپ وہان سے روانہ ہوا اور پاس عیسیٰ بن مرّہ اور مختاج بن سمنان پہلوانان
نصر سیار کے گیا اور فریاد کی کہ مجھکو ابوترابیون نے لوٹ لیا مین نصر سیار کے پاس
فریاد کو جاتا ہون عیسیٰ نے پوچھا تو کہان لوٹا گیا زرولابی نے کہا یہان سے قریب دہ
کوہ مین لٹ گیا ہون الغرض پہلوانان نصر سیار نے کہا اگر ہمکو ابوترابیونکا پتہ بتاوے
اور ہمکو وہان تک پہونچاوے تو ہم اون سب کو قتل وگرفتار کرین زرولابی نے
کہا میرے ہمراہ چلو مین بتا دون چنانچہ وہ پہلوان ہمراہ زرولابی معہ فوج خوارج
روانہ ہوئے اور زرولابی اونکو چکر دیتا ہوا ہیر کے راہ سے زیر کوہ ایسے
مقام مین لیگیا کہ جسوقت چاہین مومنین خوارج کو بڑی آسانی سے قتل کرین اور
جبکہ فوج عدو زیر کوہ ٹہرائے تو اون پہلوانون سے کہا کہ اب مین جا کر ابوترابیونکو
دیکھ آؤن کہ غافل ہین یا ہوشیار رہین پہلوانون نے کہا اچھا جاؤ جلد خبر لاؤ الغرض
جبکہ زرولابی مومنون کے پاس پہونچا تو مومنون سے کہا کہ فلان مقام مین فوج
خوارج کو مینے دہوکا دیکر مقیم کیا ہی اب تم لوگ نعرہ حیدری کرکے قتل خوارج پہ
کمر باندہو تو تمہارا بڑا نام ہو راوی کہتا ہی کہ مومن یہ حال سنکر وقت ظلم زیر کوہ
پہونچکر قتل اعدا مین سرگرم ہوئے اور ہزارون کفار لقمہ تیغ مومنین جرار ہوئے
اور عبید کرگنگ نے دونون پہلوانون کو سر میدان قتل کیا اور بقیہ فوج عدو مفرور
ہوکر نصر سیار کے پاس پہونچے نصر سیار بہت غمدیدہ ہوا اور مومن فتحیاب ہوکر
حضور مین امیر ابامسلم کے حاضر ہوئے اور نصر سیار کی فوج کی شکستگی اور مفروری
کا حال سنکر ابامسلم بہت خوش ہوئے اور سعید زرولابی کو ابامسلم نے خلعت فاخرہ
عطا کیا اور فاتحہ شہیدان کربلا کا دلوا کر شربت اور طعام عمدہ مومنین مین تقسیم کیا۔

احوال آنے فوج مروان کا دمشق سے واسطے جنگ مومنین کے

راوی تیز زبان بنوک قلم یون رقم کرتا ہی کہ جب اضلاع خراسان مین فوج نصر سیار کے معہ
عیسیٰ بن مرہ وغیرہ پہلوانان کے ہاتھ سے مومنین کے قتل ہوئی اور نصر سیار رنجیدہ
خاطر ہوا تو مروان نے یہ خبر سنکر با فوج گران پہلوانان دمشق یعنے نعیم بن فرہاد و فلت
بن نغیر یزدانی کو طرف نصر سیار کے روانہ کیا اور جب فوج دمشق نصر سیار کی مدد کو
آئی تو نصر سیار نے رو کر اپنا حال بیان کیا پہلوانان دمشق نے نصر سیار کا اطمینان کیا
اور کہا ہمکو مقابلہ مین ابوترابیون کی پہونچا دے تو ہم تیرا عوض لیوین چنانچہ نصر سیار
دو چار روز پہلوانون کے مدارات کرکے ہمراہی اپنی فوج کی فوج دمشق کو طرف
ابامسلم کے روانہ کیا جب فوج خوارج مقابلہ مین ابامسلم کے قیام پذیر ہوئے اور
ابامسلم کو بھی خبر فوج عدو کے آنے کی ہوئی تو ابامسلم نے اپنی فوج قلعہ سے باہر
نکالکر مقابلہ عدو کے صف آرا کی اور وقت صبح روز دوم دونون طرف صفین آراستہ
ہوئین فوج خوارج سے اول میدان مین نعیم نکلا اور طرف مومنون کے خطاب
کیا کہ کون ابوترابی اپنی زندگی سے سیر ہو وہ میرے سامنے آوے اور آج مین
تمھی لوگونکا اون دوستان یزید کا بدلہ جو تمہارے قتل ہوئے ہین اور مجھے
معلوم ہوا کہ تم لوگ مفلوک و محتاج ہوا ور حکومت مروان مین رخنہ کرتے ہو کہنا
آج کیسے تعذیر کئے دیتا ہون راوی کہتا ہی کہ فوج اسلام سے ابراہیم الکانی نکلی اور
کہا اے کافر کیا لاف زنی کرتا ہی معلوم ہوا کہ تیرا جام حیات پُر ہوگیا کوئی دم مین تو یزید
کے پاس پہونچیگا اور کہا اے دشمن خدا و رسول ہم اپنا سر راہ خدا مین نذر کر چکے ہم کو
کچھہ خوف نہین اگر مارے گئے درجہ شہادت پاوینگے اور اگر فتحیاب ہوے تو مرتبہ غازی کا
حصول ہوگا راوی کہتا ہی کہ نعیم نے جب یہ کلام ابراہیم کی سُنے غیض مین آکر تلوار برہنہ
کرکے حملہ کیا ابراہیم نے وار اوسکا خالی دیا اور گھوڑا بڑھا کر ہاتھہ اپنا اوسکے کمر زنجیر مین

ڈالکر زمین سے اوٹھا لیا اور کہا اگر تو ایمان لادے تو زندہ چھوڑ دوں وہ بولا تا قیامت
محبت یزید سے منہ نہ موڑونگا ابراہیم نے اوس خود سر کو بالاے سر تین دفعہ چکر دیکر بالاے
آسمان پھینکا وہ اسقدر بلند ہوا کہ مثل زاغ معلوم ہوتا تھا اور جب طرف زمین کے وہ لعین
آیا تو ابراہیم نے تیغ بید ریغ سے اوسکے دو ٹکڑے کیئے وہ داخل جہنم ہو گیا القصہ جب
فعیم مارا گیا تو نفر یزید انے فوج مخالف سے نکلا اور ابراہیم سے کہا اے ابو ترابی تو نے
غضب کیا کہ میرے سامنے ایسے پہلوان زبردست کو قتل کیا اب میں تجکو کب زندہ
رکھونگا یہ کہکر اوسنے گرز گران ابراہیم کو مارا ابراہیم نے گرز اوسکا چھین کر زمین پر
پھینک دیا اور برابر اوسکے جاکر ایک طمانچہ اوسکو مارا کہ وہ خارجی غش کھاکر گھوڑے سے
نیچے گرا ابراہیم گھوڑے سے اوترکے اوسکے سینہ پر سوار ہوے اور کہا مذہب ابو تراب
قبول کر وہ راضی نہوا تب ابراہیم نے سر اوسکا اوسکے دھڑ سے کھینچ لیا اور زمین
پر دھڑ سے پھینک دیا راوی کہتا ہے کہ جب وہ کافر مارا گیا تو ہر چہار طرف سے خوارج
ابراہیم پر ٹوٹ پڑے اور فوج ابراہیم نے بھی کفار پر دھاوہ کیا اور جنگ مغلوبہ ہونے
اور ہزار ہا خوارج قتل ہوے آخرش فوج عدو مفرور ہوئی اور جسقدر خیمہ و سامان
کفار کا تہا وہ مومنوں نے پایا اور ابو مسلم با فتح و ظفر خوش و خورم اپنے مقام پر تشریف
لائے اور رات کو مجلس آراستہ کرکے معرکہ کربلا بیان کیا تمام مومنین گریان ہوئے
بعدہ طعام عمدہ تقسیم ہوا اونہ سیار دو روز تک دربار میں نہ گیا اور نہایت رنج کیا بعد
ازاں مروان کو حال شکست لکھکر روانہ کیا جب نامہ نصر سیار کا مروان کو پہونچا وہ
لعین بہت رنجیدہ خاطر ہوا اور اپنے وزیر عبدالجبار سے کہا کہ کل صبح کو قاسم بن مقہم
و سعید بن عبید زرین تن و شعلہ بن سمنان ساٹھہ ہزار فوج سے نصر سیار کی کمک کو
روانہ ہوں اور بعد چہار روز کے ابراہیم موصلی و اسحاق موصلی معہ فوج نصر سیار
کے پاس جاوین الغرض بموجب حکم مروان دمشق سے سرداران مذکور معہ فوج

سوار ہوکر چند عرصہ مین نصر سیار کے پاس پہونچے نصر سیار نے اونکی خاطر کی اور سب
حال تباہی و بربادی فوج کا بیان کیا راوی کہتا ہی کہ جب ابراہیم موصلی و اسحاق موصلی
بعد قاسم کے روانہ ہوئے تو ایک رات خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب فرماتے
ہین کہ تم لوگ کیا میرے عدو ہوگئے جو میرے دوست خیرخواہ ابامسلم سے لڑنے کو جاتے
ہو اور مروان کی ترغیب تمہاری دلون مین تاثیر کر گئی کہ تم کو حق و ناحق پر نظر نرہے
اور ایک دشمن خدا کے کہنے پر تمکو ہمارے آل اور ہمارے جملہ دوستونکا خیال نرہا القصہ
جب کہ ابراہیم و اسحاق خواب سے بیدار ہوئے توبہ کی اور بہت نادم و پشیمان اپنی تدبیر
ہوئے اور راہ کو چھوڑ کے براہ صحرا ابامسلم کے پاس پہونچکر احوال خواب بیان کیا اور
سامنے ابامسلم کے پھر توبہ کی ابامسلم نے اونکی بڑی توقیر کی اور اپنی پاس مقیم کیا
راوی کہتا ہی کہ جو فوج ابراہیم و اسحاق سے پہلے دمشق سے چلے تھے جب وہ فوج
نصر سیار کے پاس پہونچی تو نصر سیار خوش ہوا اور افزان فوج دمشق کی بڑی خاطر
کی اور بعد چند روز کے نصر سیار نے فوج دمشق کے ہمراہ پھر اپنی فوج ابامسلم کے مقابلہ
کو روانہ کی اور جب ابامسلم کو یہ خبر ہوئی کہ فوج مخالف آئی ہو تب ابامسلم نے اپنے
فوج اسلام مقابلہ مین کفار کے آراستہ کی اور ایک روز وقت صبح دونون فوجین صف
ہوئین خوارج کی طرف سے اول میدان مین قاسم بن منعم نکلا اور مومنون کیطرف خطاب
کیا کہ کون ابوترابی میرے مقابلہ کو آتا ہی یہ کلام اوسکا سنکر ابامسلم کیطرف سے عبید کرنگ
میدان مین آے اور عرصہ تک دونون مین جنگ ہوئی بعد تھوڑے عرصہ کے عبید نے
اوسکو نوک نیزہ پہ گھوڑے سے اوٹھالیا اور زمین پر اس زور سے مارا کہ تمام اوستخوان
بدن اوسکے چور ہوگئے اور وہ ناری جہنم واصل ہوا القصہ جو کوئی پہلوان خوارج کا
میدان مین گیا وہ جہنم پہونچا آخرش خوارج نے جنگ مغلوبہ کردی اور مومنون نے
خارجیون کو تھوڑے سے عرصہ مین قتل کرکے بھگا دیا اور ابامسلم بفضل خدا فتحیاب ہوکر

اپنے مقام مین آسے اور بہت مال غنیمت مومنون کو حاصل ہوا اور ابامسلم مومنون
کی تعریف مین مصروف ہوسے بعدہ جو مومن زخمی تھے اونکا علاج کیا اور جو شہید
ہوا تہا اوسکی تجہیز وتکفین مین مصروف ہوسے اور درگاہ خدا مین دعا کے الہی مجہے
قوم خوارج پر فتحیاب رکہنا جب تک ایک ہی دشمن اہلبیت نبی باقی رہی اور بعد از
دفن وکفن مومنین سے ابامسلم نے مجلس حسین برپا کی اور خود ممبر پر جاکر احوال
کربلا بیان کیا تمام مومن گریان ہوسے اور ادہر نصر سیار نے اپنی دربار مین کہا کہ ایہا
الناس اب مجکو یقین کامل ہوگیا کہ سلطنت مروان کو زوال ہوتا جاتا ہے اور ابامسلم
کی ترقی روز بروز منظور خدا ہے افسوس کوئی دوست یزید و مروان کا ایسا نہین
کہ ابامسلم سے مقابلہ کرے کوئی خارجی منہ سے نہ بولا اور نصر سیار قلعہ بند ہوکر بیٹہا اور مروان
کو سب حال لکہا کہ مجہکو طاقت نہین جو ابو زرا ہون سے مقابلہ کرون جب تک فوج میری
امداد کو دمشق سے نہ آویگی تب تک مین قلعہ بند رہونگا الغرض جب مروان کو نصر سیار
کے نامہ سے آگاہی ہوئی تو مروان نے فوج کثیر ہمراہ سہیل بن ذکال وطیفور بن صفوان
وغیرہ وغیرہ سرداران کے نصر سیار کیطرف روانہ کیا اور جب نصر سیار کے پاس پہونچے
تب چند روز نصر سیار نے اوسکی خاطر کی بعدہ وہ فوج ابامسلم کے مقابلہ کو روانہ کی جب
فوج خوارج ابامسلم کے مقابل مین پہونچے تب ابامسلم نے اپنی فوج بہی باہر قلعہ کے
مقابلہ مین عدو کے صف آرا کی ایک روز دونون طرف صف بندی ہوئی اور اول
فوج مخالف سے سہیل بن ذکال کہ یہ بہت بڑا پہلوان تہا میدان مین گیا اور لاف زنی
کرنے لگا ناگاہ صحرا سے گرد اوٹہے اور طرف دونون لشکرون کے رخ گردی کیا جب
وہ گرد قریب آسے تو دیکہا کہ علی کورزاد و محمد کورزاد بخاری قدری سوار دن سے
آسے ہین راوی کہتا ہے کہ بجرد پہونچنے کے علی کورزاد و محمد کورزاد ابامسلم کے پاس گئے
اور ابامسلم سے بیعت کی اور علی کورزاد نے اوسیوقت ابامسلم سے رخصت میدان طلب

ابامسلم نے ہرچند منع کیا اوس بہادر نے نہ مانا اور اجازت لیکر مقابلہ مین سہیل کے گیے
سہیل نے علی کورزاد کو دیکھکر کہا کہ اے کودک کیا تجھکو اپنی زندگی منظور نہین جو میرے
سامنے آیا ہی شاید اجل تیری تجکو یہان لائی ہی بس بہتر ہی کہ تو یہان سے چلا جا کیون
مفت اپنی جان دیتا ہی ابہی تو نے دنیا کا کیا لطف دیکہا ہی علی نے کہا اے سہا دت تو ایسا
پہلوان نامی اور مجہہ طفل سے ایسے کلام کرتا ہی اگر کوئی دانا دیکہے تو یہ کہے کہ یہ پہلوان
ایک طفل کے مقابلہ مین جان بچانیکو اسطرح سے گفتگو کرتا ہی جسطرح جاہل اور کم
زور لوگ باتین کرتے ہین یہ بات سنکر وہ پہلوان غضبناک ہوا اور وار گرز کا علی کورزاد
پر کیا وہ وار اوسکا خالی گیا تو اور زیادہ ذلیل ہوا اور تلوار لیکر حملہ کیا وہ حملہ بہی اوسکا
خالی گیا تب علی کورزاد نے ہاتہہ بڑہا کر ایک طمانچہ سہیل کو مارا کہ چہرہ اوسکا پہر گیا اور
بعد چند ساعت کے مرگیا بعدہ طیفور پہلوان میدان مین آیا علی کورزاد نے اوسکو بہت
رغبت اسلام دلائی وہ کافر مسلمان نہوا اور آمادہ جنگ ہوا الغرض بعد عرصہ چند ساعت
کے وہ پہلوان مستعد پیکار ہوا اور دونون طرف سے وار چلنے لگی جبکہ تمام حربے پہلوان
کے خالی گئے تب علی کورزاد نے اوسکو ایک ہاتہہ تلوار کا مارا کہ مع مرکب وہ پہلوان چار
ٹکڑے ہوگیا اور فوج ابامسلم مین غل مبل علی کا بلند ہوا اور سب نے تعریف علی کورزاد
کی بہت کی بعدہ مومنین نے خوارج پر حملہ کیا اور میدان قضا مین سر کفار ا زدان فرد
ہونے لگی اوسپر بہی سوا ے قضا اور کوئی خریدار اونکا نہوا اور ہزارون خوارج
زیر سم اسپان مومنین دبکے فوت ہوے اور لشکر بقیہ نصر سیار بہاگ گیا مومنون نے
خیمہ وخرگاہ اعدا کو آگ مین جلادیا اور بعد حصول فتح ابامسلم اپنے قلعہ مین گئے اور علی کورزاد
کو خلعت فاخرہ عطا کر کے بڑی تعریف کی اور تمام شیعہ خوش ہوے کہ شکر ہی اللہ کا کہ
ایک طفل کم عمر نے ایسے بڑے نامی پہلوانون کو قتل کیا اور کسینے کہا کہ یہ تائید خدا
و رسول سے فتح حاصل ہوئی ہی الغرض جب فوج کفر بہاگے اور نصر سیار کو خبر مفصل ملا

ہوئی تو ایک آہ جگر خراش کرکے بیہوش ہوگیا جب ہوش مین ہوا ایک نامہ مروان
کو لکھا کہ اب مجکو اپنی فتح سے ناامیدی ہوئی اور خوب مجھکو یقین ہوا کہ میرے اور تیرے
طالع خواب ہین اور ابامسلم کا طالع اوج پر ہے اور دوسرے بات یہ ہے کہ روح یزید
معاویہ مین بھی کوئی طرح کی قدرت نرہے مجکو یقین ہے کہ چند روز مین خراسان پر
ابامسلم کا قبضہ ہوگا لہذا اے شاہ جلد کوئی فکر ایسی کر کہ یہ بلاے ناگہانی دفع ہوے
اور رعایا اوس سے بسر کرے اور ابراہیم و اسحاق دونون بھائی جو کہ عقب سے فوج
دمشق کے نصر سیار کے مدد کو آئے تھے ابامسلم کے طرفدار ہوگئے اطلاعاً لکھا ہے فقط
راوی کہتا ہے کہ جب مروان کو یہ خبر شکست کی نصر سیار سے واضح ہوئے تو مروان
آب دیدہ ہوا اور اپنے وزیر سے کہا کہ پہلوانان شجاع و جنگجویان مانند رانی اور
موسی بن ارقم کو با فوج جرار روانہ کردے راوی کہتا ہے کہ جب وہ پہلوان دربار مین
طلب ہوئے تو مروان سے موسی بن ارقم نے کہا اے شاہ جب تک مین ابامسلم کا
سر نہ لاؤنگا تب تک دربار مین منہ نہ دکھاؤنگا ناگاہ ندائے غیب سے آئی اے
موسی بن ارقم تجکو یہ بھی خبر ہے کہ تیرا کیا حال ہوگا جب تو ابامسلم کے مقابلہ مین جاویگا
ای احمق تو اپنا منہ بند اسیر ایسے کلام نکر ناسے تا وقتیکہ تیری قضا تجکو ترغیب دیکر
جانبِ لیجاتی ہے یہ آواز سنکر تمام اہل دربار حیران ہوئے تب وہ مروان نے حکم دیا
کہ داغول عیار بھی ہمراہ ہو اور بخت آزمائی اصفہانی کی فوج جرار لیکر طرف نصر سیار کے
روانہ ہوئے القصہ سب پہلوان معہ داغول اور فوج کے بعد طے منازل نصر سیار
کے ملک مین پہونچے اور نصر سیار سے کہا اب تک تو نے ایک محتاج ابوترابی کا تدارک
نکیا کہ اوسنے عملداری مروان مین تہلکہ ڈالا ہے نصر سیار نے کہا اور کیا اسبات کا
جواب دون لیکن وقت امتحان تم سب کو معلوم ہوجاویگا الغرض وہ پہلوان نصر سیار
کے یہان مقیم ہوئے اور ابامسلم کو فرخ جاسوس نے سب خبر نصر سیار کے دربار کے

پہونچائی ابامسلم ہوشیار ہو گئے بعدہ زولابی نے کہا یا امیر ابامسلم میری یہ رائے ہے
کہ آپ اپنے فوج لیکر کسی مقام مین خفیہ قیام کیجئے تو مین فوج مخالف کو کسی حیلے سے
لگا لاؤن پھر آپ خاطر خواہ قتل خوارج کا کیجئے گا تا کہ جو سردار تازہ مروان کیطرف
سے آئے ہین وہ بھی مومنین کی تلوار کی چمک دیکھ لیوین کہ غلامان حیدر کرار کیسے
جری و بہادر رہین الغرض امیر ابامسلم نے رائے زولابی کی پسند کی اور فوج مومنین
کو ہمراہ لیکر حسب تجویز زولابی ایک مقام مین قرار کیا اور زولابی اباسلم سے علیحدہ ہو کر
ایک نے ہاتھ مین لیکر بصورت اعرابی طرف فوج مخالف کے روانہ ہوا اور زیر کوہ جاکر
زولابی نے بعد دستی نے کو بجایا سب خوارج آواز نے سنکر نہایت مشتاق ہوئے اور
زولابی کو اپنے پاس طلب کیا جبکہ زولابی فوج عدو مین گیا خارجیون نے پوچھا
کہ تو کون ہے اور کہان سے آتا ہے زولابی نے کہا مین کوہی ہون اور اوقات میرے
مسافرون سے بسر ہوتی ہے جو کوئی ادہر آتا ہے میرے نے سنکر مجھکو انعام دیتا ہے جس سے
میری بسر اوقات ہوا کرتی ہے لیکن چند روز سے مین حیران ہون جب سے ابوترابی
اس جگہ مین وارد ہوئے ہین بخوف اونکے کوئی مسافر ادہر نہین آتا ہے اہل قافلے
راہ کو کاٹ کر عقب کوہ سے جاتے ہین میرا رزق بند ہو گیا ہے خوارج نے کہا اچھا تو اب
نے بجا چنانچہ زولابی نے روبروے خوارج اسطرح خوش الحانی سے نے بجائے
کہ سب سردار فوج خوش ہوئے اور سب نے اعلی قدر رتبہ زولابی کو انعام دیا
اور پھر یہ پوچھا کہ تجھے کچھ معلوم ہے کہ ابوترابی اس کوہ مین کہان ہین زولابی بولا یہان سے
قریب ہین اور بڑے غافل ہین کہ اول شب سے تا صبح صادق سب لوگ ایسے بیخبر
خواب مین رہتے ہین کہ کسی کو اپنے جسم کی خبر نہین رہتی اگر تم میرے ہمراہ چلو تو میرا
دلی تمنا ہے ... سرداران خوارج بولے شام کو تو ہمکو وہان پہونچا دے تجکو انعام
بیشتر دینگے زولابی نے وعدہ شام کا کیا اور تمام روز کوہ مین بسر کی جب شام ہوئی تو

زولابی فوج عدو کو اپنے ہمراہ لیکر درۂ کوہ کیطرف روانہ ہوا اور اسقدر بیہیر کے
راہ سے لیگیا کہ چلتے چلتے فوج خوارج تہک گئی اور زولابی سے سرداروں نے کہا
کہ کب تک منزل مقصد پر پہونچےگی زولابی بولا قریب ہی وہ مقام جسکی تم جاہان
ہوکر آئے ہوئے کہکر اونسے کہا کہ تم یہان ٹہرو اب مین جاکر دیکہہ آؤن کہ کسقدر تمہارے
اونکے فاصلہ رہ گیا ہی الغرض زولابی وہان سے چلا اور امیر ابامسلم کے پاس گیا
اور کثرت فوج عدو کی تعداد بیان کی اور کہا مین جاتا ہون اور عین تمہارے
زد پر اونکو لگائے لاتا ہون یہ کہکر زولابی روانہ ہوا اور فوج خوارج سے جاکر کہا
جلد چلو ابوترابی یہان سے بہت قریب ہین مگر اپنے پشت کیطرف سے خبردار رہنا
القصہ فوج عدو ہمراہ زولابی جبکہ ابامسلم کی زد پر پہونچے تب زولابی نے بذریعہ آواز
نے ابامسلم کو خبردار کیا اور امیر ابامسلم دفعتاً معہ مومنان جرار فوج اعدا پر حملہ آور ہوئے
اور بیدریغ خوارج کو تہہ تیغ کیا راوی کہتا ہی کہ ابامسلم نے اوس تاریکی شب مین اسطرح
کفار کو قتل کیا جیسے روز قربانی گوسفند وغیرہ کو اہل اسلام ذبح کرتے ہین خلاصہ یہ کہ ہزارہا
خارجی رات کو مارے گئے اور امیر ابامسلم اوسے تاریکی مین وہان سے روانہ ہوئے اور
خوارج آپسمین باہمدگر فوج مخالف کے دہوکے مین لڑتے رہے اور یہ قدرت خدا
دیکہئے کہ بعد روانگی ابامسلم کے ہر چہار طرف کوہ سے رات کو یہ آواز آتی تھی کہ مارو ان
خارجیون کو اور خوارج اس آواز کے دہوکے مین آپسمین لڑتے تھے اور باپ پسر کو
اور بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا آخرش یہانتک نوبت ہوئی کہ قریب پندرہ ہزار آدمی
کے فوج عدو مین قتل و زخمی ہوگیا اور جب صبح ہوئی تو اپنے اپنے لوگون کو پہچانا
اور آپسمین نادم ہوئے کہ افسوس ہی کہ ہمنے اپنے ہاتھہ سے اپنے عزیزون اور
دوستون کو قتل کیا اور ایک بہی ابوترابی ہمارے ہاتھہ سے قتل نہوا اور جب روشنی
دن کی زیادہ ہوئی تو خارجیون نے اپنے مردے زخمیون سے علیحدہ کرکے جہنم واصل کئے

اور سب فوج بقیہ ایک مقام مین جمع ہوے اور اپنے سردارون کے سامنے ہر چہار
طرف سے آکر حاضر ہوے راوی کہتا ہی کہ جب دن ہوا اور فوج خوارج بقیہ ایک
جا ہوے تو محتاج بن ہانی اور نیکوان پہلوانان نے امیر اباسلم کو یہ پیام بھیجا کہ اے
اباسلم ہمارے دل مین بڑی آرزو یہ ہی کہ ہمارے تمہارے سے میدان مین ہنرآزمائے
ہووے جسکی تقدیر اچھی ہوگی اوسکی فتح ہوگی اور جسکی طالع خراب ہوانگے وہ
شکست پاویگا القصہ امیر اباسلم یہ پیام سُنکر فوراً امادہ جنگ ہوے اور بہت قلیل
مومنین کو ہمراہ لیکر مقابل مین محتاج کے آئے اور سرداران خوارج نے اپنی فوج
صف بستہ کرکے حکم دیا کہ سب لشکر ہمارا تماشا دیکھے الغرض اول محتاج نے اپنا گھوڑا
بڑھایا اور روبروے اباسلم کے جاکر یہ کہا کہ اے جوان مینے تیری سپاہ گری کی
بہت تعریف سُنی ہی مجکو بڑا حوصلہ ہی کہ میرے و تیرے تنہا جنگ ہووے اباسلم یہ سُنکر
آمادہ لڑائی ہوئی اور دونون طرف سے وار چلنے لگے جبکہ کوئی وار کسیکا کارگر
نہوا تو محتاج نے اباسلم سے کہا کہ اے جوان ہاشمی اب مجکو کمال شوق کشتی کا تیری
ساتھہ ہے اباسلم یہ سُنکر آمادہ کشتی ہوے اور دونون فوجین بھی دور سے دیکھنے لگین
کہ تہوڑے عرصہ کے بعد اباسلم نے اوس دیو خصال کو زمین سے بلند کیا اور چند دفعہ
اپنے سر پر اوسکو تصدق کیا بعدہ اوس سے سوال کیا کہ اب بہی تو ایمان لاوے
تو زندہ تجھے چھوڑدونگا وہ ظالم بولا کہ میرے دلکو گوارا نہین کہ دوستی ابوتراب کی
خلاف وضع اپنے بزرگون کے قبول کرون اور تمام قوم اور قبیلہ میرا مجہپر طعن کریگا
کہ خوف سے جان کے یزید کے طرفداری سے منہ پھرایا راوی کہتاہے کہ جب یہ کلام
اوس بدانجام نے کہا امیر اباسلم کو غیض طاری ہوا اور کہا مین مجبور ہون تیری
تقدیر مین آتش جہنم کی سوا اور نہین کچھہ کاتب قدرت نے لکھا ہے خیر اب دیکھہ زور
و طاقت تمام حیدر کرار کے یہ کہکر اباسلم نے اوسکو زمین پر اس زور سے مارا کہ تمام

اوستخوان بدن اوس ناپاک کے چور ہوگئے اور دونون فوجوں مین ابامسلم کے زور طاقت
کی دہوم ہوے اوسے یہ حال دیکھکر نیکوان پہلوان فوج خوارج سے نکلا اور میدان مین
آکر کہا کہ اے ابوترابی تو نے غضب کیا کہ میرے روبرو ایسے پہلوان زبردست کو مارا
اب مین کب تجھے زندہ وسلامت چھوڑتا ہون تو نے مجھے مردان کو منہ دیکھانے کے
قابل نرکہا کہ مردان کو کیا جواب دونگا یہ کہکر نیکوان نے گرز گران کا وار کیا ابامسلم نے
مثل پہول گرز اوسکا چھین کر زمین پر پہینک دیا تو وہ لعین تیغ بکف ہوا ابامسلم نے
اپنے تبر کو جلوہ دیا اور وار اوسکا خالی دیکر ابامسلم نے ہاتھہ اپنا روک لیا اور یہ کہا کہ
پہلوان مجھے افسوس ہی اس بات کا کہ تجھہ سا پہلوان نامی کو یکدم مین میرے ہاتھہ
سے قتل ہو کر جہنم مین جاویگا بہتر یہ ہی کہ تو اب توبہ کر کفر سے اور مذہب حق
اختیار کر وہ بولا اے طفل میرے اور تیرے بزرگ ہمیشہ مذہب کیواسطے لڑتے
رہے اور کبھی مذہب ابوتراب میرے بزرگون نے قبول نہ کیا تو مین اب کیونکر
خلاف بزرگون کے تیرے سوال کو منظور کرون اور کیا وجہ ہی کہ مین تجھ ایک طفل سے
آج خوف کہاؤن اگر روح یزید یہ میرے معین ہی تو کوئی ساعت مین تجکو زیر کرتا ہون
راوی کہتا ہی کہ جو ہین نام یزید اوس خارجی کے دہن سے نکلا ابامسلم نے فوراً نوک
تیغ سے زبان اوسکی نکالی کہ منہ سے بات کرنا دشوار ہوگیا او مثل گونگی کے اشارہ کرنے
لگا اور نادم ہو کر تیغ کا وار ابامسلم پر پہر گیا امیر ابامسلم نے یا حیدر کرار کہکر تلوار
اوس نابکار کی خالی دی اور کہا خبردار اب وار میرا روک یہ کہکر تبر کو جلوہ دیا آنکہین
اوسکی بند ہوگئین اور ایک ہی وار مین دو ٹکرے اوس لعین کے ہو کر زمین پر گر پڑا
اور پاس یزید کے جہنم مین سیدہا گیا پھر تو مومنین نے خوارج پر حملہ کیا اور اسقدر کفار
کو مارا کہ تمام میدان خون کفار سے سرخ ہوگیا اکرم بچ دمشقی اور ہمراہی نصر سیار جو بقیہ رہے فرار ہوے
اور نصر سیار حال شکست فوج سنکر پریشان ہوگیا اور کہا اب میری سلطنت کو زوال

ہوا کہ افسوس نیکوان سا پہلوان ابا مسلم کے ہاتھہ سے مارا گیا تو اب کون ہی جو تاب مقابلہ ابا مسلم
کی لاویگا یہ کہکر خاموش ہو گیا کہ ایک شخص دربار نصر سیار مین بولا کہ اے شاہ تو رنجیدہ نہو
تیرے امداد کو بخت آزمائی پہلوان مردان کا ہمراہ داغولی آیا ہی وہ ایک سب ابو ترابیون
پر کافی ہوگا اور ساٹھہ ہزار فوج جرّار اوسکے ہمراہ دمشق سے آئی ہی اب کیا خوف ہی ابا مسلم
کا راوی کہتا ہی کہ ابھی یہ ذکر دربار نصر سیار مین تہا کہ داغولی نصر سیار کے پاس آیا اور
کہا کہ اب خلاف رائے میرے جنگ نکرنا اور مین ایک کام کو جاتا ہون یہ کہکر داغولی
بصورت حاجی دربار ابا مسلم مین گیا اور چند خرمے ابا مسلم کے حضور مین پیش کئے
اور کہا یہ تبرک ہے کعبہ کا نوش فرماے ابا مسلم نے وہ خرمے لیکر تمام محفل مین
تقسیم کئے اور چند دانہ خرمے اپنے ہاتھہ مین لیکر چاہا کہ کھاوین کہ ایک آواز غیب سے
ابا مسلم کے کانمین آئی خبردار ہاتھہ کو روک لے ابا مسلم نے جب ہاتھہ اپنا روک لیا
تو سب اہل دربار نے وہ خرمے نہ کہاے کہ اوسی وقت زولابی باہر سے آیا اور دیکھا
کہ دربار مین ایک حاجی بیٹھا ہی زولابی نے اوسکے قریب جاکر دہاڑہی عملی اوسکی اکھاڑی
اور کہا یا امیر مسلم یہ ہے داغولی ہی نطفہ حرام عیار مروان کا تمہارے قتل کے واسطے
آیا تہا خدا نے تمکو بچایا یہ حال دیکھکر داغولی شرمندہ ہوکر کہنے لگا یا امیر ابا مسلم تم
خوش تقدیر ہو کہ اسوقت میرے ہاتھہ سے بچ گئے ابا مسلم نے کہا اگر تو کوئی خیرخواہی
کرے تو مین تجھکو آزاد کرون داغولی بولا یا امیر آپ اگر میرے ہمراہ اسوقت زولابی کو
کرین تو مین چار گہوڑے طویلہ ہانی بن نہی زنل طویلہ عقیل کے ہی آپ کو لادون نلابی
بولا یا امیر آپ اسکو نظر بند رکھین جب تک مین اون گہوڑون کو نہ لاؤن امیر ابا مسلم
نے داغولی کو قید کیا اور زولابی روانہ ہوا تہوڑے عرصہ مین زولابی فوج ہانی
بن نہی مین بصورت سائیس کے گیا اور میر آخور داروغہ طویلہ ہانی کو جاکر سلام کیا داروغہ
نے پوچھا تو کون ہی زولابی بولا مین سائیس ہون بن مقہم کا جب سے وہ مارا گیا مین

بیکار ہون داروغہ نے زولابی کو فوراً نوکر رکھا روز دوم زولابی نے کہا داروغہ صاحب
یہ چہار گھوڑے خاص سواری حاکم کے ہین اور نہایت بے مرمت گرد آلودہ مین یہ گھوڑے
کس سائیس کے حوالہ ہین داروغہ بولا سائیس ان کے دو تین روز سے بیمار ہین یہ وجہ ہے
خرابی گھوڑون کی زولابی بولا مجھے حکم ہوے تو مین دریا سے صاف کرلا دون
داروغہ نے کہا اچھا لیجا الغرض زولابی تنہا وہ چہار گھوڑے لیکر طرف دریا کے
روانہ ہوا اور جب دریا پہ پہونچا گھوڑون کو خوب اچھی طرح سے صاف کیا بعدہ
دریا سے لیکر طرف ابا مسلم کے روانہ ہوا جب دو کوس لے گیا تو ایک شخص ملازم
ہانی نے کہا اے سائیس یہ گھوڑے کہان لیئے جاتا ہی زولابی نے کہا جسکا مال ہی
اوسکے پاس جاتا ہی وہ شخص بولا کون مالک ہی انکا زولابی بولا امیر ابا مسلم مالک ہی
وہ آدمی حیران ہوکر پاس داروغہ میراخور کے گیا اور یہ حال بیان کیا داروغہ نے
اوسے وقت چند سوار اپنے ہمراہ لیئے اور روانہ ہوکر راہ مین زولابی کو روکا زولابی
بولا اے داروغہ تو بڑا نادان ہی ذرا دل مین انصاف کر کہ یہ گھوڑے کس نسل اور
قوم کے ہین اور اصلی مالک انکا کون ہی اے غافل یہ گھوڑے نسل طویلہ عقیل سے ہین
زمانہ مین نایاب ہین انکا نظیر ممکن نہین اور تم خوارج کہان سے لاے اصل حال یہ
ہی کہ جب جناب مسلم وصاحب زادہاے مسلم کوفہ مین شہید ہوے تب کفار نے
اسپ مسلم کو اپنے قبضہ مین کیا یہ گھوڑے اوسے نسل مین ہین اور اب حقدار
انکا ابا مسلم ہی یہ کہکر زولابی نے باگ گھوڑونکے سنبھالی اور کہا اے داروغہ خبردار
مین جاتا ہون زولابی ایک اسپ پر سوار ہوا بقیہ گھوڑے ہمراہ اپنے لیکر روانہ
ہوا ہر چند خوارج نے پیچھا کیا زولابی کو نپایا تب مایوس ہوکر واپس گئے اور زولابی
خوش وخورم امیر ابا مسلم کے حضور مین مع گھوڑے پہونچا اور وہ گھوڑے ابا مسلم
کو نظر دیئے ابا مسلم بہت خوش ہوے اور زولابی کو گلے سے لگایا اور انعام دیا

اور داغولی کو ابا مسلم نے قید سے آزاد کیا راوی کہتا ہے کہ داغولی قید سے رہا ہوکے
نصر سیار کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا نصر سیار رنجیدہ خاطر ہوا تب داغولی نے
کہا اے شاہ تو غم نکر اب مین بہت اچھا بندوبست کرونگا اور ابوترابیونکا نام و نشان باقی
نہ رکھونگا الغرض نصر سیار خاطر خوش ہوا روز دوم نصر سیار کے اجازت سے ہانی پہلوان
معہ فوج ابا مسلم کے مقابلہ کو گیا ابا مسلم نے بھی صف آرائی کی الغرض صبح سے تا شام جنگ
ہوئی شام کو تمام موقوف پچیس سردار ابا مسلم کے زخمی ہوے اور تین تن شہید
ہوے اور خوارج کیطرف قریب دو ہزار کے زخمی اور قتل ہوے روز دوم
پھر جب صف آرائی ہوئی تو خوارج سے بخت آزمائی پہلوان نکلا ابا مسلم کیطرف سے
ابراہیم موصلی میدان مین آیا ابراہیم کی گھوڑیکا پاؤن ایکغار مین جا پڑا ابراہیم قید ہوگیے بعدہ اسحاق مومن
ابا مسلم کیطرف سے نکلے وہ بھی قید ہوگئے شام کو جنگ موقوف ہوئی روز دوم پھر بخت آزمائی نے میدان مین ابا مسلم کو
طلب کیا امیر مسلم میدان مین آئے جنگ کی بعد عرصے کے ابا مسلم نے نام علی لیکر بخت آزمائی کو زین سے بلند کیا اور
چاہا زمین پر ماریں بخت آزمائی نے کہا صدقہ نام علیکا ابھی ٹھہر جا ابا مسلم نے اوسکو زمین
پر رکھدیا وہ بولا اے ابا مسلم ابوتراب کون ہین ابا مسلم نے کہا اے جوان ابوتراب
نام علی ابن ابیطالب کا ہے اور ابا مسلم نے معنی ابوتراب بیان کیے بخت آزمائی نے
توبہ کی اور مذہب شیعہ اختیار کیا اور ابا مسلم سے کہا کہ ابھی مین جاتا ہون وہان سے
بندوبست کرکے معہ اپنے قوم کے پھر حضور مین حاضر ہونگا الغرض بخت آزمائی
ابا مسلم سے رخصت ہوکر اپنی فوج کے طرف روانہ ہوا اور وقت شب بخت آزمائی
نے لشکر ہانی پر شب خون مارا اور صدہا خوارج کو قتل کرکے اور بہت مال خوارج کا لیکر
امیر ابا مسلم کے طرف گیا اور سب حال بیان کیا ابا مسلم خوش ہوے راوی کہتا ہے
کہ جب بخت آزمائی رات کو طرف ابا مسلم کے گیا اور صبح ہوئے تو نصر سیار نے
صف آرائی کی ابا مسلم نے بھی صف مومنین کو میدان مین آراستہ کیا کہ ایکبار نصر سیار

کیطرف سے پہلوان طفیل گردن نشین اور قاموس شیر شکار پہلوان نکلے ابا مسلم کیطرف سے مومنین نکلکر مقابل ہوئے
شام تک جنگ رہی کوئی فتحیاب ہوا اور دونون لشکر اپنے اپنے مقام مین گئے روز دوم صبح کو پھر دونون
لشکر میدان مین آئے صف خوارج سے اول ہانی خود میدان مین آیا راوی کہتا ہے
کہ جب ہانی جنگاہ مین گیا تو مومنین کو اوسکا طول قامت دیکھکے یہ گمان ہوا کہ یہ
کوئی آدمی نہین ہے بلکہ دیو ہے الغرض جبکہ وہ دیو خصال میدان مین گیا تو جاتی ہی
آواز دی کہ اے ابو ترابیو کہان ہے تمہارا سردار ابا مسلم اسوقت میرے سامنے آوے
تو مین جانون کہ بہت بڑا بہادر ہے ابا مسلم یہ کلام اوسکا سُنکر اپنی فوج سے نکلکے اوسکے
روبرو آئے راوی کہتا ہے کہ جب ابا مسلم میدان مین پہونچے تو ہانی پہلوان جو کہ
نشانی شیطان کے تہا ابا مسلم سے کہنے لگا کہ اے جوان اگر تو میرے ہمراہ مروان
کے پاس چلے اور دوستی یزید و مروان کے قبول کرے تو بہت بڑا رتبہ تجھکو
حاصل ہوویگا اور اگر میری نصیحت تو قبول نہ کریگا تو ضرور میرے ہاتھہ سے
کوئیدم مین مارا جاویگا القصہ ابا مسلم یہ کلام ہانی کا سُنکر کہنے لگے کہ اے کافر
اپنی زبان بند کرلے ایسا نہووے کہ کوئی مومن تجکو ہلاک کرے اور آگاہ ہو کہ
مین ایک ادنی غلام حیدر صفدر کا ہون تیرے دام فریب مین ہرگز نہ آونگا اور
کوئی ساعت مین تجکو پاس یزید کے جہنم مین پہونچاؤنگا اور تو دعوی باطل تیرا تجھے
ندامت دیکھا ویگا الغرض ابا مسلم نے کلام تمام نہ کیا تہا کہ ہانی نے گرز گران بار اپنا
امیر ابا مسلم کو مارا ابا مسلم نے وہ گرز گران اوسکے ہاتھہ سے چھین لیکر زمین پر پھینک
دیا تب اوسنے نیزہ ابا مسلم کو مارا وہ وار بہی اوسکا خالی گیا پہر تو نوبت تلوار کے
پہونچی ہرچند اوسنے تدبیر کی ابا مسلم کے ایک تن مو کو ضرر نہ پہونچا بعدہ اوس پہلوان
نے ایک چوب دست گران ابا مسلم کو مارے کہ ایک شانہ ابا مسلم کا زخمی ہو گیا اور
ابا مسلم کو غش طاری ہوا اور گہوڑا ابا مسلم کو صحرا کیطرف لے گیا اور فوج مومنین

قلعہ بند ہوے اور ہانے اپنی جگہہ مین گیا راوی کہتا ہی کہ جب ابا مسلم زخمی ہو کر صحرا مین
گئے تو وہان ایک درخت کے نیچے گھوڑے نے اوتار دیا ابا مسلم حالت غش مین
پڑے تھے کہ جناب علے مرتضی اقوت بازوے جناب محمد مصطفے بالین ابا مسلم پر
تشریف لائے تب ابا مسلم نے آنکھہ کھول دی جناب حیدر کرار نے فرمایا کہ اے ابا مسلم
تونے کلمہ لاف زنی راش کو منہ سے نکالا تھا اللہ تعالے کو وہ کلام تیرا ناگوار ہوا
اوسکے پاداش مین تو زخمی ہوا ہی اب آیندہ تکبر نہ کرنا نہین تو بہت خراب ہوگا اور
بلا اعانت خدا کوئی کام نہو گا بعدہ حضرت نے لعاب دہن زخم ابا مسلم پر لگا دیا وہ
زخم اچھا ہوگیا اور حضرت وہان سے غائب ہوگئے اور ابا مسلم وہان سے طرف اپنے
قلعہ کے روانہ ہوے راوی کہتا ہی کہ جب ابا مسلم زخم کھا کر صحرا کیطرف گئے
تو روز دوم صبح کو فوج خوارج نے چہار طرف سے قلعہ کا محاصرہ کیا اور مومنین اندرون
قلعہ تنگ ہوے اور درگاہ خدا مین دعا کی کہ ناگاہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی اور جب
وہ گرد قریب قلعہ کے پہونچی تو معلوم ہوا کہ ابا مسلم تشریف لاے اور طرف ہانی
کے خطاب کیا کہ اے دشمن آل رسول مین تیرے واسطے ملک الموت ہون تیار
ہو ہانی نے پھر وار اوسے چوب دست کا کیا ابا مسلم نے تلوار سے اوسکو قطع کیا
پھر تو وہ کافر غضب ناک ہوگیا پے در پے وار کرنے لگا اور ابا مسلم ہنسکر اوسکے وار رد
کرنے لگے اور فرمایا کہ ایسے بہادری پر دعوی سپہ گری کا رکھتا ہی اور لاف زنی یہ
کرتا تھا کہ جناب علی ابن ابیطالب ہوتی تو اونسے مقابلہ کرتا اے ظالم مین ایک ادنا
غلام اونکا ہون اب مجھہ سے پہلے اپنے جان بچالی تب مین جانون کہ تو بہادر ہی
یہ کہکر ابا مسلم نے تبر کو جلوہ دیا اور ایک وار مین ہانی اور اسپ کو چار ٹکڑے کیئے
اور فوج عدو نے ابا مسلم کے زور و قوت کی تعریف کی اور ابا مسلم معہ یاران
خود معروف کارزار ہوے اور ہزارون خارجی مارے گئے بقیہ فوج مفرور ہوگئے

ہانی کا تمام مال مومنین نے لوٹ لیا نصر سیار نے ایک آہ جگر خراش کی اور رونے
لگا مصاحب اوسکے سمجھانے لگے اور مروان کو نامہ لکھا کہ کوئی لڑائی مین ابامسلم
پر فتحیاب نہین ہوتا ہون اور روز بروز ابوترابی طاقت دار زیادہ ہوتے جاتے
ہین تیری کیسی بڑے بڑے پہلوان ابامسلم کے ہاتھ سے مارے گئے کہ جنکا کوئی نظیر
نہ تہا اب مجکو امید فتح کے نرہی راوی کہتا ہے کہ جب نامہ نصر سیار مروان کو پہونچا مروان
فکرمند ہوا اور اوسنے عتبہ بن اسماعیل اور شیرو روئین تن کو معہ فوج کثیر دمشق سے
مروان نے نصر سیار کے پاس روانہ کیا اور جب وہ سردار قریب ملک نصر سیار کے
آئے تو نصر سیار خود اونکے پیشواے کو ایک منزل تک گیا اور اپنے ہمراہ لاکر چند روز
خاطرداری کے بعد ہمراہ خواجہ سہیلان دونون سرداروں کو معہ فوج طرف
ابامسلم کے بہیجا الغرض جب کہ میدان مین صف آراے ہوئی اول میدان عتبہ بن
اسماعیل آیا ابامسلم نے تیر سے اوسکو قتل کیا بعدہ شیرو روئین تن نکلا اور ابامسلم کا
سامنا ہوا ابامسلم نے اوسکو کمند مین گرفتار کیا بعدہ مسلمان آیا اور خواجہ سہیلان نے
تمام اسباب و مال عتبہ کا حوالہ ابامسلم کردیا اور روتے ہوے نصر سیار کے پاس گئے
اور شیرو روئین تن نے ابامسلم سے کہا کہ ابہی مین جاتا ہون عیال کا بندوبست کرکے
پہر حاضر ہون گا ابامسلم نے اوسکو رخصت کیا جبکہ شیرو روئین تن ابامسلم سے
رخصت لیکر نصر سیار کے پاس گیا وہان خواجہ سہیلان کو دیکہکر کہا اے نصر سیار
خواجہ نے سب مال عتبہ کا حوالہ ابامسلم کردیا ہے اور یہ بیان اونکا غلط ہے کہ لٹ گیا
یہ بات سنکر نصر سیار نے خواجہ کو قید کیا نصر سیار کے وزیر نے ابامسلم کو خفیہ لکہا کہ
خواجہ سہیلان تمہارے دوستی مین قید ہوے کوئی صورت رہائی کی نکالئے پیدا
کرو ابامسلم یہ حال سنکر رنجیدہ خاطر ہوے اور اپنے دربار مین کہا کوئی خواجہ
سہیلان کو رہا کر لاوے تو مین انعام دونگا یہ کلام ابامسلم کا سنکر ہستی دلبند

حبشن مادر عیاران نے کہا مین جاتی ہون یہ کہکر روانہ ہوئی اور مروشاہجہان مین جاکر
مسماۃ اسماکے گہر مین مقیم ہوے اور اسماسے مشورہ رہائی خواجہ مین کیا اسمانے کہا
داروغہ محبس میرا دوست ہی مین کوئی تدبیر کرونگی خاطر جمع رکہو روز دوم اسماحلوہ
مین بیہوشی شریک کرکے ہمراہ ستی داروغہ محبس کے پاس گئی اور حلوہ سب کو تقسیم
کیا داروغہ نے معہ محافظان کے کہایا وہ سب بیہوش ہوے ستی نے خواجہ کو رہا کیا
اور خواجہ کو تلوار وغیرہ دی اور اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور اسما وہان سے
اپنے گہر گئی جبکہ خواجہ وہان سے روانہ ہوے اور دروازہ شہر پر پہونچے تو دیکہا
کہ دروازہ شہر پناہ بند ہی القصہ بذریعکند خواجہ دروازہ دیوبند سے باہر نکلے اتفاقا
راہ مین داغولی سے سامنا ہوا خواجہ نے چند آدمی ہمراہی داغولی کو قتل کیا اور
داغولی بہاگ کے نصر سیار کے پاس گیا اور حال رہائی خواجہ بیان کیا اور خواجہ سلامت
ابامسلم پاس پہونچے راوی کہتا ہی کہ نصر سیار مایوس ہوکر قلعہ مین بیٹھہ رہا کہ جب کبہی
موقع ہوگا تب پہر مصروف جنگ ہونگا ناگاہ ایک وزیر دمشق سے اسد مرو رزی وعبد اللہ مرو رزی
دونون بہائی پہلوان مردان کیطرف سے نصر سیار کے پاس معہ فوج آئے
اور کہا ہمکو شاہ نے تیری کمک کو بہیجا ہی تو ہمکو بتادے کہ وہ ابوترابی کہان ہی
جو دشمن ہی ہمارے بادشاہ کا نصر سیار نے ہمراہ داغولی دونون کو طرف ابامسلم
کے روانہ کیا جبکہ فوج خوارج معہ سرداران مذکور امیر ابامسلم کے مقابلہ مین پہونچے
اور ابامسلم کو بہی خبر ہوئی تب ابامسلم نے بہی اپنی فوج بمقابلہ فوج خوارج صف آرا
کی اور ابہی جنگ نہ ہوئی تہی کہ ناگاہ میدان سے گرد پیدا ہوئی جبکہ وہ گرد قریب
آئی تو دیکہا کہ شاہ عباس زنجی ومظفر سرخشی اور جان فیروز سرخشی ابامسلم کیطرف
آئی اور ابامسلم سے بیعت کی اور لشکر ابامسلم مین ابہی کمر بہی اونہون نے نہ کہولی
تہی کہ فوج کفار سے اسد مرو رزی میدان مین نکلا اور مومنین کو پکارا کہ ہی کوئی

جو میرے مقابلہ مین آوے یہ آواز سنکر شاہ عباس ابامسلم سے اجازت لیکر میدان مین
آئے اور اوس خوارج سے مقابلہ ہوا بعد چند ساعت کے شاہ عباس نے اسد مروزی
کو زین اسپ سے اوٹھالیا اور کہا مسلمان ہو وہ کافر راضی نہوا شاہ عباس نے
اوسکو قتل کیا بعدہ عبداللہ مروزی بھائی اسد مروزی کا میدان مین نکلا
ابامسلم کیطرف سے مظفر سرخشی نکلے عبداللہ نے کہا مظفر سے کہ اپنا حسب نسب
مجھسے بیان کرتا کہ گمنام میرے ہاتھہ سے مارا نہ جاے مظفر نے کہا مین ایک ادنا غلام
ہون رکرار کا مظفر نام ہون الغرض دونون طرف سے وار چلنے لگے اور عبداللہ
بہت بڑا نامی پہلوان تہا اور تجربہ کار تہا اور مظفر کم عمر نا تجربہ کار تہا عبداللہ نے پہلے مظفر کا گھوڑا مارڈالا
مظفر پیادہ ہوا اور غصہ مین ہوگیا اور عبداللہ گینڈے پر سوار تہا مظفر نے ایسا
ہاتہہ تلوار کا مارا کہ عبداللہ اور گینڈے کے چار ٹکڑے ہوے اور مظفر نے
نعرہ تکبیر بلند کیا اور فوج مخالف پر حملہ کیا اور صدہا خوارج قتل کئے باقی خارجی فرار ہوے
ابامسلم نے مظفر کو بغلگیر کیا راوی کہتا ہی کہ جب خبر شکست نصر سیار کو ہوئی نصر سیار
بہت رویا اور قلعہ سے باہر نکلا الغرض جبکہ مومنین فتحیاب ہوے اور امیر ابامسلم
دربار مین بیٹھے تو ایکبار ابامسلم کے نگاہ دست راست پر پڑی تو دیکھا کہ انگوٹھی
ہاتہہ مین نہین ہی ابامسلم کو یہ گمان ہوا کہ شاید کہین میدان مین میرے انگوٹھی
گر پڑی ہے ابھی ابامسلم کو خیال گم ہونے انگوٹھی کا ہوا تہا کہ ناگاہ جان فیروز
دربار مین آیا اور ابامسلم سے عرض کیا کہ غلام سے ایک بے ادبی ہوئی ہی کہ انگوٹھی
حضور کی ہاتہہ سے نکال لیگیا اور آپکو مطلق خبر نہوئی یا امیر ایسی غفلت اچھی نہین ہے
اور فدوی اسس کام عوض مین امیدوار ہی مجھکو عہدہ سرداری جاسوسان
لشکر اسلام مرحمت ہوے ابامسلم نے کہا یہ عہدہ خاص سعید زدلابی کے
واسیطے بحکم امام عالیمقام مقرر کیا گیا ہی اب مین مجبور ہون جان فیروز نے

کہا مجھسے اور زرولابی سے کوئی روز مقابلہ کرایا جاوے تو معلوم ہوجاوے کہ کون غالب
ہی ابامسلم یہ بات سنکر فراموش ہو رہے کوئی جواب ندیا خلاصہ یہ کہ جان فیروز لعبوت
حاجی صحرا مین گیا اور زرولابی بہی حسب عادت گشت کو اوسی طرف گیا زرولابی کو
پیاس معلوم ہوئی تو دیکہا کہ ایک حاجی کے پاس پانی ہی زرولابی نے حاجی سے سوال پانی کا
کیا حاجی نے پانی دیدیا زرولابی بمجرد پینے پانی کے بیہوش ہوگیا جان فیروز
نے زرولابی کو پشتارہ مین باندہا وہانسے شہر کے اندر گیا اور وہان قمارخانہ مین
جاکر داغولی کو بیہوش کرکے دونون پشتارہ لیکر روانہ ہوا راہ مین جان فیروز پیاسا
ہوا تو ایک دوغ فروش سے قدرے دوغ طلب کرکے نوش کیا جوہین دوغ
حلق سے نیچے اوترا وہین بیہوش ہوگیا رآدمی کہتاہی کہ وہ دوغ فروش ابونصر شب
تہا چنانچہ ابونصر شب رو ان سب کو باندہ کر لیچلا اثنا ہی راہ مین ایک عورت جنّ سے
ملاقات ہوے جنّ نے چند خرمے تبرّک کی ابونصر شب رو کو دی وہ خرمے کہاتے ہی
بیہوش ہوگیا وہ جنّ ستی دغلباز تہی الغرض جنّ سب کو حضور مین ابامسلم کے لاے اور
ہوشیار کیا سب عیار نادم ہوے اور زرولابی نے ابامسلم سے عرض کیا یا امیر داغولی
مجکو عنایت ہوے کہ مین اسکو فروخت کردن مین آج کل مفلس ہون ابامسلم نے
داغولی کو حوالہ زرولابی کے کردیا زرولابی نے اپنی صورت بدلکر آپ کو داغولی
بنایا اور داغولی کو ہمشکل اپنا تیار کیا اور نصرسیار کے پاس لیجاکر کہاکہ یہ زرولابی
ہی عیار ابامسلم کا بڑی تدبیر سے اسی قید کر لایا ہون آج مجہے انعام مرحمت ہو
نصرسیار نے انعام دیا وہ انعام لیکر وہان سے روانہ ہوے اور اہل دربار نے
زرولابی سمجھکر مار پیٹ خوب کی جبکہ بیہوشی اوتری اور داغولی ہوشیار ہوا تو
فریاد کی کہ اے شاہ مین داغولی ہون بے قصور مارا جاتا ہون پہلے تو کسی کو
یقین نہوا اور زیادہ زدوکوب کی جب کہ حال داغولی کا دگرگون ہونے لگا اور

بعض شخص نے تدبیر جاکر آواز پہنچائی تب معلوم ہوا کہ دراصل یہ داغول ہی
آفریش منہ اوسکا دہو دیا گیا تب صاف معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک فریب زدلابی کا
تہا نصر یار نے داغول کے خاطر کے اور قصور اہل دربار کا معاف کرایا اور داغول نے
کے علاج درد بدن مین مصروف ہوا اور ابوتراب یون کے عیاری اور بہادری
وغیرہ کی بہر خوارج تعریف کرنے لگا اور نصر سیار نہایت عاجز ہو گیا اور عقل اوسکی
گم ہو گئی اور نہایت متفکر ہو کر ہر ایک اہل دربار سے کہتا تہا کہ یارو اب مین بار بار
بارکس منہ سے مردان کو احوال اپنے شکست کا لکہون اور کیونکر اپنی تباہی آخر
اظہار کردن مجہے اب شرم آتی ہی لوگون نے نصر سیار کے تسکین کی کہ جنگ وجدال
مین قدیم سے ہوتا آیا ہی کہ جب تک طالع خراب ہین تب تک سوائے شکست بڑے
بڑے خرابیان شاہون پر ہوتی آئی ہین جس روز اقبال یاوری کرے گا سب کام بگڑا ہوا
بن جاوے گا لیکن چاہیے کہ انشرحی نہ چہوڑے اور ہمت نہ ہارے۔

بیان احوال عیاری ابونصر شب رو کا

راوی خوش بیان داستان کہن کو نوجوان کر کے یون لکہتا ہی کہ جب نصر سیار فتح
یابی سے مایوس ہو کر قلعہ بند ہوا اور چند روز جنگ ملتوی ہوئی تو ابونصر
شب رو نے ایک روز خدمت بابرکت امیر ابامسلم مین عرض کیا کہ یا امیر فدوی نے
ایک حیلہ تجویز کیا ہی اگر میرے ہمراہ کوئی بہادر قارے فوج سے چلے تو مین نصر سیار
کو ایک دہوکا دیکر خوارج کو مومنین کے ہاتہہ سے قتل کرا دون امیر ابامسلم نے
بمجرد عرض کرنے ابونصر کے عبید کرنگ کو معہ فوج اسلام ہمراہ ابونصر شب روانہ کیا
جب کہ ابونصر میدان وسیع مین زیر کوہ پہونچا تو فوج اسلام کو دامن کوہ مین
ایک جگہ پوشیدہ کیا اور زیر کوہ ایک جگہہ چند صندوق خالی زمین کے اندر دفن
کیئے اور آپ خود نصر سیار کے پاس گیا اور کہا کہ اے شاہ اب مین ابامسلم سے

ناراض ہوکر تیری پاس آیا ہون کہ جسقدر ہے زندگی ہو تیری اطاعت مین بسر کرون مجکو سلیمان کشیر سے بڑے رنج پہونچے ہین بلکہ ایک خیرخواہی تیری کرتا ہون کہ سلیمان کشیر نے کچہہ خزانہ وغیرہ دولت جا قلعہ چہار زر ولاب کے زمین مین دفن کیا ہو اور وہ اب تک دفن ہو اگر حکم تیرا ہوے تو تیرے واسطے وہ دولت نکلوا لاؤن نصرسیار نے کہا کہ پہلے میرے عیارونکو لیجا اور دکہا دے تب مجکو یقین ہوگا ابونصر نے کہا کہا بہت بہتر ہو نصرسیار نے زنجی ودا خول کو ہمراہ ابونصر روانہ کیا جبکہ ابونصر شب رو اوس مقام مین دونون کو لیگیا تو تہوڑے سے زمین کہودکے ایک صندوق دکہا دیا اور پہر بدستور بند کیا اور وہان سے نصرسیار کی حضور مین واپس جاکر کہا کہ تیرے عیارونکو دکہا دیا چنانچہ عیارون نے بہی تصدیق بیان ابونصر کے روبرو نصرسیار کے کی نصرسیار نے ہراس کوہ زاد و کلناگ بن ضرارہ سردارون کو دس ہزار فوج سے واسطے لانے خزانہ کے روانہ کیا راوی کہتا ہو کہ ابونصر شب رو نے لشکر کفار کو اسطرح سے راہ بہیر کے تباہی کہ چلتے چلتے شام ہوگئی اور تہک گئے جبکہ فوج خوارج زیر کوہ قریب مومنین کے پہونچے تب ابونصر شب رو نے آواز دے مین مومنون کو خبردار کیا اور سب مومن یا حیدر کرار کا نعرہ کرکے ایکبار خوارج پر حملہ آور ہوے اور بہانتک کفار کو قتل کیا کہ تمام صحرا زیر کوہ خون عدو سے سرخ ہوگیا اور عبید کرکنگ کے ہاتہہ سے کلناک بن ضرارہ مارا گیا ایک راوی کہتا ہو کہ کلناگ زخمی ہوا اور عبید کرکنگ کو ہراس کوہ کن نے زخمی کیا لیکن عبید نے زخمی ہوکر ہراس کو نوک نیزہ پر گہوڑے سے اوٹہالیا اور کہا کہ اب بہی ایمان لاؤ تو بہتر ہو وہ خارجی راضی نہ ہوا تب عبید نے اوسکو زمین پر گراکے خنجر سے اوسکا سر کاٹا کہ ناگاہ ابامسلم کی طرف سے دیوتاز خورشید چہرہ مومن کامل فوج لیکر عبید کی کمک کو پہونچے راوی کہتا ہے کہ دیوتاز نے اسقدر خوارج مارے کہ شاید دو تین سو خارجی زندہ رہے اور بہاگ کے نصرسیار کے حضور مین پہونچکر سب حال بیان کیا نصرسیار نے کہا کہ مین مجبور رہون اب مین کیسی منہ طرف ابامسلم کے

نکرونگا کہان تک ذلت و خواری گوارا کرون یہ کہکر خاموش ہوکر قلعہ مین بیٹھ رہا۔
راوی کہتا ہی کہ جب نصر سیار قلعہ بند ہوگیا اور چند روز خاموش ہو رہا تو ایک روز نصر سیار
کو یہ خبر ہوئی کہ دمشق سے بہت لشکر اور بڑے بڑے سرداران نامی لعنے
مختار بن عروہ و حضرت القتبہ الاعرابی وصیف نارنجی پوش تیرے مدد کو آئے ہین نصر سیار
یہ خبر سنکر شہر سے باہر دو تین کوس پہ سردارون کے پیشوائی کو گیا اور بڑی حرمت و عزت
سے لایا جبکہ وہ سردار داخل شہر ہوا د لشکر بیرون شہر اترا تو نصر سیار نے بڑے خاطر داری سردارونکی کی راوی کہتا ہی کہ مختار
بن عروہ کے ہمراہ ایک عیار بہت بڑا غنظر نام تہا اوسنے نصر سیار سے کہا کہ ای شاہ اگر مین ابامسلم کو رات کو قتل کرون تو مجھے انعام ملیگا
نصر سیار نے کہا کہ سوائے انعام بیت دو مال کے مین تجکو اپنی دامادی مین قبول کرونگا اور کچھ
ملک بہی دونگا خاطر جمع رکھ الغرض وہ عیار شب کو لشکر ابامسلم مین گیا اور دربانون
کو جو بارگاہ ابامسلم کے دروازہ پر تھے ونکو قتل کیا اور اندر بارگاہ کے داخل
ہوا تو دیکھا امیر ابامسلم خواب مین ہین عیار نے ابامسلم کو بیہوش کرکے چادر مین
باندہا اور چند ساعت مین نصر سیار کے پاس پہونچا دیا نصر سیار نے کہا اسی وقت
ابامسلم کو قتل کرنا بہتر ہی ایسا نہوے صبح کوئی فساد پیدا ہوسے مختار بن عروہ نے کہا
کہ ای بادشاہ ابامسلم کو قید کرکے مروان کے پاس روانہ کردی یہان قتل کرنا اچھا نہین
ہی القصہ رات بہر ابامسلم کو قید رکہا راوی کہتا ہی کہ جب صبح ہوئی تو لشکر ابامسلم
مین شور و غل برپا ہوا کہ کوئی عیار خوارج کا امیر ابامسلم کو چرا لیگیا تمام مومنین
طلاطم برپا ہوگیا اور ہر ایک سردار اہل اسلام کو تلاش ابامسلم کے فکر ہوئی اور
زولابی ابامسلم کی تلاش کو نکلا ایک پل کے نیچے پہونچا تو وہان دیکھا کوئی آدمی
سوتا ہی زولابی نے اوسکو قید کیا اور نام اوسکا پوچھا وہ بولا مجکو عیار غنظر کہتے ہین
زولابی نے غنظر کو فوراً خنجر سے قتل کیا اور غنظر کے صورت آپ بن گیا اور وہان سے
روانہ ہوکر مختار بن عروہ کے پاس جا کر کہا کہ مین ابامسلم کے سردارون کی گرفتاری نہ

پھرتا ہون تم میری تلاش نہ کرنا یہ کہکر وہان سے چلا گیا اور بازار مین جاکر شیرینی
خرید کی اور اوسمین بیہوشی شریک کی اور قیدخانہ مین جاکر وہ شیرینی دربانون وغیرہ
کو تقسیم کی ہمارے سردار نے ابامسلم کی گرفتاری کی نذر مانی تھی یہ شیرینی نذر یزید
و معاویہ کے ہی الغرض وہ شیرینی سب نے خوب کھائی اور پھر بیہوش ہوگئے جبکہ
نصف رات گذری زولابی نے قفل قیدخانہ کا توڑ ڈالا اور اندر جاکر امیر ابامسلم کو قید
سے رہا کیا اور محبس سے باہر لایا اور بڑی تلاش سے ایک گھوڑا کسی خوارج کا لایا
لاکر اوسپر ابامسلم کو سوار کیا اور تلوار وغیرہ ابامسلم کو دی اور وہان سے روانہ
ہوا جب کہ تھوڑے راہ طے کی تھی کہ ابامسلم کو قہرمان زنگی حاکم شب نے روکا ابامسلم
نے زنگی کو راہ مین قتل کیا اور وہان سے صحیح و سالم بفضل خدا اپنے مقام مین پہنچے
اور سب دوستون سے بغلگیر ہوئے اور تمام محب خوش ہوئے بعدہ مجلس عزائے
جناب امام کونین حضرت حسین علیہ السلام برپا کی اور سب مومنین داخل صواب
ہوئے راوی کہتا ہی کہ جب صبح ہوئی تو نصر سیار نے حکم دیا کہ قیدخانہ سے ابامسلم
کو میرے روبرو حاضر کرو مجھے کچھہ زبانی ابامسلم سے کہنا منظور ہی جب کہ لوگ قیدخانہ
مین گئے تو ابامسلم کو نہ دیکھا نہایت شور وغل برپا ہوا اور جب نصر سیار کو یہ خبر ہوئی
کہ ابامسلم قید سے نکل گئے نصر سیار نے سیف نارنجی پوش کو طلب کیا اور کہا سبحان
اللہ خوب حفاظت قیدی کی کرتے ہو اب مین اپنی جان دونگا میرے زندگی بیکار
ہی ہر روز کے ذلت سے مرنا بہتر ہی سیف نارنجی پوش نے نصر سیار کے بہت
تشفی کی اور کہا مین تدارک ابامسلم کا کرونگا خاطر جمع رکھو الغرض نصر سیار
لوگون کے فہمائش سے خاموش ہوا اور حسب تجویز سرداران فوج کو حکم دیا
کہ ابامسلم کے مقابلہ کو روانہ ہوئے چنانچہ بہت فوج طرف امیر ابامسلم کے بھیجے
اور یہ کہا کہ کل صبح کو جنگ ہوگی راوی کہتا ہی کہ امیر ابامسلم کو یہ خبر ہوئی کہ روا

کیطرف سے حضرت القصہ الاعرابی اولاد امیر حمزہ جنگ کو آئے ہین ابامسلم آدہی
رات کو تنہا فوج عدو مین پہونچے اور حضرت اعرابی سے ملاقات کی اعرابی بہت
خوش ہوئے تب ابامسلم نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے حسب دوگی القصہ حضرت اعرابی
نادم ہوئے اور کہا کہ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ دوستان محمد سے مقابلہ ہی مجھسے تو مروان
وزیر مروان نے یہ کہا کہ تہا کہ ایک شخص صحرائی قوم کفار سے ہی اوسکی سرکوبی کو
جانا چاہئے کہ اوسنے دین و مذہب مین رخنہ کیا ہی اے ابامسلم اب مین خبردار ہوا
نادم ہوا توبہ کرتا ہون اور مین علیحدہ ہوکر تماشائے جنگ دیکھونگا جب موقع ہوگا تو
تمہارے طرف شریک ہوجاؤنگا القصہ ابامسلم وہان سے اپنے مقام مین آئے راوی
کہتا ہی کہ جسوقت ابامسلم فوج کفر مین پہونچے اور حضرت اعرابی سے جو کچھ گفتگو ہوئے
تھی وہ سب حال داغولی پر ظاہر ہوگیا تہا داغولی اعرابی سے اطمینان نرکہتا تہا غرض
جب کہ روز دوم جنگ ہوئے اور ابامسلم نے بڑے بڑے نامی پہلوان خوارج کے قتل
کئے تو داغولی نے براہ فریب سلیمان کثیر کے مورچہ پر زغہ کیا اور سلیمان کثیر کو
داغولی نے گرفتار کرلیا اور نصرسیار کے حضور مین لیگیا جبکہ خواجہ گرفتار ہوکر نصرسیار
کے سامنے گئے تو نصرسیار نے خواجہ سے کہا کہ اگر تم علی ابن ابیطالب کے محبت اپنی
دل سے دور کرکے دوستی یزید و مروان کی اختیار کرو تو تمہارے واسطے
مرتبہ عظیم مروان عطا کریگا اور ہمیشہ دوستان یزید مین نام ہوگا خواجہ نے
کہا اے نصرسیار تو خوب واقف ہی کہ کافر کے اطاعت مسلمان پر واجب نہین ہی بر
خلاف حکم خدا و رسول جو کوئی شخص کوئی فعل کریگا نجات نہوگی اور محبت محمد و آل محمد
کے گلشن جنت کے سیر دیکھائیگی اور تجکو خوب معلوم ہی کہ یزید دین و مذہب نبی کی
سے منحرف ہوگیا تہا اور اوسکا چلن کفار سے زیادہ خراب ہوگیا تہا جسکی نتیجہ
مین دنیا و عقبا یزید کے خراب ہوئے اور مروان بھی بدعمل ہی اوسکے پیروی

مین تو بھی قابل دوزخ ہو گیا بہر صورت تجھے واجب ہی کہ نیک اعمل اختیار کر اور
اگر تجکو یہ گھمنڈ ہی کہ مین صاحب ملک و مال ہون سو یہ گمان تیرا تجھے بہت روز بد
دیکھائیگا اور ابا مسلم کے ہاتھہ سے ضرور ہی کہ تیری حکومت خراب و برباد ہوگی القصہ
نصر سیار نے خواجہ کو قید کیا اور کہا کہ جب ابا مسلم گرفتار ہوگا تب خواجہ کو بھی ہمراہ
اوسکے قتل کرونگا خلاصہ یہ کہ جب ابا مسلم کو خواجہ کے قید کا حال معلوم ہوا تو امیر
ابا مسلم نے دربار مین کہا جو کوئی خواجہ سلیمان کو رہا کرا وے اوسکو انعام دونگا
الغرض ابو نصر شب رو و ابو العطا و جان فیروز و بی بی ستی و علیا ز نے اقرار رہائے
خواجہ کا کیا اور طرف مرو شاہجہان کے روانہ ہوئے اور مکان ابو القاسم رمال
مین جا کر قیام کیا دوسرے روز وقت صبح جاسوسان فوج اسلام بصورت
فقرا بازار مین گئے اور بی بی ستی نے اپنی صورت رمال کی بنائی راوی کہتا ہی
کہ جب عیاران امیر ابا مسلم بازار مرو شاہجہان مین نکلے تو داغول اور عامر بن
ضارہ مع فوج گشت کو نکلا اور داغول نے فقیرونکو پہچان لیا اور عامر سے کہا کہ یہ
فقیر سب عیار ابا مسلم کے ہین ایسے وقت انکو گرفتار کرنا مناسب ہی چنانچہ عامر نے
چہار طرف سے گھیر لیا اور عیاران ابا مسلم بھی امادہ جنگ ہوے اور ابو العطا نے
عامر کو قتل کیا تب داغول طاہر پسر نصر سیار کو معہ فوج واسطے گرفتاری عیاران
ابا مسلم کے لایا الغرض تمام روز جنگ ہوئی رات کو فوج خوارج مین روشنی ہوئی
اور مومنین تاریکی شب مین ایک حمام مین جا کر پوشیدہ ہوے حمامی وہا کا مومن تھا
اوسنے سب کو ارام دیا اور گوشہ مین بٹھایا بعدہ حمامی باہر واسطے خبر کے گیا
داغول نے حمامی سے کہا کہ تجھکو معلوم ہی کہ ابو ترابی کدہر گئے وہ بولا مجکو نہین معلوم
کہ اس وقت کس جگہہ ہین داغول نے کہا مجکو شبہہ تیرے حمام کی اندر کا ہی تو بھی
جا کر دیکھہ آ وہ حمامی بموجب کہنے داغولے کے حمام تک گیا اور پھر واپس جا کر داغول

کہا میرے حمام مین نہین ہین آخرش داخولی وہان سے چلا گیا بعد جانے داخولی
کے حمامی نے سب حال مومنون سے بیان کیا تب وہ مومن ابوالقاسم کے گھر مین گئے
اور ابوالقاسم نے مومنون سے کہا کہ یہی خبر پائی ہے کہ ایک خطیب مروان کے طرف سے
آیا ہے وہ کل کے روز مسجد مین خطبہ وغیرہ پڑھے گا اور یزید و مروان کی شان و
شوکت بیان کریگا ابوالعطا نے آپس مین کہا کہ مسجد یہان سے قریب ہے ایک نقب
جلد تیار کرو کہ دہانہ اوسکا زیر منبر نکلے چنانچہ ابونصر شب رو نے کہا کہ اے برادر تم
نقب تیار کرو مین خواجہ کی رہائی کو جاتا ہون چنانچہ بقیہ مومن مصروف نقب ہوئے
اور ابونصر شب رو رہائی خواجہ کو روانہ ہوا اور اوس مقام مین پہونچا جہان خواجہ
قید تھے اور جاتی ہی خواجہ کو قید کاٹ کے رہا کیا کہ اس عرصہ مین محافظان قیدی
ہوشیار ہو گئے خواجہ اور ابونصر نے بہت خوارج قتل کئے اور وہان سے نکل کے ابوالقاسم
کے گھر مین داخل ہوئے بعدہ وہان سے امیر ابا مسلم کی خدمت مین پہونچے ابا مسلم
خوش ہوئے اور خدا کا شکر کیا اور ابوالعطا نے نقب تیار کی دہانہ باقی رکھا
راوی کہتا ہے کہ جب صبح ہوئی اور خطیب منبر پر گیا اور تمام خوارج جمع ہوئے
بعدہ خطیب نے کچھ کلمہ بیان کرکے چاہا تھا کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کی شان مین کلام ناسزا کہون کہ دفعتاً نقب کا دہانہ زیر منبر ظاہر ہوا اور ابوالعطا
نقب سے نکلکر خطیب کو جہنم واصل کیا اور بقیہ مومن قتل خوارج کو آمادہ ہوئے اور
تمام مسجد مین تلاطم ہو گیا اور چونکہ کثرت خوارج کی بہت تھی اس وجہ سے آپسمین
لڑکے صدہا مارے گئے یہانتک کہ شام ہوگئی رات کو مومن نکل گئے راوی کہتا ہے
کہ تا صبح دو ہزار خارجی قتل ہوئے روز دوم صبح کو قتل و قمع بر طرف ہوا اور
نصر سیار نہایت فکر جنگ مین آمادہ ہوا کہ کوئی صورت سے ابا مسلم کو قتل یا گرفتار
کرونگا یہ کہکر نصر سیار نے پھر اپنی فوج مقابلہ ابا مسلم کو پہونچی الغرض جبکہ ابا مسلم

کو بھی خبر ہوئی وہ بھی آمادہ ہوئے آخرش ایک روز صبح کیصف آرائی ہوئی
اول میدان مین خوارج کے طرف سے داغولی نکلا ابامسلم کیطرف سے تین
سردار پے در پے میدان مین آئے اور داغولی کے ہاتھ سے زخمی ہوئے
اور داغولی اپنی بہادری کی تعریف خود سر میدان کرنے لگا اور نصر سیار نے
تعریف داغولی کے بہت کے راوی کہتا ہی کہ سعید زولابی نے داغولی کیطرف
دیکھکر کہا کہ اے حرام زادہ تو بھی اس قابل ہوا کہ میدان مین لاف زنی
کرتا ہی مین تیرے مقابل ہوتا ہون تو تجھ سے جنگ کر دیکھون تو کیسا بہادر ہی
الغرض داغولی اور زولابی سے مقابلہ ہوا کہ زولابی نے اول وار مین داغولی
کو زخمی کیا داغولی میدان سے مفرور ہوگیا اور دونون فوجین مقابلہ ہوگیا ہزار
کفار قتل ہوئے شام کو جنگ موقوف ہوئی قریب ایک سو مومن کے زخمی
و شہید ہوئے اور چہار ہزار خوارج جہنم واصل ہوئے جنگ جب برطرف ہوگئے
دونون فوجین اپنی اپنی مقام مین گئی امیر ابامسلم نے زولابی کو خلعت فاخرہ
دیا اور بہت تعریف کی اور نصر سیار رنجیدہ خاطر اپنی جگہ مین پہونچکر خاموش
قلعہ بند ہوکر بیٹھ رہا راوی کہتا ہی کہ چند روز نصر سیار نے دم نہ مارا اور خاموش رہا
کہ ایک روز نصر سیار کو خبر ہوئے کہ مختاج بن اسمعان لاکھ فوج سے حسب الحکم
مروان دمشق سے آیا ہی نصر سیار یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا اور سردار مختاج کو قلعہ
مین لاکر بڑے [illegible] دوسرے روز کے نصر سیار نے بمقابلہ ابامسلم پہر صف آرا
کی جب کہ مختاج [illegible] میدان [illegible] نکلا تو ابامسلم کیطرف سے قاسم مروزی میدان
مین آئے راوی کہتا ہی قاسم شہید ہوئے اور دو پہر دن چڑہ گیا آخرش امیر
ابامسلم [illegible] میدان مین آئے اور ایک پہر کامل مختاج سے مقابلہ رہا بعدہ ابامسلم
نے مختاج کو جہنم واصل کیا القصہ شام تک عوض خون قاسم مروزی کے ابامسلم نے

ستتر سردار خوارجکی قتل کئے کہ فوج نصر سیار سرداروں سے خالی ہو گئے شامکو
جنگ موقوف ہوئی دونون لشکر اپنے اپنے مقام مین گئے اور نصر سیار نے پندرہ
روز تک مُنہ اپنا طرف ابامسلم کے نکیا اور ہر روز گریان رہتا تھا ناگاہ ایک روز
رونق شاہ شامی وکوہ یار دمشقی با فوج گران مروان کیطرف سے نصر سیار کے
مدد کو آئے نصر سیار بہت خوش ہوا اور پھر ابامسلم کے مقابلہ مین صف آرائی کی
ایک روز صبح کو صف کشی ہوئی از طرف خوارج اول کوہ یار میدان مین نکلا اور
کہا وہ ابوترابی کون ہے جسنے خروج کیا ہے آج میرے سامنے آوے ابامسلم یہ کلام
سُنکر فوراً میدان مین نکلے راوی کہتا ہے کہ جو ہین ابامسلم کو کوہ یار نے دیکھا تو یہ
کہا اے جوان تو میرے روبرو سے چلا جا مجھے تیری شکل وشمایل پر رحم آتا ہے اور
تیری سفارش مروان سے کرکے تیری خطا معاف کرادونگا اگر تو میری کہنے پر
عمل کریگا ابامسلم نے کہا اے پہلوان مین تجکو عقلمند جانتا تھا مگر مجکو اب معلوم
ہوا کہ تو کمال نادان ہے کہ مثل مروان تو بھی مطیع شیطان ہے اور حق وناحق
مین تمیز نہین اور خدا ورسول کے احکام پہ تیرا عمل نہین معلوم ہو کہ تو بھی
ہاویہ مین مثل یزید ومعاویہ ڈالا جاویگا اے نادان دل مین غور کر کہ اقدر تے
سوائے رسول وآل رسول کے اور کسی کو ایسے رتبے نہین دیئے جیسے جناب
محمدؐ وآل محمدؐ کو مرتبہ عطا کیئے ہین اور جناب ابوتراب کے تیغ نے رنگ کفر
کو مٹا کر شمشیر اسلام کو جلوہ دیا ہے اور قیامت تک دین محمدؐ قایم رہیگا یزید معاویہ
کو از جانب خدا کیا شرف حاصل تھی نجبا یزید تا بہ قیامت مورد لعن رہیگا مین تجکو نصیحت کرتا ہون
کہ تو حلقہ غلامی رسول وآل رسول کا گلے مین ڈال تو تیرا مال اچھا ہوگا نہین تو بعد مرگ مین واصل جہنم ہوگا القصہ یہ کلام
سُنکر وہ شقی نہایت غصہ ہوا اور گرز گران کا وار ابامسلم پہ کیا ابامسلم نے وہ گرز چھین کر
زمین پہ پٹک دیا پھر تو اوس خارجی نے تلوار ہاتھ مین لی اور ابامسلم پہ چلائی

دفعہ حملہ کئے آخرش ابامسلم نے تلوار بھی اوسکی چھین لے اور اوسکو گھوڑے پرسے اوٹھا
لیا اور بالائے آسمان اوسکو پھینکا اور جب کہ وہ ظالم طرف زمین کے آیا تب تلوار
سے کوہ یار کو مثل پہاڑ کے دو ٹکڑے کیا اور نعرہ تکبیر بلند کیا کہ تمام صحرا مین تلاطم
پڑگیا اور جنگ مغلوبہ ہوئی تا شام مومنون نے بیس ہزار فوج خوارج کو قتل کیا
اور قریب دوسو مومن کے زخمی و شہید ہوے اور دونون لشکر رات کو
اپنے اپنے جگہہ مین گئے ابامسلم نے شہیدونکو دفن کیا اور زخمیون کے علاج
مین مصروف ہوے راوی کہتا ہی کہ اوسے رات کو داغول نے نصرسیار کو
صلاح دی کہ آج شبخون ابامسلم پر مارنا میرے راے مین بہتر ہی نصرسیار نے
مشورہ داغول کو پسند کیا اور فکر شبخون مین مشغول ہوا اور ادہر فرح جاسوس
نے ابامسلم کو خبر شبخون کے پہونچائی ابامسلم ہوشیار ہوگئے راوی لکھتا ہی
کہ جس روز کوہ یار دمشقی سے جنگ ہوے تھے اوس لڑائی مین ستر مومن نامی
خوارج کے ہاتھہ مین گرفتار ہوگئے تھے اور ابامسلم کو بہت صدمہ اپنے یارونکے
گرفتاری کا تہا اوسپر یہ آفت نازل ہوئی کہ نصرسیار نے مومنون پر شبخون
مارا مگر ابامسلم نے بفضل خدا خوارج کو اسقدر قتل کیا کہ نصرسیار شکست کہاکر
فرار ہوگیا الغرض جبکہ نصرسیار بہاگ گیا تو وقت صبح اون مومنون کو اپنے
سامنے طلب کیا جو جنگ کوہ یار دمشقی مین قید ہوکر آئے تھے راوی کہتا ہی
کہ جب نصرسیار کا اور مومنین کا سامنا ہوا تو نصرسیار نے کہا کہ کیون الہدار تم کو
آج کے روز کے بہی تمکو خبر تہی خوب تمنے ابامسلم کے ہمراہ میرے شہر کو لوٹا
اور بہت پہلوان میرے قتل کئے اب بتاؤ کہ تمہارا کیا علاج کیا جاوے
اور دیکہا تمنے میرا اقبال کہ کیسے ذلت وخواری سے تم گرفتار ہوکر میرے
روبرو آئے ہو اب بہی اگر تم علی کو ناسزا کہو تو تمہارا قصور معاف ہوجاوے

پس ہر چند کہ مومن زنجیرہاے گران میں گرفتار تھے مگر نصر سیار کو یہ جواب دیا کہ اے خارجی تو کس بات پر ناز کرتا ہے نہیں جانتا تو کہ یزید و معاویہ بعد مرگ جاویہ میں پہونچے اور عداوت آل رسول کے عوض میں تا قیامت مورد لعن ہوے اور تو اور مروان کیا چیز ہے جو ہمکو کوئی خوف ہوے ہمکو اپنی خدا سے امید قوی ہے کہ دوستی محمد و آل محمد کے دنیا اور عقبا میں ہمکو آرام دیگے اور جو کوئی آل نبی سے بغض رکھیگا بیشک وہ جہنمی قابل لعن ہوگا اور اے نصر سیار سمجھو اگر خیال ہے کہ میں قبیلہ شمر ذی الجوشن سے ہوں یہ خیال خام تیرا ہے ضرور ہے کہ تو ایک روز ہمارے ہاتھ سے قتل ہوکر جہنم واصل ہوگا تو ہم کیون تیرا خوف کرین جو کچھ تیرے دل میں ارمان ہو وہ کر ہمارے اوپر عنایت ہرگز نکرنا ہم لوگ خدا کی حفاظت مین ہین اور جو کہ تو ہر دفعہ شمر کے بہادری کی تعریف کرکے اپنے کو اوسکے قوم میں شمار کرتا ہے اے نادان تو غور کرکے شمر نے کیا کام عمدہ کیا تھا اور کون سے بہادری کی تھی روز عاشورہ کربلا میں ایک ایک طفل قوم قریش تبار ہاشم آل نبی اولاد علی سے وقت جنگ بھاگتا پھرتا تھا اور جناب امام حسین علیہ السلام اگر اپنا سر راہ خدا میں نہ کٹاتے تو کیا مجال تھی شمر لعین کے مقابلہ کرتا بنی ہاشم کا اور واسطے تمہارے اوپر جن نانا کی امت تھی اوسکو تین روز کا بھوکا پیاسا شہید کیا اسی کا نام بہادری ہے اور اے نصر سیار تو نے سنا ہوگا کہ بعد شہادت امام حسین مختار اور ابراہیم نے کیا حال اوسے شمر نابکار کا کیا افسوس مختار سے بہادری نہ کی اور مثل سگ ناپاک جان سے مارا گیا اور یہ شعر مترجم مدلت کا سن شعر جسکے جانی ہیں علی مرتضیٰ اوسکو ڈر کس بات کا اے بے حیا راوی کہتا ہے کہ ایک مومن نے جواب دندان شکن دیا تو نصر سیار نے حکم دیا کہ ان ابو ترابیون کو قید رکھو دو چار روز مین دمشق کو روانہ کرونگا اور مروان

سب کو خود سزا دیوےگا الغرض وہ مومن قید ہوئے کہ ایک روز دمشق سے معہ فوج زرمزہ دمشقی پہلوان نصر سیار کے پاس پہونچا اور نامہ مروان کا نصر سیار کو دیا جسکا مضمون یہ تہا کہ جسقدر ابو ترابی خراسان مین قید ہوئے ہون اونکو ہمارے پاس ہمراہ زرمزہ پہلوان روانہ کردے الغرض نصر سیار نے حسب تحریر سب قیدی ہمراہ زرمزہ شامی طرف دمشق کے روانہ کئے اور ابا مسلم کو بہی خبر روانگی قیدیون کی ہوئی تو امیر ابا مسلم نے چند خطوط بنام محبان نیشاپور و دیگر مردمان مومنین روانہ کئے کہ تا امکان خود قید مومنین کے خوارج سے رہا کر لینا اور تساہل نہ کرنا ۔

بیان احوال قید محبان علی

راوی کہتا ہی کہ جب زرمزہ شامی قید شیعون کے لیکر روانہ ہوا تو اول مقام سرخس مین ملک غضنفر حاکم سرخس کے پاس پہونچا ملک غضنفر نے بڑی خاطر زرمزہ کی کی اور قیدیون کی حفاظت کی راوی لکہتا ہی کہ جب ابا مسلم نے خطوط بنام مومنین روانہ کیے تو ایک خط ابا مسلم نے بنام خواجہ زرمشتر سے دربارہ رہائی محبان لکہا جبکہ ابو الخیر قاصد ابا مسلم مشتری زر کے پاس گیا تو خواجہ نے قاصد کے بہت خاطر کی کہ قاصد نے دیکہا کہ خواجہ مشتری زر کے قریب ایک جوان زنجیر طلائی پاؤن مین پہنی ہوئے بیٹہا ہی اور کلام مجنونانہ زبان سے کہتا ہی قاصد نے خواجہ سے پوچہا یہ جوان کون ہی خواجہ نے کہا یہ میرا بہانجہ ہی اور نام اسکا مکین خوش گام ہی لیکن چند روز سے یہ جوان دختر عبد اللہ کعب پر عاشق ہی اور اوسکی محبت مین دیوانہ ہو گیا ہی ابو الخیر یہ بات سنکر خاموش ہو گیا روز دوم وقت صبح ابو الخیر قاصد نے مکین سے کہا کہ اگر تم میرے ہمراہ چلو تو مین تمہارے معشوقہ تمکو دلا دون یہ بات سنکر مکین ہمراہ قاصد طرف مازندران کے گیا اور ابو الخیر نے خط ابا مسلم کا شاہ طالیہ بکلاباد کی کو دیا اور کچہہ زبانی حال قید محبان بیان ۔

بیان حال قیدیان و زمزمہ دمشقی

راوی شیرین بیان لکھتا ہی کہ جب زمزمہ شامی مقام نیشاپور مین قیدیون کو لیکر پہنچا تو ایک باغ مین معہ فوج مقیم ہوا اور ابوالخیر شب شاہ طالبہ کر ابادی کے گہر مین مقیم ہوا تو شاہ طالبہ نے مکین کو دیکھکر کہا کہ یہ جوان دختر کعب پہ عاشق ہی اے ابوالخیر اس دیوانہ سے اور تم سے کیا مراد ہی ابوالخیر نے کہا اے سردار تیری حمایت پر اسکو لایا ہون کہ یہ اپنے معشوق سے ملجاوے شاہ طالبہ خاموش ہو رہے اور شاہ طالبہ کا ایک پہلوان گرگین نام تہا اوس سے ابوالخیر نے ربط پیدا کیا اور شب کو ابوالخیر اور گرگین معہ مکین خوش کام دختر کعب کے ہاتہہ سی مکان پر بذریعہ کمند پہونچے تو دیکھا کہ روح افزا دختر کعب شراب خواری مین مصروف ہے اور ہر دفعہ ساقی کے ہاتہہ سے ساغر لینے کے وقت کہتی ہی کہ اے ساقی بخاطر مکین شراب پیتی ہون یہ بات سنکر مکین روح افزا کے قریب گیا روح افزا نے زیر پلنگ مکین کو پوشیدہ کیا اور ابوالخیر معہ گرگین ایک جگہہ خفیہ مین بیٹہہ رہے کہ ناگاہ عبداللہ کعب اپنی دختر کے پاس آکر بیٹہا کہ اتفاقاً مکین خوش کام کو چہینک آئی عبداللہ کعب نے زیر پلنگ دیکھا اور مکین کو قید کیا اور کہا صبح اسکو قتل کرونگا الغرض جب صبح ہوئی تو عبداللہ کعب کو خبر ہوئی کہ زمزمہ شامی پل چلکان پر اوترا ہی عبداللہ زمزمہ کے پاس گیا اور سب حال کہا روز دوم شاہ طالبہ عبداللہ کعب کے گہر گیا وہان زمزمہ کو دیکھا اور عبداللہ سے کہا کہ مکین مجنون ہی میرے خاطر سے رہا کر دے ایسے مجنون کا قید کرنا خلاف عقل ہی عبداللہ نے مکین کو چہوڑ دیا اور عبداللہ نے زمزمہ شامی سے کہا کہ قیدیون سے بہت خبردار رہنا ایسا نہو کہ ابوتراب رات کو قیدیون کو چہوڑا لیجاوین اور جبکہ رات زیادہ گذری عبداللہ نے قیدی شیخ نجفی پہلوان کو قیدی حوالہ کئے اور آپ اپنے محل مین گیا اور قیدیون کے حفاظت

شوق منجیقی مصروف ہوا راوی کہتا ہی کہ اوسی شب کو شوق منجیقی نے یہ خواب دیکھا
کہ قیامت برپا ہی اور فرشتے عذاب کے مجکو طرف دوزخ کے لیئے جاتے ہین اور
جناب محمد مصطفے و علی مرتضی حوض کوثر پر کھڑے ہین شوق منجیقی نے طرف حضرت
رسالت پناہ کے عرض کیا کہ فریاد ہی یا رسول اللہ مین اہل اسلام ہون اور
دوزخ مین گرایا جاتا ہون مجکو بچایئے بجرد اس کلام کے حضرت رسول مقبول نے
ارشاد کیا کہ اگر تو ہمارا اور ہمارے آل کا دوست ہوتا تو ہمارے دوستون کو قید
نہ کرتا اسی افعال پر دعوے محبت ہماری کا رکھتا ہی الغرض شوق منجیقی خواب سے
بیدار ہوا اور اپنے منہ پر طمانچے مارے اور بہت رویا اور درگاہ الہی مین توبہ کے
اور اوسے وقت قیدیون کو رہا کرکے ہتیار عمدہ ہر شخص کو علی قدر حال دیکر اونکو
حوالہ شاہ طالب کر آبادی کے کردیا شاہ طالب نے اوسے وقت خوارج پر حملہ کیا اور بہت
خارجی واصل جہنم ہوے راوی کہتا ہی کہ اوسے ہنگامہ مین زمزمہ پہلوان عبید گرگنک
سے مقابل ہوا اور عرصہ تک جنگ ہوئی آخرش عبید گرگنک نے زمزمہ کو زین
اسپ سے اوٹھا لیکر اسطرح سے زمین پر مارا کہ تمام اوستخوان اوس پہلوان کے
چور ہو گئے اور زمزمہ معاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچ گیا اور ہمراہیان
زمزمہ ہلاک کے راشد بن آصف پہلوان کے پاس پہونچے اور کہا کہ تیرے سرداروین
پہلوان زمزمہ علازم مروان مارا گیا اور بہت سردار معہ فوج قتل ہوسے اور قیدی
بادشاہی فرار ہو گئے جنکو زمزمہ اور فوج پاس مروان کے لیئے جاتا تہا یہ سناتا
تو کیا جواب مروان کو دیگا اگر شخص کیا جاویگا اور یہ بھی حال راشد سے کہا کہ یہ سب کا ساز بہی
شاہ طالب کے ہے جو اسطرح سے خرابی ہوے القصہ عبد اللہ کعب نے یہ حال سنکر
اپنا آدمی شاہ طالب کے پاس بھیجا اور یہ کہا کہ جیسا جو ہوا وہ سب تمکو معاف کیا
مگر اب تم وہ قیدی میرے حوالہ کردو یہ بات تمہارے حق مین بہتر ہوگی شاہ طا

یہ پیام سنکر رنجیدہ ہوا اور کہا کہ عبداللہ سے کہنا قیدی نہین دونگا اگر تجھکو کچھ دعوی ہوے تو دریغ نہ کرنا راوی کہتا ہی کہ عبداللہ کعب یہ جواب سنکر خاموش ہو رہا

بیان احوال نکین

راوی شیرین بیان لکھتا ہی کہ روز دوم نکین خوش کام نے ابوالخیر سے کہا اے برادر عرصہ ہوا ہی کہ مینی شکار صحرا مین جاکر نہین کیا آج مجھکو شوق شکار بہت ہی شاہ طالبہ نے جب یہ کلام نکین کا سُنا تو کہا کہ اے نکین مینے خواب بد دیکھا ہی تو کہین صحرا مین دور نہ جانا نکین نے کچھہ کہنا نہ مانا اور ابوالخیر کو ہمراہ لیکر واسطے شکار کے روانہ ہوا اور جب کہ صحرا مین پہونچا تو ہواے سرد سے نکین نے زیر درخت خواب کیا اور ابوالخیر شکار مین مشغول ہوا کہ ناگاہ صحرا سے دس آدمی پیدا ہوے اور ابوالخیر سے پوچھا کہ تم کون ہو ابوالخیر بولا مین مسافر ہون مروان کا ملازم ہون القصہ ابوالخیر کو وہ لوگ گرفتار کرکے عبداللہ کعب کے حضور مین لیگئے عبداللہ کعب نے کہا کہ ابوالخیر کو فوراً قتل کرو عبداللہ کے وزیر نے کہا ابھی چندے قید رکھنا چاہئے آج قتل کرنا اچھا نہین چنانچہ ابوالخیر قید ہوا۔

بیان احوال شاہ طالبہ

راوی لکھتا ہی کہ شاہ طالبہ نے قصد کیا کہ ابا مسلم کے پاس چلون اور قدمبوسی حاصل کرون یہ کہکر اپنے لوگون سے کہا کہ عرصہ ہوا ابوالخیر اب تک نہین آیا کیا وجہ ہی اور گرگین پہلوان سے شاہ طالبہ نے کہا تو ابوالخیر کے مجکو جلد لادے گرگین روانہ ہوا اور بعد دریافت حال کے شاہ طالبہ کے خدمت مین واپس جاکر عرض کیا کہ ابوالخیر عبداللہ کعب کے قید مین ہی شاہ طالبہ نے اپنی لوگون کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ کون بہادر ہی جو ابوالخیر کو رہا کر لادے یہ بات سنکر

خوش کام اور گرگین پہلوان نے اقبال کیا کہ ہم لوگ جاتے ہین یہ کہکر فوراً روانہ ہوے
راوی کہتا ہی کہ جب یہ دونون عبداللہ کعب کے مکان پر پہونچے وہان فوراً گرفتار
ہوگئے چنانچہ عبداللہ نے ان دونون کو بھی قید کیا اور پہلوان سرخاب چوب گران
شاہ طالبہ کے بلانے کو روانہ کیا جب سرخاب شاہ طالبہ کے دربار مین گیا وہان
کلام سخت زبان پر لایا بخت آزمائی اصفہانی پہلوان شاہ طالبہ کے صحبت مین بیٹھا
تھا اوسنے سرخاب کو عیوض سخت کلامی کے ایک طمانچہ مارا کہ دانت سرخاب کے ٹوٹکر
گر پڑے اور منہ سے خون جاری ہوگیا اور سرخاب روتا ہوا عبداللہ کعب کے
پاس گیا اور اپنا سب حال بیان گیا اور کہا دہائی ہی خدا کی اے حاکم اگر تو کچھ بدلا
نکریگا تو مین اپنی جان ہلاک کرونگا عبداللہ نے اژدہاکش پہلوان زنگی اور یوسف
بن راشد کو معہ فوج شاہ طالبہ کے پاس روانہ کیا جبکہ شاہ طالبہ کو اس حال سے
اطلاع ہوے سرداران ابامسلم کو جو قید سے رہا ہوے تھے مطلع کیا وہ سب
سرداران بقبضہ ہوکر شاہ طالبہ کے شریک ہوے اور بخت آزمائی اصفہانی نے اژدہاکش زنگی کو
اپنے مقابلہ مین بلایا اور کہا اے خارجی تجکو جو حوصلہ ہو تو آ سو مجھ سے جنگ کر وہ خارجی سر ہوا اور بخت آزمائی نے اوسکو بھی
قتل کیا الغرض جنگ مغلوبہ ہونے بہت کفار جہنم واصل ہوے اور شام ہوگی کہ اس عرصہ مین بیس ہزار
فوج ہمقوم شاہ طالبہ کے پاس کمک کو پہونچے اور روز دیگر وقت صبح کو سرداران
ابامسلم یعنے بخت آزمائی و علی کوزراد و ابراہیم موصلی و اسحاق موصلی و عبید زنگی
و خواجہ عثمان وغیرہ بہادران نامی ہمراہ فوج شاہ طالبہ کے پل بکرآباد پر جا کر
مقیم ہوے اودہر سے عبداللہ کعب بھی اپنی فوج لیکر پل بکرآباد پر گیا اور ایک
دار ایستادہ کیا اور چاہا کہ پہلے ملکین خوشکام اور دیگر قیدیون کو دار پر
چڑہاوے کہ جملہ مومنین اپنے نگاہ سے دیکھین کہ دوستان ابامسلم کا یہ حال کیا
راوی کہتا ہی کہ جو ہین شیعون کو معلوم ہوا کہ عبداللہ ہمارے رنج دینے کو یہ حرکت

کیا چاہتا ہی فوراً عبداللہ پر دہاوہ کر دیا اور قیدی رہا کرکے خوارج کے قتل مین
مصروف ہوئے اور یہانتک فوج عبداللہ قتل ہوئے کہ زیر پل دریائے خون
جاری ہوگیا اور عبداللہ معہ بقیہ فوج خود میدان سے بہاگ کر اپنے قلعہ مین پوشیدہ
ہوگیا اور اپنے سردارون سے کہا کہ یہ ابوترابی بڑے سخت اور بہادر ہین کہ میرے
اسقدر فوج جرار اونکا مقابلہ نہ کرسکے القصہ جبکہ عبداللہ مفرور ہوگیا توشیعان حیدر کرار
بافتح و فیروزی بکرآباد مین داخل ہوئے اور عبداللہ کعب کے وزیر نے عبداللہ
کعب کو یہ صلاح دی کہ فی الحال تو مقابلہ ابوترابیون سے نہین کرسکتا صفائی کرلے
اور یہ حال مروان کو لکہہ جبکہ مروان تیری کمک کو فوج بہیجے تب بہرشاہ طالبہ سے
جنگ کرنا چنانچہ عبداللہ کعب نے رائے وزیر کی پسند کے اور وزیر کو شاہ طالبہ
کے پاس بہیجا کہ ابہی جنگ موقوف رکہو جب ہماری کمک مروان کے پاس سے
آوے گی تب ہم لڑینگے لیکن وزیر عبداللہ نے شاہ طالبہ سے کہا کہ تم بہی صاحب
خروج سے اپنے مدد طلب کرو تمہارے فوج ایسی نہین ہی کہ فوج مروان کا
مقابلہ کریگی الغرض حسب درخواست عبداللہ کعب جنگ موقوف ہوئے اور
شاہ طالبہ معہ فوج خود طرف دشت عریان پاس ابامسلم کے روانہ ہوا اور
نگین خوش گام وابوالخیر شاہ طالبہ سے علیحدہ ہوگئے اور عبداللہ کعب نے سوائے
مروان اور بہی چند نامی اپنے دوستون کو جو صاحب فوج تھے روانہ کیئے
راوی کہتا ہی کہ جب خطوط عبداللہ کے ہر طرف پہونچے تو آصف بن ہزارہ لور اشد
بن رشید وکوہ یار سملانی وغیرہ نے سامان سفر تیار کیا اور چالیس ہزار فوج سے
واسطے کمک عبداللہ کے روانہ ہوئے اور بعد طے منازل عبداللہ کے پاس
پہونچگئے اور عبداللہ سے احوال پوچہا اوسنے مفصل حال بیان کیا تب ان
لوگون نے کہا کہ ہم شاہ طالبہ کی تدبیر ایسی کرینگے کہ آیندہ تیری طرف منہ

نکر لگا لیکن تو شاہ طالبہ کو دریافت کر کے کہان ہی عبد اللہ نے جاسوس خبر شاہ طالبہ
کو روانہ کئے جاسوس نے ایک روز یہ خبر دی کہ شاہ طالبہ بگدآباد مین نہین ہے
کہین گیا ہی عبد اللہ معہ دوستان خود فوج بے شمار ہمراہ لیکر شاہ طالبہ کے پیچھے
روانہ ہوے اور ادہر شاہ طالبہ کو بھی خبر ہوئی کہ عبد اللہ کعب فوج لیکر تمہارے
طرف آتا ہی شاہ طالبہ یہ خبر سنکر فوراً ٹھہر گئے اور جس صحرا مین خبر پائی تھی وہان سے
ایک قدم آگے نہ بڑہے راوی کہتا ہی کہ دو روز بعد عبد اللہ قریب شاہ طالبہ
کے پہونچا تمام رات دونون طرف سامان جنگ ہوا وقت صبح شاہ طالبہ کے
شاہ طالبہ اور عبد اللہ کعب کا سامنا ہوا دونون طرف صف آرائی ہوئی عبد اللہ
کیطرف سے راشد نکلا اور شاہ طالبہ کیطرف سے بخت آزمائی میدان مین آئی
راشد نے کہا اے جوان تیرا کیا نام ہی مجکو بتادے کہ گمنام میرے ہاتہہ سے نہ مارا
جاوے بخت آزمائی نے کہا مین ایک کمترین خلائق بندہ اللہ ہون اور غلام
ہون اوسکا جسنے اسلام کو رونق دے اور آقا میرا وہ ہی جسکے تابع ہے پیر
کو جبرئیل سا مقرب فرشتہ خوب جانتا ہی اور پروردگار عالم نے میرے مولا و آقا
کو خاص خانہ کعبہ مین پیدا کر کے بیخ کفر کو اوکھاڑا اور تو نے سنا ہوگا کہ یہ شعر میرے
آقا کے شان مین مولف کا ہی شعر ہی علی خاص بندہ اللہ + سب نصیری کہے ہین
گو کہ خدا + در حیدر سے جسنے منہ پھیرا + اوسکو دوزخ نے بے شبہ گھیرا + الغرض
یہ کہکر بخت آزمائی نے کہا کہ اے جوان اگر تو ایمان لاوے تو تجکو زمرہ سرداران
ابا مسلم مین پایہ برتر ملے یہ کلام سنکر وہ منکر اسلام تلوار لیکر بخت آزمائی پر حملہ
آور ہوا اور بخت آزمائی نے نام حیدر لیکر اوس کافر کا وار رد کیا اور ہاتھ بڑہا کر
اوس لعین کو زین اسپ سے اوٹھالیا اور بالائے سر کے چکر دیکر اوسکو دوسرے کو زمین
پر دے مارا کہ تمام اوستخوان بدن اوسکے چور ہوگئے اور وہ جہنم واصل ہوا

بعدہ قاطع ابن عبید بخت آزمائی سے مقابل ہوا وہ بھی جہنم مین داخل ہوا الغرض
شام تک جنگ ہوئی پندرہ پہلوان کفار کے مارے گئے اور ایک سردار اہل اسلام
کا زخمی ہوا در وقت شب کفار نے اپنی کثرت فوج پر مغرور ہوکر اہل اسلام پر زغہ
کیا اہل اسلام نے بعنایت خدا تمام شب کفار کشی مین سرگرمی کی جب صبح ہوئی
تو دیکھا کہ میدان جنگ مین سوا لاشہا ے نحس اہل خوارج کے کوئی لاش شیعہ
پاک کے نہین ہی الغرض جبکہ روز روشن ہوا اور مومنین پہ غلبہ بھوک پیاس کا
ہونے لگا تب شیعون نے بدرگاہ مجیب الدعوات دعا کی کہ الٰہی تیرے سوا
کس سے کہین بتصدق محمد و آل محمد ہمارے اعانت کر راوی لکھتا ہی کہ جب کنیز
خوش گام و ابوالخیر شاہ طالبہ سے جدا ہوے تھے اور شاہ طالبہ بکین سے
جدا ہو کر روانہ ہوے تھے تب بکین خوش کام ابوالخیر دونون مکان روح افزا
دختر عبداللہ کعب پر پہونچی اور روح افزا نے بکین سے کہا کہ تم توقف کرو
مین چلتے ہون الغرض روح افزا نے اوسی وقت چار گھوڑے طلب کئے
اور جملہ سامان سفر تیار کرکے گھوڑے پر سوار ہوکر طرف دست عرطان پاس
ابامسلم کے روانہ ہوے تھے راوی کہتا ہی کہ جب فوج شاہ طالبہ بمقابلہ عبداللہ کعب
کے نہایت خستہ و گرسنہ ہوے اور زغہ اعدا دم بدم زیادہ ہوا تو شاہ طالبہ نے
سوے آسمان ہاتھ بلند کرکے یہ دعا کی الٰہی واسطہ شہیدان کربلا کا اور صدقہ
حسین ابن علی کے بھوک پیاس کا اب میرے اعانت جلد کر کہ تمام مومن فوج سے
جان بلب ہین راوی کہتا ہی کہ ابھی شاہ طالبہ دعا مین مصروف تھے کہ دامن صحرا سے ایک گرد پیدا ہوئی
اور جب قریب شاہ طالبہ کے وہ گرد آئی تو دیکھا سب نے کہ پانچ علم زرین اور سواران جرار اوس
گرد سے پیدا ہوئے اور بمقابل مین فوج عبداللہ کعب کے سفارا ہو کر بعدہ کفار سے جنگ مین سرگرم ہوے اور اسقدر
پہلوان نامی عبداللہ کعب کے مارے گئے کہ تمام خوارج حیران و پریشان ہو کر

راہ فرار تجویز کرنے لگے اور جب پہلوان نامی شمعون عبداللہ کا مارا گیا تو عبداللہ
مفرور ہوا اور سب فوج بھی اوسکی فرار ہوئے راوی کہتا ہے کہ اوس روز
سولہ ہزار خوارج دوزخ ہاویہ مین پاس یزید و معاویہ کے پہونچے اور مومنین
بہت کم زخمی و شہید ہوئے جبکہ فوج خوارج فرار ہوئے تو شاہ طالبہ طرف اون
پانچون علم کے گیا اور سوارون سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے سوارون نے
کہا ہمارے شاہزادے اور سردار سید حسن قحطبہ و سید حمید و قحطبہ ہین شاہ طالبہ
دونون سردارون کے پاس گیا تو وہ دونون صاحب زادے گھوڑونسے
اوترکر شاہ طالبہ سے بغلگیر ہوئے اور نام و نسب اپنا بیان کرکے کہا ہم بھی
غلام جناب ابوتراب علیہ السلام کے اور ہمکو خواب مین ہمارے آقا نے
تمہارے طرف روانہ ہونے کا حکم دیا ہے تب ہم تمہارے کمک کو آئے ہین بعدہ
دونون سیدزادون نے کہا کہ اے برادر تمہارے فوج مین جسقدر مومن زخمی
ہین اونکو ہمارے پاس لاؤ الغرض جب مومنین زخمی وہان آئے تو سید حسن نے
قدرے مرہم عنایتی جناب خضر علیہ السلام کا تمام زخمیون کو دیا کہ جب بدن مین
لگایا فوراً اوسی ساعت شفا ہوگی اور قوت و طاقت پیدا ہوئے اور شاہ
طالبہ کی فوج مین معہ فوج خود یہ دونون سیدزادے مقیم ہوئے اور جسقدر
ہمراہیان شاہ طالبہ بھوکے اور پیاسے تھے اونکو سیر کیا اور بعدہ مجلس عزائے
امام کونین اباعبداللہ الحسین علیہ السلام برپا کرکے سب مومن گریان ہوئے
اور تشنگی حسین و اولاد حسین یاد کرکے سب شیعہ بہت روئے روز دوم حسن قحطبہ
نے اپنا جاسوس عمر دوندہ واسطے خبر ابامسلم کے روانہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب عمر
دوندہ مقام سبزدارین پہونچا تو وہان دیکھا کہ ایک لشکر کے ہمراہ خزانہ وغیرہ
بہت ہے عمر دوندہ نے اہل لشکر سے پوچھا کہ یہ خزانہ کہان جاتا ہے لوگون نے کہا

کہ زر خراج سات برس کا ملک خراسان سے بادشاہ مروان کے پاس دمشق کو جاتا ہے بمجرد سننی اس حال کے عمر دونده سید عرب کے حضور مین گیا اور کہا کہ ای سید بڑا افسوس ہی کہ سات برس کا محصول خراسان کا مروان کے پاس جاتا ہی اور کوئی تدبیر آپ سے نہین ہوسکتی کہ یہ دولت کفار سے چہین لیجاوے پس سید عرب یہ خبر سنکر جلد روانہ ہوے اور جب قریب فوج خوارج کے سید عرب پہونچے عمر دونده سے کہا کہ تو جاکر فوج مخالف مین دریافت کر کہ افسر فوج اعدا مین کون ہی الغرض عمر وہان گیا اور پوچھا بعده فوراً واپس آکر سید عرب سے کہا کہ سردار فوج خوارج مین حاجی ابوالحسن ترپاہن اور حاجی ابوالحسن سپہ سالار ہین ملک زاد خاقان کے یہ حال سنکر سید حسن عرب حاجی صاحب کے پاس گیا اور یہ کہا کہ میرا جی چاہتا ہی کہ مین بہی خیمے آپکے قریب برپا کرون حاجیصاحب نے کہا اچہا الغرض جب خیمہ سید حسن عرب رات کو حاجیصاحب کے پاس گئے تو حال ملک زاد خاقان کا پوچہا حاجی صاحب نے کہا ہشام عبدالملک کے ظلم سے ملک زاد عرصۂ چند برس سے طرف دشت قپچاق کیطرف چلا گیا ہی اور مجہسے کہ گیا ہی کہ تم حال یہانکا لکہا کرنا جب موقع ہوگا مین پہر آونگا سید حسن نے یہ حال خزانہ کا پوچہا حاجی صاحب نے کہا کہ آج دن کو مینے خزانہ فوج مروان کے حوالہ کردیا وہ خزانہ یہان سے دو کوس پر باغ فیض آباد مین ہی میرے پاس فوج کم تہے اسوجہ سے مینے خزانہ دیدیا ہی الغرض سید حسن بصلاح حاجیصاحب طرف باغ فیض آباد روانہ ہوے اور وقت رات سید عرب نے فوج مروان پر حملہ کیا خوارج کچہ عرصہ تک مومنون سے مقابل رہے بعده تاب جنگ کے نہ لاسے اور بہاگ گئے اور جملہ خزانہ وسامان لشکر فوج خوارج کا سید عرب نے پایا اور وہان سے نیشاپور کو روانہ ہوے اور نیشاپور مین مقام کیا اور وہان سے جاسوس واسطے

خبر ابامسلم کے روانہ کیا۔

بیان حال ابامسلم نامدار

راوی کہتا ہے کہ مقام دشت عریان مین ابامسلم مقابلہ لشکر نصر سیار کے اوترے ہوئے تھے اور دونون طرف فوجین صف آرا تھین کہ ایک روز وقت صبح طبل جنگ بجا ہر دو لشکر صف آرا ہوئے ناگاہ از طرف خوارج ابوالغیاث مروزی نکلا امیر ابامسلم کیطرف سے علی کامگار میدان مین آئے اور چند ساعت بعد علی کامگار زخمی ہوئے بعد اونکے اور چند کامگار زخمی ہوئے اور دو مومن شہید ہوئے تب ابامسلم نے خود اپنا گھوڑا بڑہایا کہ ناگاہ صحرا سے گرد پیدا ہوئی دونون لشکر ادہر دیکھنے لگے کہ ایک ابلق گھوڑے پہ ایک جوان دیکھا کہ چلا آتا ہے اور ہمراہ اوسکے پانچ ہزار سوار اور ہین الغرض جب وہ سوار قریب دونون فوجون کے آیا تو ابلق سوار طرف ابوالغیاث کے مخاطب ہوا اور کہا کہ مین تیرا ہم نبرد ہون تو ہوشیار ہو جا ابوالغیاث نے کہا اے جوان مسافر تو کیون اپنی جان دینے آیا ہے یہان سے چلا جا مجھکو تیری جوانی پر رحم آتا ہے کہ تو ہمارے ہاتھ سے مارا نہ جاوے تو بہتر ہے اور تو نہین جانتا کہ مین ابوالغیاث مروزی وہ ہون کہ صدہا گھر مینے بے چراغ کردیئے اور آجتک عرب و عجم مین کوئی ایسا نہین ہوا جو مجھکو میدان مین ٹوک سکتا تجھے کیا تیرے قضا یہان لائی ہے اب بھی بہتر ہے یہان سے چلا جا ابلق سوار نے کہا کہ تو کم جرأت ہے جو میدان جنگ مین با وجود موجود ہونے ہتیار کے زبان سے کلام کرتا ہے اے نادان بہادر زبان تیغ و نیزہ سے کلام کرتے ہین دم تو اپنے تعریف اپنے منہ سے کرتا ہے یہ صاف دلیل نامردی کے ہے اور تو یہ نہین جانتا کہ مین ادنا غلام اوس شاہ کا ہون کہ جسنے در خیبر کو تل کردیا اور بڑے بڑے نامی پہلوانونکو تہ تیغ کیا میرے نظر مین تو ایک مور ضعیف میدان جنگ مین ہے القصہ ابوالغیاث یہ کلام سنکر

غیض مین آیا اور گرز گران کا وار اوس نابکار نے کیا ابلق سوار نے نام حیدر کرار
لیکر گرز اوسکا چھین کر زمین پر پھینک دیا اور اوس خارجی کو زین اسپ سے
اوٹھالیا اور زمین پر مارا کہ وہ کافر واصل جہنم ہوگیا اور ابلق سوار پر چہار طرف سے
خوارج نے حملہ کیا اور ابلق سوار نے اسقدر خوارج کو قتل کیا کہ تمام خوارج بدحواس
ہوکر فرار ہوے اور زیر علم نصر سیار کے جا کر ٹھہر گیا وقت شام طبل بازگشت بجے
جنگ موقوف ہوئی ابلق سوار امیر ابا مسلم کے خدمت مین گیا اور ابا مسلم سے کہا
کہ بندہ کا نام دیوتاز چہرہ بیابانی ہی اور مین چھوٹا بھائی خورشید چہرہ کا ہون
ابا مسلم نے اوسکو گلے سے لگایا اور اوسکے بہادری کے بہت تعریف کی اور اوسنے
لشکر مین مقیم کیا راوی کہتا ہی کہ جب نصر سیار شکست کھا کر بھاگ گیا تو بعد چند روز
کے ابا مسلم نے سلیمان کثیر سے کہا کہ اے خواجہ مجکو امام کا حکم ہی کہ جب کوئی مشکل
در پیش ہوے تو ریگ خارزم کیطرف ضرور جانا لہذا میرا قصد ہی کہ اودہر جاؤن
مگر یہ بتاؤ کہ اوس راہ مین تکلیف پانی کی ہی یا نہین کیونکہ مین اوس راہ سے
ناواقف ہون دیوتاز نے کہا یا امیر اوس راہ مین پدر خارزم شاہ نے بہت
چاہ پختہ بنائے ہین پانی ملتا ہی ابا مسلم یہ کلام دیوتاز کا سنکر آمادہ سفر ہوے اور مومنین
رونے لگے ابا مسلم سب سے رخصت ہوکر روانہ ہوے راوی کہتا ہی کہ یہ سب
باتین ابا مسلم کے داغولی جاسوس نصر سیار کا دربار ابا مسلم مین خفیہ سنتا تھا
اوس ملعون نے مفصل حال نصر سیار سے جا کر بیان کیا اور یہ کہا کہ مجکو زر وغیرہ
تاکی سردار اگر میرے ہمراہ کے جاوین تو مین راہ مین ابا مسلم کا کام تمام کرون القصہ
داغولی فوج اور سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور جسقدر چاہ راہ مین
دیکھے سب مین خاک بھردے کہ پانی نایاب ہوگیا اور داغولی ایک جگہہ خفیہ راہ
مین چھپ رہا اور زرخی جاسوس کو واسطے لانے خبر ابا مسلم کے روانہ کیا القصہ

جب ابامسلم روانہ ہوے تو کئے روز بعد فوج خوارج سے اور ابامسلم سے سامنا ہوا قیس پہلوان فوج خوارج کا ابامسلم سے مقابل ہوا اور چند ساعت بعد قیس کو ابامسلم نے واصل جہنم کیا بعد اوسکے لیس پہلوان ہوکر ابامسلم سے اماد ہ جنگ ہوا ابامسلم نے لیس کو ایک طمانچہ مارا کہ وہ مرگیا اور لشکر خوارج نے ابامسلم پر حملہ کیا اللہ تعالے نے مومنین کو فتح دے اور روایت سے ظاہر ہوتا ہی کہ دس روز معرکہ مین قریب دس ہزار کے خارجی مارے گئے اور ادہر چند مومن زخمی و شہید ہوے اور ابامسلم وہان سے طرف خارزم کے روانہ ہوے اور نصر سیار نے خبر روانگی ابامسلم سنکر اسعد مروزی اور موسی کنعانی کو پھر چالیس ہزار فوج سے طرف ابامسلم کے روانہ کیا اور نصر سیار نے مروان کو نامہ لکھا کہ ابامسلم میرے سامنے سے بہاگتا پھرتا ہی عنقریب میرے فتح ہوا چاہتی ہی اور بعد وہ نصر سیار فوج بیشمار اپنی ہمراہ لیکر کنارۂ مقام کش مین کے جاکر مقیم ہوا۔

احوال ابامسلم

راوی کہتا ہی کہ جب ابامسلم روانہ ہوے تو راہ مین بوجہ گرمی کے ابامسلم کو پیاس نے تنگ کیا ہر چند پانی تلاش کیا ایک قطرہ نہین ملا اور ابامسلم معہ محبان جان بلب ہوے اور آگے چلے تو راہ مین ایک جگہہ بلندی پر دیکہا کہ داغول نطفہ حرام بیٹہا ہی اور داغول نے مومنین کو دیکھکر کہا اے ابو تراب ہون یہان مخناز سردار معہ فوج تمہارے واسطے مقیم ہی خوب ہوا کہ تم اپنے پاؤن سے اپنی گور مین آے ہو القصہ جبکہ مخناز کا سامنا ہوا اور جنگ شروع ہوئی مخناز نے ابامسلم پر گرز مارا امیر ابامسلم نے وار اوسکا تبر پر روک کے ایک تبر مخناز کو مارا کہ وہ جہنم واصل ہوگیا بقیہ خوارج طرف صحرا کے فرار ہوے مومنین نے تمام سامان عدو کا لوٹ لیا آب و طعام بہت کثرت سے پایا سب محب آسودہ ہوے اور بہت خوش ہوے اور خوارج

گریان و دل بریان لاشہ مختار کا نصر سیار کے پاس لیگئے نصر سیار نے بہت رنج کیا اور نصر سیار نے داغولی سے کہا مینے چند سردار معہ فوج اور بھی روانہ کیے اب تو بھی جلد یہان سے روانہ ہو کر وہ سردار اور فوج تیری جانے سے خوش ہون القصہ حسب الحکم نصر سیار کے داغولی بھی روانہ ہوا اور جا کر شریک فوج خوارج کے ہوا راوی کہتا ہی کہ ابامسلم اور یاران ابامسلم پر پھر پیاس نے غلبہ کیا ابامسلم نے سعید زولابی جاسوس سے کہا کہ تو جلد پانی تلاش کردے چنانچہ زولابی پانی کے فکر مین نکلا راہ مین دیکھا کہ داغولی زیر درخت سوتا ہی زولابی نے اوسکو کمند مین گرفتار کیا اور ابامسلم کے حضور مین لیجا کر حاضر کیا جب داغولی ابامسلم کے سامنے گیا تو عرض کیا یا امیر مجکو بہت بڑا رنج و صدمہ یہ ہی کہ مومنین سب پیاسے ہین اگر حکم فرمایئے تو مین حضور کے دوستون کے واسطے پانی تلاش کر کے حاضر کرون لیکن یا امیر ابامسلم میرے ہمراہ اور بہت فوج خوارج کی آئی ہی اور فلان مقام مین وہ فوج مقیم ہی فدوی بنظر خیر خواہی اطلاعاً عرض کرتا ہی اگر حضور اوس فوج کو قتل کرین تو نصر سیار کی کمر ٹوٹ جاوے راوی کہتا ہی کہ ابامسلم بموجب بیان داغولی کے چاہ زنگبار پر تشریف لیگئے اور جس جگہہ داغولی نے نشان پانی کا دیا ابامسلم نے وہان سے منگوا کے سب کو تقسیم کیا اور خوب سیراب ہوے اور وہ پانی نہایت عمدہ و شیرین تہا اور ابامسلم نے داغولی کو بمصلحت نگرانی مین رکہا اور زولابی بصورت داغولی تیار ہو کر سرداران خوارج کے پاس گیا اور یہ کہا کہ مین تمہارے خیر خواہی کرتا ہون اگر تم مجکو متوقع انعام کا کر دو تو مین ایک کام بہت عمدہ تمکو بتا دون وہ بولے ہم انعام دینگے اگر تو ہماری خیر خواہی کریگا ہمشکل داغولی نے کہا یہان سے تہوڑی دور پر ابو ترابی حالت تشنگی اور گرسنگی مین گرفتار ہین اور بے

حس وحرکت پڑے ہین اگر تم یہان سے فوج لیکر چلو تو مین اون کو بتا دون تم سب کو قتل کروا ور زندہ بھی جسے چاہو گرفتار کرلاؤ القصہ اسد مروزی سردار فوج نصر سیار کا داغولی نقلی کے بیان پر راضی ہوکر معہ فوج کثیر ہمراہ داغولی روانہ ہوا الغرض داغولی نے دو پہر تک تمام فوج خوارج کو چکر مین ڈالا اور جب دیکھا کہ سب اہل فوج تھک گئے اور چلتے چلتے خستہ ہو گئے تب ایک مقام مین اون سب کو ٹھہرایا اور اسد مروزی سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین ابوترابیون کو دیکھہ آؤن کہ کس جگہہ اور کس حالت مین ہین اسد مروزی نے کہا اچھا جاؤ مگر جلد آنا چنانچہ نقلی داغولی وہان سے روانہ ہوکر امیر ابامسلم کے پاس گیا اور کہا کہ فوج مخالف کو یہانتک لگا لایا ہون مگر آپ خبردار رہئے گا جب وہ لوگ قریب آوین تب اونکو قتل کیجئے گا یہ کہکر وہان سے روانہ ہوکر فوج خوارج مین گیا اور کہا جلد چلو ابوترابی بیہوش پڑے ہین الغرض تمام فوج خوارج معہ سردار وغیرہ ہمراہ داغولی روانہ ہوے اور جب متصل مومنین کے پہونچے ابامسلم نے نعرہ اللہ اکبر بلند کرکے کفار پر حملہ کیا اور جنگ مغلوبہ ہونے لگی اسعد مروزی زخمی ہوکر درہ کوہ مین پوشیدہ ہوگیا اور چھہ ہزار مومنون نے چالیس ہزار خوارج کو تہ تیغ کیا اور چوبیس ہزار خارجی زندہ رہ کر فرار ہوا اور محبون نے سب فتح پائی تب داغولی اصلی کو ابامسلم نے کچھہ انعام دیکر رہا کیا جب داغولی نے رہائی پائی تو اسعد مروزی کو تلاش کرکے اپنی ہمراہ نصر سیار کے پاس لے گیا اور سب کیفیت بیان کی اور یہ کہا کہ اب اور فوج میرے ہمراہ کردی جاوے تو مین اچھی طرح سے ابوترابیولت کو گوشمالی دون کہ وہ بھی یاد کرین اور ابامسلم کو گرفتار کرلاؤن نصر سیار نے داغولی کے ہمراہ عوجان شامی وایوب بن فرخ دمشقی وحدید بن کیاث کو بافوج کثیر روانہ کیا۔

بیان حال ابامسلم

راوی کہتا ہی کہ جب ابامسلم قتل خوارج سے فارغ ہوے اور چند روز تک قیام کیا
جب کوئی دشمن مقابلہ کو نگیا تب امیر ابامسلم مقام ہفت ریگ مین جاکر مقیم ہوے
اور ایک روز ابامسلم کو یہ خبر معلوم ہوے کہ داغولی بہت فوج لیکر اسطرف
آتا ہی ابامسلم نے اپنی سردارون سے کہا کہ داغولی حرامی پھر کوئی بلا لیکر میری
طرف آتا ہی اور میرے ہمراہ فقط پانچہزار فوج تندرست قابل جنگ ہی اور ہمراہ
داغولی مجمع فوج کا بہت ہی دیکھئے اللہ تعالی کو کیا منظور ہی لیکن تمکو لازم ہی
کہ تم لوگ تا مقدور کوتاہی نکرنا خداوند عالم تمہارے اعانت کریگا خاطرجمع
رکہنا اور سامان حرب جلد درست کرو الغرض بموجب امیر ابامسلم سب مومن چست
و چالاک ہوے کہ ناگاہ روز دوم یہ خبر ابامسلم کو آئی کہ داغولی معہ فوج قریب
آ پہونچا ہی ابامسلم یہ سنکر میدان وسیع مین مومنین آمادہ جنگ ہوکر ایستادہ
ہوے کہ ناگاہ دور سے دیکھا کہ داغولی نمودار ہوا اور سامنے ابامسلم کے آیا
اور کہا اے امیر ابامسلم ابھی بہتر ہی کہ اطاعت مروان کے قبول کرو نہین تو
انجام تمہارا اچھا نہوگا ابامسلم نے کہا اے نطفہ شیطان تو مجکو اس فوج سے خوف
دلاتا ہی جو کہ تیرے ہمراہ ہی جا دور ہو میرے سامنے سے نہین تو ابھی تجکو سزا
معقول دونگا داغولی یہ جواب ابامسلم سے سنکر اپنی فوج مین گیا اور سردارون
کو ترغیب جنگ کی دیکر اوسے وقت ابامسلم پر حملہ کیا اور جنگ مغلوبہ ہوا
اور چونکہ کثرت فوج خوارج کی بہت تھی اور مومن قلیل تھے اسوجہ سے مومنون
مین تفرقہ ہوگیا تھا اور بھائی کو بھائی کی اور پدر کو پسر کے خبر نہ تھی کہ کون کس جگہ
لڑتا ہی مگر مومنون نے اسقدر مردانگی دکھائی کہ جسکی تعریف اب تک زبان
خلق پر ہی راوی کہتا ہی کہ عین حالت جنگ مین خوردک ابامسلم سے جو

ہوگیا اور عوجان پہلوان نصر سیار سے اور خوردک سے سامنا ہو گیا عوجان نے
کہا ای پسر آہنگر آج مین تجکو ضرور قتل کرونگا بہتر ہے کہ تو میری اطاعت قبول کر اور میری ہمراہ نصر سیار کے پاس
چل تجکو انعام اوونگا خوردک نے کہا ای مردک کیا لاف زنی کرتا ہی اگر تجکو اپنی قوت اور بہادری پر ناز ہی
تو مجھے بھی اپنی خدا کی مدد کا بھروسہ ہی ہر چند کہ تو بہت بڑا پہلوان نامی جنگ آزما ہی لیکن میرے کمک
کو میرا آقا و مولا جناب مشکل کشا علی ابن ابیطالب علیہ السلام میرے پشت
پر موجود ہی اور اسے خارجی مین تجکو ہدایت کرتا ہون کہ دین حق قبول کر ورنہ
تو دنیا و عقبا دونون تیرے خراب ہونگے راوی کہتا ہی کہ عوجان یہ کلام سنکر
کا سنگ گرز گران لیکر طرف خوردک کے بڑہا اور وار گرز کا کیا خوردک نے
دل مین کہا یا علی اسکے وار سے بچانا ناگاہ وار عوجان کا خالی گیا اور خوردک نے
گرز اوسکا چھین کر زمین پر پھینک دیا اور اپنے تلوار نکالکر عوجان پر حملہ کیا عوجان
نے سپر پشت سے لیکر وار خوردک کا رد کا راوی کہتا ہی کہ خوردک کی تلوار نے سپر کو
کاٹ کر عوجان کے سر مین گذر کیا بعدہ سینہ مین در آئی اور شکم گاہ سے نکلی
عوجان کے دو ٹکڑے ہوئے خوردک نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا کہ یہ آواز ابامسلم
نے سنی لوگون سے پوچھا یہ آواز خوردک کے ہی کہ ایک مومن نے خبر دی کہ خوردک
نے عوجان کو قتل کیا اور دوسرے طرف دیوتاز نے حدید کو مارا یہ سنکر ابامسلم بہت
خوش ہوے کہ اسی عرصہ مین ایوب پہلوان خوارج کا جو کہ بہت بڑا طویل قامت
اور نہایت طاقت دار تہا ابامسلم کے روبرو آیا اور کہا کہ اے ابامسلم تو
مروان کی اطاعت کر تو تجھے لطف حکومت دنیا حاصل ہوگا ابامسلم نے کہا اے
نادان حکومت دنیا کیا چیز ہی آگے عیش و حکومت عقبا کے دنیا برائے نام ہی
اور عقبا ابد کے واسطے مقام ہی یہ کہکر ابامسلم نے اپنا تبر اوٹھایا اور وہ خارجی
تبر کو دیکھکر حیران ہوا اور چاہا کہ وار ابامسلم کا خالی دے دن کہ ابامسلم نے نعرہ حیدری

کر کے ایک ہاتھہ مارا کہ اوس خارجی کے دو ٹکڑے ہوے اور مومنین نے ہر چہار طرف
سے خوارج پر حملہ کیا اور ہزارہا کفار قتل ہوے اور بقیہ فوج کفار فرار ہوے ناگاہ
ایک دہقان نے راہ مین زولابی سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جو کہ اس میدان مین
لڑتے ہین اور ہزارون بندگان خدا زخمی اور مقتول ہوے ہین زولابی نے کہا
کہ اے برادر مین مسافر ہون اسطرف ابھی وارد ہوا ہون مجھے نہین معلوم یہ
لوگ کس قبیلہ کے ہین اور کیون لڑتے ہین وہ دہقانی بولا کہ اے مسافر غریب
تو یہان سے جلد چلا جا کیونکہ یہان سے عنقریب بہت بڑا لشکر آتا ہی اور بہت
پہلوان اوس لشکر مین ہین اور اسقدر کثرت فوج کی ہی کہ اس درہ کوہ مین
گنجایش اوسکی نہو سکے گی الغرض زولابی اوس دہقانی کو رخصت کر کے امیر ابا مسلم
کے پاس گیا اور عرض کیا یا امیر مجکو خبر ملی ہی کہ فوج خوارج بہت کثرت سے آپ کے
مقابلہ کو آتی ہی اور قریب ہی یہان سے لہذا آپ بہی ہوشیار ہو جاوین کہ یہ وقت
آرام کا نہین ہی ابامسلم یہ حال سنکر پل خانقاہ پر تشریف لیگئے اور ہر چہار طرف
دیکھنے لگے کہ ناگاہ دیکھا ایک طرف سے داغولی تنہا چلا آتا ہی ابامسلم نے اپنی
یارون سے کہا کہ ایہا الناس دیکھا تمنے کہ داغولی آتا ہی الغرض بعض مومن داغولی
کیطرف متوجہ ہوے کہ دفعتاً ابامسلم کے پس پشت سے ایک گرد پیدا ہوئی بعدہ
دیکھا کہ فوج کثیر اوس گرد سے نمودار ہوئی اور فوج خوارج نے داغولی کے
کہنے پر دفعتاً حملہ ابامسلم کیطرف کیا اور جنگ مغلوبہ ہونے لگے اور اسد مروزی
نے بہین حالت جنگ مین ابامسلم کا مقابلہ کیا ناگاہ ایک ہاتھہ آسمان سے پیدا
ہوا اور اسد کو اوٹھا لیگیا اور جب کہ اسد بہت بلند ہوا تب اسد کو زمین پر
پہینکا کہ دفعتاً ابامسلم نے اسد کو زندہ گرفتار کیا اور فوج خوارج یہ حال دیکھکر فرار
ہوے اخیر ابامسلم نے اسد مروزی سے کہا کہ اگر تو ایمان قبول کرے تو مین تجکو نہ

رتبہ عظیم دون وہ خارجی بولا کہ یہ ممکن نہوگا کہ مین دوستی یزید و مروان سے
منہ موڑون ابامسلم یہ کلام سنکر خنجر لیکرا مادہ قتل ہوے اور امیر ابامسلم نے
اپنے ہاتھہ سے اوس خارجی کو قتل کرکے دوزخ حاویہ مین پاس معاویہ کے
پہونچایا اور جسقدر سامان فوج مخالف چھوڑکے بہاگے وہ سب مومنین نے
حاصل کیا اور اسقدر سامان خرد و نوش مومنین کو ہاتھہ آیا کہ چند روز کیواسطے
کافی ہوگیا اور امیر ابامسلم بعد فتحیابی اوس مقام سے آگے روانہ ہوے روز سوم
ایک بستی دیکھی اور ابامسلم نے اپنی یارون سے کہا کہ اے برادران خبردار
رہنا سامنے آبادی نظر آتی ہے ایسا نہو کہ یہ بستی اہل خوارج کے ہو اور صورت
فسادکے ظہور مین آوے القصہ جبکہ ابامسلم قریب اوس آبادی کے پہونچے تو
دیکہا کہ عمارت بہت کہنہ اور شکستہ عرصہ دراز کے معلوم ہوے ابامسلم نے
یارون سے کہا کہ یہان پانی تلاش کرو یقین ہے کہ یہان پانی دستیاب ہوگا
الغرض چند مومن تلاش آب مین سرگردان ہوے ایک قطرہ پانی نہ حاصل ہوا
اور شدت گرمی آفتاب سے سب مومن پیاسے ہوے اور نہایت حیران ہوے
آخرش ابامسلم ایک جگہہ مقیم ہوے جبکہ نصف شب گذری تو دیکہا کہ میدان
مین جماعت غوغان از بس ہے اور جو حرکات غول کرتے ہین وہ سب ظاہر
ہوتے ہین آخرش ابامسلم سے اور غولون سے مقابلہ ہوا ابامسلم نے بہت غو
قتل کئے اور مومنون سے کہا کہ یہان رہنا اچھا نہین اسی وقت یہان سے
[illegible] ایسا نہوے کہ کوئی فساد واقع ہوے آخرش ابامسلم اوسیوقت وہان سے
روانہ ہوے اور حال داغولی کا یہ ہے کہ فوج کثیر نصر سیار کو داغولی اپنی ہمراہ
[illegible] خانقاہ پر جہان پہلے ابامسلم فروکش ہوے تھے پہونچا تو یہ بات خوارج
کو [illegible] ہوئی کہ ابامسلم یہانسے روانہ ہوگئے اور جبکہ امیر ابامسلم بل محمودیہ پر

پہونچے تو وہان بھی پانی حاصل نہ ہوا اور آفتاب کے گرمی سے مومنین کمال
بے چین ہوئے اور کسی بہادر مین اتنی قوت نرہی کہ آگے کو روانہ ہوئے اور
جب فوج کفار صحرائی غولان مین پہونچے تب یہ حال خوارج پر ظاہر ہوا کہ ابامسلم
بہت غولون کو قتل کرکے یہان سے آگے گئے ہین تب داغولی معہ فوج اوسی
طرف روانہ ہوا اور حال ابامسلم کا یہ ہوا کہ صدمہ پیاس سے اوسی جگہہ قیام
پذیر ہوئے اور تلاش آب مین سرگرم ہوئے کہ ناگاہ تھوڑے عرصہ مین داغولے
ظاہر ہوا اور یہ کہنے لگا کہ اے فوج ابوترابیان ہوشیار ہوجاؤ کہ تمہارے قتل کو
شاہ پور کنعانی اور محتاج وغیرہ چند سردار مردان کے طرف آئے ہین اور
نصر سیار نے میرے ہمراہ اون سب کو تمہارے قتل کیواسطے بھیجا ہے
راوی کہتا ہے کہ جب ابامسلم نے یہ حال سنا تو اپنے فوج صف آرائی اور بعدہ
جنگ شروع کی اور شاہ پور نے میدان مین نکل کر یہ کہا کہ ہے کوئی ابوترابی
جو میرے سامنے آوے الغرض فوج مومنین سے بیس آدمی پے درپے
نکلے اونمین بعض شہید ہوئے اور بعض زخمی ہوگئے اور شاہ پور نے کہا صبح سے
تا شام [illegible] تا صبح بلکہ دوسرے روز تک تا شام طاقت جنگ کی رکھتا ہون
اور دہ مین بہادر ہون کہ فیل مست کو برابر پشہ کے جانتا ہون اور تم مین
کوئی ایسا مجکو نظر نہین آتا ہے جو میرا مقابلہ کرے اور کہان ہے ابامسلم جو میرے
سامنے نہین آتا معلوم ہوا کہ جان بچاتا ہے خیر کب تک منہ چھپلے گا راوی کہتا
ہے یہ کلام اوس بدانجام کا سنکر ابامسلم میدان مین آئے اور کہا اے جوان
کیا لاف زنی کرتا ہے غرور خدا کو پسند نہین ہے تا لیس کلام سنکر شاپور نے کہا
کہ شاید ابامسلم تو ہی ہے بہتر یہی ہے کہ ہاتھ باندہ کر میرے ہمراہ نصر سیار کے
سامنے چل مین تیری خطا معاف کرادونگا ابامسلم نے کہا کہ تو اور تیرا حاکم

خود خطا وار ہو کہ خلاف حکم خدا و رسول افعال قبیح عمل مین لاتے ہو اور خوف
قیامت تمھارے دلون مین نہین ہو شاہ پور نے کہا کہ ہم تابع حکم حاکم وقت کے
ہین اگر آج کے روز جناب امام حسین علیہ السلام زندہ ہوتے تو مین اپنی بہادری
کے جوہر دیکھاتا اور حکم حاکم پر عمل کرتا راوی کہتا ہو کہ جو ہین شاپور نے نام جناب
امام حسین علیہ السلام زبان نجس سے لیا وہین ابامسلم کے منہ سے کف جاری
ہوا اسقدر غصہ آگیا ہو اور یہ کہا کہ اے کافر تیرے یہ مجال ہو کہ تو میرے روبرو
نام میرے آقا کا لیتا ہو اور لعین مین ایک کمترین غلام اوس امام عالیمقام
کا ہون پہلے تو اسوقت مجھسے اپنی جان بچاتے تب یہہ نام اونکا لینا مین تنہا
تیری جان لینے کو کافی ہون اور خبردار اب زبان سے کوئی کلام نکرنا نہین
زبان نجس تیری کاٹ لونگا یہ کلام سنکر شاپور نے وار گرز کا ابامسلم پر کیا
ابامسلم نے وار اوسکا خالی دیکر گرز اوسکے ہاتھ سے چھین کر زمین پر پھینک
دیا وہ کافر غیض مین آیا اور تلوار لیکر ابامسلم پر وار کیا اللہ تعالے نے ابامسلم
کو اوس وار سے بھی بچایا راوی کہتا ہو کہ جب دونون وار اوس نابکار کے
خالی گئے تب ابامسلم نے کہا کہ اے شاپور اب خبردار رہنا اور دیکھ تو وار غلامان
حیدر کرار کا یہ کہکر ابامسلم نے وار تبر کا اوس پر کیا اور اوسنے چاہا کہ وار کو سپر پر
روکون کہ تبر شاہپور کے لگا اور سپر کو کاٹ کر سینہ و سر کو کاٹا بعد زیر ناف
اوسکے شاہپور اور اسپ شاہپور کے چار ٹکڑے کیئے اور ابامسلم نے نعرہ تکبیر زبان سے
جاری کیا اور فوج خوارج یہ حال دیکھکر خوف زدہ ہوئے کہ ایک مرد ضعیف نے
ایسے زبردست ذلیل مست کو مارا اور ہر چہار طرف سے فوج خوارج پر ٹوٹ پڑے
اور ہزار ہا کفار قتل ہونے لگے اوسوقت واغولی نے یہ فریب کیا کہ حالت جنگ
مغلوبہ مین طرف سورچہ خواجہ سلیمان کثیر کے گیا اور کہا کہ اے خواجہ تم کیون اپنے

جان ہلاک کرتے ہو امیر ابامسلم طرف خوارزم کے روانہ ہوگئے اور تمکو یہاں چھوڑ گئے
واہ کیا خوب قدردانی تمہاری کے سلیمان کثیر نے یہ کلام داغول کا جب سنا تو
خواجہ بھی میدان سے غایب ہوگئے بعد ازین داغول ابامسلم کے عقب روانہ ہوگیا
اور یہ کہا کہ ابا میر خواجہ سلیمان کثیر میدان سے فرار ہوگئے اور طرف خوارزم کے روانہ
ہوئے اور خوب آپ کے ساتھ حق دوستی ادا کیا ابامسلم یہ حال سنکر نہایت خفا
ہوئے اور میدان سے روانہ ہوئے اور سپاہ مومنوں میں تفرقہ ہو گیا اور باپ
بیٹے اور بھائی بھائی سے علیحدہ ہو گیا چنانچہ لشکر اسلام میں دو بھائی تھے
بعہدہ نقشی گری ملازم تھے اور نام انکے اعلا سے زریخ و اطیر زریخ تھے ایک
دونوں سے داغول نے کہا اے بہادر تمہارا سردار چلا گیا تم کیوں ہلاک ہوتے
ہو تم بھی کسی طرح اپنی جان بچالے جاؤ اور کوئی طرح کا اندیشہ اونکا بعث نہ
اوٹھاؤ الغرض وہ دونوں بہادر بھی میدان سے روانہ ہوگئے اور خوارج نے
بہت مومنوں کو قید کیا اور اعلا سے زریخ کو کفار نے صحرا میں گرفتار کیا اور
زبانیں اونکی خوارج نے گدی سے باندھ دیں اور صحرا سے پرنما میں دونوں کو
چھوڑ دیا اور بہت مومنوں کو قید کرکے نصر سیار کے سامنے پہونچے تو نصر سیار
اپنے فوج ہمراہ کرکے قیدیوں کو طرف مروان کے روانہ کیا اور بعد ازیں
نصر سیار نے پہلوان جوشن بن عمور اور سہیل بن کنانہ و یوشع بن ابراہیم
وزیشان شیخ سبلت وغیرہ کو با فوج کثیر و مع سامان خورد و نوش طرف خوارزم
کے بھیجا اور یہ کہا کہ جہاں کہیں ابامسلم تمکو ملے وہ ہرگز اوسکو زندہ نہ رکھنا اور
جو لوگ ابوترابی تمہارے اطاعت نکریں اونکو قید کرکے میرے پاس روانہ کرنا
اور جب تک انتظام دفع ابوترابیوں کا خوب نہ ہوسکے تب تک تم لوگ میرے طرف
کا قصد نکرنا جب اچھی طرح سے انتظام شیعوں کا ہو جاوے تب تم میرے طرف

طرف قصد کرنا راوی دل افگار یہ لکھتا ہی کہ جن مومنون کو قید کرکے نصر سیار نے
طرف مروان کے روانہ کیا تھا اونکے قید کا حال عمر و ندہ نے عامر بن ضرارہ سے
جا کر مفصل بیان کیا عامر بن ضرارہ یہ حال سنکر رنجیدہ خاطر ہوا اور سید قحطبہ
و سید حمید قحطبہ و شاہ طالیہ بکر آبادی و حاجی ابو الحسن وغیرہ کو اپنے ہمراہ لیکر واسطے
رہائی مومنین قیدیان کے روانہ ہوا اور شب و روز کوچ کرکے خوارج کے
پاس پہونچا اور وقت فرصت پاکر لشکر کفار پر شب خون مارا اور بہت خوارج کو قتل
کرکے مومنین کو بفضل خدا رہا کیا اور مومنون سے احوال ابا مسلم کا دریافت
کرکے طرف خوارزم کے روانہ ہوا

بیان احوال امیر ابا مسلم

راوی کہتا ہی کہ جب ابا مسلم اپنے جگہہ سے روانہ ہوے تو ایک صحرا سے پرخار
مین پہونچے اور دیکہا کہ ایک گنبد بہت بڑا صحرا مین واقع ہی الغرض قریب
اوس گنبد کے جا کر بغور دیکہا تو ایک لوح دروازہ گنبد پر نظر آئی اوسمین
یہ کندہ تھا کہ یہ گنبد سکندر نے بنایا ہی بعدہ امیر ابا مسلم نے طرف صحرا کے
نظر کی تو یہ دیکہا کہ جناب حضرت خضر علیہ السلام زیر درخت کہڑے ہین ابا مسلم
قریب اون حضرت کے گئے حضرت خضر نے فرمایا اے ابا مسلم ہم دیر سے
منتظر تہے خوب ہوا کہ تو آیا اور پہر فرمایا کہ ابا مسلم اب فضل خدا سے جلد تیرا
مطلب حاصل ہوگا خاطر جمع رکہنا ایام سختی تیرے کی دفع ہوے اب کوئی طرح کی
تکلیف تجہے نہوگی اور یہان سے تہوڑی فاصلہ پر چند درخت سایہ دار
اور سبزہ زار مقام دلکش ہی اور وہان پانی شیرین اور خوش ذائقہ ہے
تو وہان جلد معہ یاران خود پہونچ جا راوی کہتا ہی کہ امیر ابا مسلم یہ خوش
خبری سنکر فوراً معہ مومنین اوسطرف روانہ ہوے اور جب اوس مقام

مین پہونچے جسکا پتہ جناب خضر نے دیا تہا تو سب علامت آرام کے دیکہے اور قدرے
زمین ایک جگہہ کہودے وہان سے پانی شیرین برآمد ہوا تمام مومنین نے وہ
پانی پیا اور آسودہ و سیراب ہوئے اور ابامسلم برائے فرحت ایک درخت کے
نیچے جا کر کہڑے ہوئے اور ایکطرف دیکہا کہ سلیمان کثیر معہ چند اشخاص کے ایک
مقام مین عالت غش مین بیہوش پڑے ہین ابامسلم نے خوردک سے کہا کہ
اے برادر تو قریب جا کر دیکہہ کہ خواجہ سلیمان کثیر ہین یا اور کوئی ہمشکل اونکا غش
مین پڑا ہی خوردک حسب ارشاد امیر ابامسلم خواجہ کے قریب گیا تو دیکہا کہ خواجہ
درحقیقت بیہوش پڑے ہین خوردک نے پانی خواجہ کے منہ مین ڈالا اور سب
ہمراہیان خواجہ کو پانی پلا کر ہوشیار کیا جب خواجہ ہوش مین آئے تو خوردک سے
کہا کہ اے خوردک ابامسلم بے مروت ہی ہمکو چہوڑ کر اپنے ہمراہیان سمیت آگے کو چلا گیا
تہا بڑی خرابی سے ہین الفضل ہمارا زندہ بچا اے خوردک یہ بتا کہ ابامسلم کہان ہی
خوردک نے کہا اے خواجہ ابامسلم بے قصور ہین یہ سب فساد لطفہ حرام وانعولی
نے کیا ہی اور اوسی کے وجہ سے یہ تفرقہ اور خرابی واقعہ ہوئے ہی اور ہمکو اور امیر ابامسلم
کو اوسی انعولی نے دہوکا دیا ہے کہ جسکی وجہ سے بربادی مومنین کے ہوئی ہی القصہ خوردک
امیر ابامسلم کے پاس گیا اور خواجہ کیطرف سے عذر کیا ابامسلم خواجہ سلیمان کثیر کے پاس گئے اور خواجہ سے گلے ملکر خوب روئے اور تمام
تکلیف اپنی بیان کی خواجہ رونے لگے بعد چندساعت امیر ابامسلم وہان ٹہرے جبکہ گرمی آفتاب
کی کم ہوئی تو ابامسلم معہ یاران خود وہان سے روانہ ہوئے اور بعد طی تین روز کے
ابامسلم ایک پل کے قریب پہونچے اور خواجہ سلیمان سے پوچہا یہ کون مقام ہی
خواجہ نے کہا یا امیر پل خارکشان اسی جگہہ کا نام ہی اور اوسکے آگے تہوڑی دور پر
پل سنجدان ہی ابامسلم وہان سے سہی آگے چلے تمام روز بعد ایک مقام مین پہونچے
تو قیام کیا لیکن پانی اوس جگہہ نہ پایا تمام مومن بیقرار ہوئے کہ ناگاہ نذر دست

ایک عرب نمودار ہوا جب وہ قریب آیا تو دیکھا کہ اوس عرب کے پاس ایک
مشک ہی ابامسلم نے پوچھا کہا نسے آتا ہی وہ بولا مین خوارزم سے آتا ہون پہکر
عرب نے ایک کاسہ دوغ ابامسلم کو دیا کہ نوش فرماے اور جب تم سیراب ہوجاؤگے
تب مین تمہارے ہمراہیون کو بھی دونگا الغرض ابامسلم نے جام دوغ ہاتھہ مین
لیکر قصد پینی کا کیا تہا کہ آواز آئی ابامسلم ابھی پانی نہ پینا خبردار اندک ٹھہر جاؤ
ناگاہ وابامسلم نے دیکھا کہ ایک ہرن نہایت خوبصورت صحرا سے پیدا ہوا اور وہ ہرن
ابامسلم کے پاس گیا اوسکے گلے مین ایک کاغذ بندہا تہا اوسکو ابامسلم نے کہولا
اور پڑہا تو اوسمین امام زمان نے لکہا تہا کہ اے ابامسلم ہمراہ اس آہو کے
جا پانی تجکو ملیگا اور تو کسی طرح سے اندیشہ اپنے دلمین نہ کرنا اللہ نے تیرے ایام
مصیبت دور کئے اب مقام خوشی کا ہی الغرض ہمراہ اوس ہرن کے معہ یاران
خود روانہ ہوے وہ آہو ایک چشمہ پر گیا وہان پانی بہت عمدہ پایا ابامسلم نے
معہ یاران وضو کرکے پہلے نماز پڑہے بعدہ پانی نوش کیا اور بہت پانی چشمہ سے
ساتہہ اپنے لے لیا بعدہ مقام منزل پر جاکر چند گھوڑے ذبح کرکے کہاے اور
تمام رات وہان قیام کیا روز دوم وقت صبح وہان سے روانہ ہوے اور
بعد طے منازل پل بجنداث پر پہونچے تو وہ مقام نہایت فرحت افزا نظر آیا اور
وہین مقام کیا بیان حال اعلاے زنج و طلحہ زنج منشیان فوج اسلام راوی کہتا ہی کہ اتفاقا
اعلاے زنج و طلحہ زنج جو کہ بسبب ظلم خوارج صحرا مین چہوڑ دیئے گئے تھے پہرتے
پہرتے حالت بہوک مین ایک روز طرف خوارزم کے نکل آے تھے اور لشکر ابامسلم
سے مضراب شاہ واسطے شکار کے صحرا سے خوارزم مین گیا تہا چنانچہ مضراب شاہ
ایک آہو کے تلاش مین جاتا تہا کہ دور سے مضراب شاہ نے دیکھا کہ دو آدمی صحرا
مین آتے ہین مضراب شاہ قریب اونکے گیا تو دیکھا کہ یہ دونون شخص فوج اسلام

کے نقشے ہین مضراب شاہ کو اونکے حال پہ رحم نہ آیا اور ادن سے کہا کہ تمہارا
کیا حال ہوا ہی وہ دونون بسبب بندہی ہوئی زبانون کے منہ سے نہ بولے مگر اشارہ
سے کہا کہ ہمارے زبانین بندہی ہین ہم کیونکر کلام کرین مضراب شاہ نے زبانین اونکی
کہولین دین راوی کہتا ہی کہ زبانین دونون کے زخمی ہوگئے تہین اور بات
منہ سے صاف نہ نکلتے تہے بڑی دشوارمی سے اونہون نے اظہار حال کیا
کہ مضراب شاہ رونے لگا اور خوارزم مین اپنے ہمراہ نے گیا اور حاکم خوارزم
سے دونون کے ملاقات کرائی حاکم نے خاطر کی رات کو حاکم خوارزم نے
خواب مین دیکہا کہ جناب امیر علی ابن ابیطالب اون دونون کی زبان مین
لعاب دہن اپنا لگاتے ہین صبح جب حاکم خواب سے بیدار ہوا دونون کو طلب
کیا اور دیکہا کہ زبانین اونکی صحیح وسالم ہین بعدہ حاکم خوارزم نے دونون سے
پونچہا کہ ابامسلم کہان ہی اونہون نے کہا کہ یہان سے کہین قریب ہون گے
ہمکو مفصل حال معلوم نہین ہی القصہ خوارزم شاہ نے بہت خزانہ اور تحفہ شاہانہ
واسطے ابامسلم کے مہیا کرکے ہمراہ مضراب شاہ ولعل جبہ بلند کمان وغیرہ
ومحمد خاقانی ومحمد اسمعیل سربرہنہ کے بخدمت ابامسلم کے روانہ کیا اور ایک
عرضی دربارہ حصول قدمبوسی لکہدی کہ مین نہایت مشتاق زیارت کا آپکے
ہون باقی خیریت ہی

بیان حال ابامسلم کا مقابل ہونا مختاج مروزی سے

راوی تیغ زبان جوہر قلم کو میدان قرطاس پہ جولان کرکے یون لکھتا ہی کہ
جب امیر ابامسلم نامدار دل بخدان پہ ہو تخت نشین ہوے تو وہان مختاج مروزی
با نظر شاہ لشکر بسیار ستر ہزار فوج سے جا کر امیر ابامسلم سے مقابل ہوا اور
مین ابامسلم کے ہمراہ فقط ایک ہزار مومن تہے الغرض مختاج نے ایک ادر

صف آرائی کی اور امیر ابامسلم نے بھی صف کشی اپنی طرف کر کے مومنون سے
کہا اے برادرو آج روز نام آوری کا ہے اور یاد کرو حال کربلا کہ ہمراہ جناب امام حسین
کے کسقدر لوگ تھے اور فوج خوارج کسقدر تھے اور اے بہادرو غور سے دیکھو
کہ کیا مرتبہ ہے تمہارا پیش خدا و رسول یہ کہکر ابامسلم صف اول مین جاکر ایستادہ
ہوئے اور داغول فوج خوارج سے نکلا اور کہا اے ابامسلم بہتر ہے کہ تم دین یزید
و مروان کا قبول کرو نہین تو خراب ہوگے ابامسلم نے کہا لعنت ہے یزید اور مروان
مین جنت چھوڑ کے دوزخ مین نجاؤنگا اور مین اوسکا مطیع ہون جو مالک ہے دین دنیا
کا اور مالک ہے بہشت کا یزید پر لعنت کرتا ہون کہ وہ کافر تھا اور میرا امداد کرنے
والا وہ ہے جسکے واسطے آفتاب نے رجعت بحکم خدا کے اور تو نے سنا ہوگا کہ زمانہ
رسالت پناہ مین جسنے دعوی ہمسری شیر خدا کا کیا وہ ذلیل و خوار ہوا حتی قطع ہوا اوسکا تو نے سنا
اللہ کے عاشق اسد اللہ ہوئے اور احمد مرسل کے ہوا خواہ ہوئے دشمن غور سے دیکھے تو
لا ایب علی کل کے شہنشاہ ہوئے الغرض جبکہ داغول نادم ہوا تو اپنے فوج مین گیا
اور جنید بن ضرارہ فوج خوارج سے میدان مین نکلا اور امیر ابامسلم سے مقابل
ہوا ابامسلم نے اول اخرہ حیدری اسطرحسے کیا کہ تمام فوج مخالف مین ہلچل
پڑ گیا اور جو جو بڑے نامی سردار تھے وہ سب تھرا گئے اور بعدہ جنید کو ابامسلم
نے دفعتاً جہنم واصل کیا بعدہ زمسار سرخ ساہت میدان مین آیا اور وار گرز کا ابامسلم پر کیا ابامسلم نے گرز اوسکا
چھین کر زمین پر پھینک دیا پھر وہ لعین تلوار لیکر ابامسلم سے مقابل ہوا ابامسلم نے ایک ہاتھ تبر کا اوسکو لگایا کہ وہ
داخل دوزخ ہوگیا اور داغول نے جنگ مغلوبہ کردی مومنون نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور بسقدر کفار کو قتل
کیا حساب سے باہر تھا اور ابامسلم کیطرف بعض مومن زخمی ہوئے اور بعض شہید
ہوکر داخل جنت ہوئے اور وقت شب مومنین نے پل پر قبضہ کر لیا اور تمام
رات وہین سے لڑتے رہے یہانتک کہ پانچ رات و دن جنگ برابر رہی ہزارہا

خارجی ابامسلم کے ہاتہہ سے قتل ہوے اور ابامسلم روز نیجم حالت غش مین پڑے تھے
او پہ بیٹھے تھے کہ ناگاہ خمق کوفی بہت بڑا پہلوان لصر سیار کا ابامسلم کے قتل کو
بڑہا اسحاق کندہ شکن نے ابامسلم کو خبردار کیا امیر ابامسلم ہوشیار ہوگئے اور
غش سے آنکہین کہولدین اور وہ کافر خوف سے ابامسلم کے قریب نہ آیا ناگاہ
طرف سے خوارزم کے گرد پیدا ہوئے اور دیکہا کہ فوج آتی ہے جبکہ خمق نے دیکہا
کہ ابامسلم فوج کے طرف دیکہہ رہے ہین ایسے وقت حملہ کرنا موجب فتحیابی کا ہے
آدمی کہتا ہے کہ وہ کافر جبکہ قریب ابامسلم کے پہونچا تو امیر ابامسلم نے ایک وار
ایک تبر سے اوس خارجی کوفی کو ایسا کیا کہ اسے عرصہ مین فوج خوارزم معہ مضراب شاہ
کے آپہونچے اور لشکر خوارج پر ٹوٹ پڑے اور ہزار کفار جہنم واصل ہوے آخر ش
خوارج سامنے سے مومنین کے فرار ہوے ابامسلم نے جبکہ فوج خوارزم سے نعرہ
یا سید رکرار کی آواز سنی تو دل مین یہ خیال کیا کہ یہ فوج کسی مومن دنیادار کی ہے
الغرض جبکہ قریب ابامسلم کے لشکر خوارزم پہونچا اور نظر امیر ابامسلم کے مضراب
شاہ پر پڑی بہت خوش ہوے اور مضراب شاہ گہوڑے سے نیچے اوترکے ابامسلم
سے بغل گیر ہوا اور جسقدر خزانہ و تحفہ جات خوارزم سے لائے تہے وہ سب
مضراب شاہ نے امیر ابامسلم کے حضور مین پیش کیا اور پیام حاکم خوارزم کا امیر ابامسلم
کو سنایا اور سب حال مفصل کہا اور جسقدر فوج کفار قتل سے باقی رہ کر منفرد
ہوے تہے وہ سب طرف ہفت چاہ کے روانہ ہوے جسقدر سامان خورد نوش لشکر خوارزم کے ہمراہ آیا تہا
مضراب شاہ نے فوج ابامسلم مین تقسیم کیا کہ تمام مومن سیر ہوے اور جبکہ امیر ابامسلم حوائج ضروری سے فارغ ہوے
تو مضراب شاہ نے تمام کیفیت اعلاے زرنج و طلیعہ زرنج منشیان فوج اسلام کی
امیر ابامسلم کے حضور مین بیان کی امیر مسلم بہت خوش ہوے اور مضراب شاہ
کی تعریف کی اور دعاے خیر دی اور یہ کہا کہ اے مضراب شاہ ایک خط امیر حاکم

خوارزم کو پہونچا دو تو مین بہت خوش ہون مضراب شاہ نے عرض کیا کہ یا امیر بندہ حاضر ہی انشا اللہ تعالے خط آپکا لیجاؤنگا مجکو مرحمت فرمائی راوی کہتا ہی کہ امیر ابامسلم نے ایک خط بنام خوارزم شاہ اس مضمون سے لکھایا کہ مین فی الحال طرف مرو شاہجہان کے جاتا ہون وہان سے پہر کر تمہارے پاس خوارزم مین ضرور پہونچونگا خاطر جمع رکھنا باقی والسلام راوی کہتا ہی کہ جب خط تیار ہوگیا تو امیر ابامسلم نے وہ خط مضراب شاہ کو دیا اور یہ کہا کہ سوا ے حاکم تمام مومنان خوارزم کو میرے طرف سے سلام کہنا القصہ مضراب شاہ وہ خط لیکر طرف خوارزم کے روانہ ہوے جبکہ خوارزم مین پہونچے تو حاکم خوارزم کو وہ خط امیر مسلم کا دیا اور سواے اوس خط کے نقل اوس کاغذ کے بھی حاکم کو دکھلایا جسپر دستخط امام وقت کا اور اجازت خروج کی تہی راوی کہتا ہی کہ حاکم خوارزم نے دستخط امام کو دیکہکر آنکہون سی لگایا اور بہت خوش ہوا اور مضراب شاہ کے بھی بڑی توقیر اور عزت کی۔

احوال روانگی بارگاہ ملک خوارزم سی خدمت مین امیر ابامسلم کے معہ دیگر سامان وغیرہ

راوی کہتا ہی کہ جب خوارزم شاہ حکم امام وقت سے آگاہ ہوا تو ہمراہ مضراب شاہ حاکم خوارزم نے نقارہ رہائی زرہی و دیگر سامان حربی و خزانہ بیشمار و تیس ہزار فوج جرار معہ سرداران نامدار و صدہا گھوڑے عمدہ معہ سامان اور ہزار غلام زریں کمر خدمت مین امیر مسلم کے روانہ کیا۔ اور جب امیر مسلم کے پاس مضراب شاہ یہ سب سامان لیکر حاضر ہوے تو امیر مسلم نے مضراب شاہ کی بڑی توقیر کی مضراب شاہ ایک کم عمر آدمی نہایت نیک خصلت تہا امیر مسلم کو بجاے اپنے پدر کے سمجھنے لگا اور نہایت خدمت گذاری امیر مسلم کے کرنے لگا بعدہ امیر مسلم نے جسقدر میوہ وغیرہ تحفہ خوارزم سے آیا تہا وہ سب مومنین کو تقسیم کردیا اور تمام سرداران اسلام امیر مسلم کے جان نثاری اور فرمان برداری مین رہنے لگے

القصہ ایک روز امیر مسلم نے اپنے دربار مین کہا کہ اب مین یہان سے جانے والا ہون حمزہ بن نوفل نے عرض کیا یا امیر فدوی آپ کو بہت آرام کے راہ سے لیجلیگا اگر حضور میرے کہنے پر عمل فرماوین امیر مسلم نے فرمایا اچھا تیری کہنے سے باہر نہونگا یہ فرماکر امیر مسلم ایک روز تاریخ اچھی نیک وسعد مین وہان سے روانہ ہوے اور حمزہ بن نوفل بہی ہمراہ امیر مسلم کے بطور راہ برکے روانہ ہوا

احوال برآمد ہونے ایک بارگاہ کے صحرائی خوارزم مین

راوی کہتا ہی کہ ملک خوارزم مین بمقام صحرا کے ایک تہہ خانہ بہت وسیع اور نہایت تاریک تہا کہ کسی شخص کا حوصلہ نہو سکتا تہا کہ جو اندر اوسکے جاوے اور مشہور عام یہ بات تہی کہ اس تہہ خانہ مین بارگاہ یوسفی زمانہ حضرت یوسف علیہ السلام سے رکہی ہی لیکن وہ مقام ایسا ہولناک تہا کہ کسی مین جرءت نہوئی کہ اوسکے اندر جاوے اور حال مفصل وہانکا دیکہہ آوے راوی کہتا ہی کہ ایک شب خوارزم شاہ نے خواب مین دیکہا کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ اے بادشاہ جو کہ بارگاہ تیرے سرحد مین فلان جگہہ تہہ خانہ کے اندر زمانہ دراز سے امانت رکہی ہی اوسکو صحرا سے نکلوا کر ہمارے دوست ابامسلم کو جلد پہونچا دے اور ایک لوح اون بزرگوار نے دی کہ یہ فرمایا کہ اگر کوئی تجکو مانع ہو تو یہ لوح اوسکو دیکہا دینا الغرض جبکہ خوارزم شاہ صبح کو خواب سے بیدار ہوا تو کچہہ فوج اپنے ہمراہ لیکر طرف صحرا کے روانہ ہوا اور جب کہ اوس مقام مین پہونچا جسکا معائنہ خواب مین کیا تہا وہان ٹہرگیا اور تہہ خانہ کی تلاش کرکے دروازہ تہہ خانہ پر گیا تو دیکہا کہ چند لوگ بصورت مہیب دروازہ پر دیکہے اور خوارزم شاہ اونکے صورتین دیکہکر خوف زیادہ ہو گیا کہ ناگاہ نظر خوارزم شاہ کے اوس صحرا مین ایک طرف

جا پڑے تو یہ دیکھا کہ کوئی طفل کم عمر شاہ خوارزم کیطرف دیکھکر اشارہ کرتا ہے کہ
اے شاہ میرے پاس جلد حاضر ہو خلاصہ یہ کہ شاہ خوارزم تنہا اوس طفل کے پاس
گیا اوس طفل نے ایک لوح حاکم خوارزم کو دی کہ یہ تیرے امانت ہے مجھسے
لے اور جا اپنی کام مین مصروف ہو الغرض شاہ خوارزم وہ لوح دیکر پھر دروازہ
تہہ خانہ پر گیا اور وہ لوح محافظان دروازہ کو دکھائی وہ نگہبان فوراً وہانسے
غائب ہو گئے اور جانب صحرا سے ایک گرد پیدا ہوئی جب وہ گرد قریب شاہ
خوارزم کے آئے تو اوس مین سے فیروز شاہ ظاہر ہوے اور حاکم خوارزم
سے کہا کہ مین بحکم جناب امیر المومنین قاتل المشرکین علی ابن ابیطالب کے آیا
ہون تاکہ یہ بارگاہ ابامسلم کو پہونچا دون القصہ تہہ خانہ سے وہ بارگاہ بڑی
مشکل سے نکالی گئی اور ناگاہ دو ہزار شتر صحرا سے نمودار ہوے اور تین
ہزار فراش زرین پوش پیدا ہوے اور بارگاہ کو معہ دیگر سامان متعلقہ
اوسکے اونٹون پر لاد کر طرف امیر ابامسلم کے روانہ کیا راوی کہتا ہے کہ بعد
طی منازل جبکہ بارگاہ امیر مسلم کے پاس پہونچے اور امیر مسلم خط حاکم خوارزم
پڑھ کر جملہ مضمون سے واقف ہوے تو خوارزم شاہ کے حق مین دعا کی
کہ الٰہی تو جملہ آفت سے خوارزم شاہ کو بچانا اور جسقدر مومن دیندار دوست
جناب حیدر کرار کے ہین اون سب کو اعانت کرنا تصدق جناب محمد و آل محمد
لہذا امیر مسلم نے حکم دیا کہ یہ بارگاہ ایستادہ کیجاوے چنانچہ چند روز کے
عرصہ مین بارگاہ ایستادہ ہو کر آراستہ ہوے اور جسقدر سامان بادشاہون
کو ضرور ہوتا ہے وہ سب سامان بارگاہ مین معجزہ سے پہونچ گیا راوی
کہتا ہے کہ وہ سامان ایسا عمدہ تہا کہ تمام دنیا کے شاہ اور شہریار کے پاس
ممکن نتہا اور ہر طرف اوس بارگاہ کے فوارہ عرق گلاب کے جاری تہی اور

اسطرح سے وہ بارگاہ سجی ہوئی تھی گویا نمونہ بہشت تہا قلم کی طاقت نہین
کہ اوس بارگاہ کے تعریف لکھہ سکے القصہ جبکہ وہ بارگاہ تمام سامان سے درست ہوکر
آراستہ ہوے تو ایک روز سعد مین امیر ابا مسلم نے زانوے مضراب شاہ
پہ قدم رکھکر اوس بارگاہ کے تخت مرصع پر جلوہ فرمایا اور ہر طرف سے سرداران
نامداران نے شور مبارکباد بلند کیا اور امیر ابا مسلم نے تخت پر جلوس فرماکر
بعد حمد خدا و نعت جناب رسول خدا از زبان اپنی تعریف مین جناب علی ابن ابیطالب
علیہ السلام کے کہولی اور بعد ازان مصیبت جناب شاہ شہیدان امام مظلوم
یعنے حسین علیہ السلام بیان کرکے تمام مومنین کو رولایا او شیرینی او طعام
عمدہ تقسیم کیا بعد فراق عزاے جناب سید الشہدا کے جملہ سرداران کو طلب کرکے
ہر ایک شخص کو علی قدر مراتب عہدہ عطا فرماکر خطاب عنایت فرماے اور مضراب
شاہ کو خطاب سپہ بیشہ مومنین کا دیا اور سلیمان کثیر کو وزیر اپنا مقرر فرمایا
لعل جبہ بلند کمان کو عہدہ تورخانہ کا دیا اور لوزنگ شاہ کو قاضی مقرر کیا
محمد جمیل کو محتسب کیا ابوالعطا و ابوالحسن داروغہ اردوی معلی مقرر ہوے
محمد سر برہنہ حاکم شب ہوے اور مابقی جملہ مومن علی قدر حال عہدون پر
قایم ہوے کہ اسی عرصہ مین خوردک بہی کہین باہر سے آیا اور حال تقسیم عہدہ کا
جلیلہ ہر شخص کا دریافت کیا تو مایوس ہوکر رونے لگا اور سلیمان کثیر سے کہا کہ
افسوس امیر مسلم نے میرے قدر دانی نہ کی اور مجکو فراموش کیا کیا مین
اونکے خادمون مین نہ تہا اور جسقدر مینے اونکی اطاعت کی ہے اے خواجہ سلیمان
خوب ظاہر ہے راوی کہتا ہے کہ خواجہ سلیمان کثیر خوردک کا بیان سنکر امیر ابا مسلم
کے پاس گئے اور عرض کیا یا امیر خوردک روتا ہے کہ افسوس [illegible] نے ہمکو [illegible]
کیا امیر ابا مسلم نے یہ حال سنکر خوردک کو اپنے پاس طلب [illegible] سے

لگا یا اور بہت دلجوئی کی اور عہدہ سالاری فوج اسلام کا خوردک کو دیکر
خلعت فاخرہ سے ممتاز کیا راوی کہتا ہے کہ داغولی نطفۂ شیطان بھی اپنی صورت
بدلے ہوئے اوسی وقت دربار امیر مسلم مین موجود تھا اتفاقاً ابوالعطا نے
داغولی کو پہچانکر گرفتار کیا اور روبروے امیر مسلم کے حاضر کیا داغولی نے
امیر مسلم کو بہت تعظیم سے سلام کرکے دعا دی کہ خدا حضور کو یہ تخت و سرداری
مبارک کرے فدوی کئی روز سے فاقہ مین ہے اور نہایت پریشان و محتاج ہے
حضور کے جشن کی خبر سنکر آیا تھا کہ کچھ تصدق مجکو بھی ملجاویگا یہ نہ جانتا تھا کہ
ابوالعطا کے دام مین گرفتار ہوجاؤنگا یا امیر آج کچھ انعام مجھکو بھی مرحمت
فرمائیے امیر ابامسلم نے یہ فرمایا کہ اے داغولی کوئی خبر تازہ مجھ سے بیان کر
تب مین تیری جان بخشی کرونگا داغولی نے کہا یا امیر ابامسلم تازہ احوال یہ ہے
کہ مقام ہفت چاہ مین ماہ یار بن آردشیر و اسود بن ازہم و رعد بن مدرک و الواسع
کشمیری منہاج کے امداد کو بڑی فوج جرار سے آئی ہین اور ہر ایک سردار یہ
دعوی کرتا ہے کہ ہم امیر ابامسلم سے جنگ کرینگے راوی کہتا ہے کہ ابھی داغولی
دربار امیر مسلم مین حال بیان کر رہا تھا کہ ناگاہ سعید زولابی بارگاہ مین آیا
تو یہ سامان بارگاہ دیکھکر حیران ہوا کہ صبح تک یہان یہ صورت نہ تھی تیرے جانے
کے بعد کہان سے یہ سامان ہوگیا اور نہایت حیران ہوکر ہر طرف دیکھنے لگا
کہ امیر ابامسلم نے زولابی کو قریب اپنے بلاکر خلعت دیا اور سب کیفیت ایستادگی
بارگاہ زولابی سے امیر نے بیان کی اور زولابی کو افسر جاسوسان لشکر
اسلام مقرر کیا کہ ناگاہ داغولی نے پھر امیر مسلم سے عرض کیا یا امیر ابتک فدوی کو
انعام عنایت نہ ہوا امیر مسلم نے کہا اور کوئی خبر خوش مجھے سنا داغولی نے
عرض کیا یا امیر جو کہ چند مومن ہاتھ مین خوارج کے قید ہوگئے تھے اونکو سعید نے

قحطلبہ و سید حسن قحطبہ و شاہ طالبہ بغداد آبادی و حاجی ابوالحسن یہ سالار ملک زاد نے نزمزمہ دمشقی و عامر بن ضرارہ وغیرہ کو قتل کر کے رہا کیا ہی اور یہ سب مومن بیتساپور مین مقیم ہین اور آپکا انتظار کرتے ہین امیر مسلم یہ خبر سنکر خوش ہوے اور داغولی کو انعام دیا اور بعد ازان امیر مسلم نے خود کوچ کا سامان کیا اور طرف مروشاہجہان کے روانہ ہوے راہ مین حمزہ بن سعید نے عرض کیا یا امیر اوس طرف سے چلیے جسطرف راہ مین ریگستان نہوے امیر مسلم نے حمزہ بن سعید کے کہنے پر وہ راہ چھوڑدی اور جسطرف سے جانے کو حمزہ نے مشورہ دیا اوسطرف امیر مسلم روانہ ہوے۔

بیان احوال شکار کھیلنا امیر مسلم کا راہ مین

راوی کہتا ہی کہ امیر مسلم جب روانہ ہوے تو ایک روز امیر مسلم معہ لعل چہ بلند لما و چند مومنین واسطے شکار کے صحرا مین گئے اور ایک آہو کو امیر نے شکار کیا اور اپنے ہمراہیونسے کہا کہ کباب اسکے تیار کرو مین زیر درخت آرام کرتا ہون چنانچہ یاران امیر کباب لگانے مین مصروف ہوے اور داغولی نطفہ حرام نے عدلان شاہ خوارج کو جسکے وہ سرحد تھے یہ خبر کردی کہ ابامسلم چند لوگون سے تیرے دام مین آگیا ہی اور تیرے حد مین شکار کو اپنے فوج چھوڑ کے آیا ہی جلد تو جا کر قید کرے یا قتل کر پھر ایسا موقع تجکو ہاتھ نہ آویگا عدلان شاہ و فضلان شاہ بلغاری یہ خبر سنکر بارہ ہزار فوج سے امیر مسلم کے طرف آئے اور جب قریب امیر مسلم کے وہ لوگ پہونچے تو دیکھا کہ امیر مسلم نماز مین معروف ہین اور چند یار اونکے صف بستہ نماز مین مشغول ہین داغولی نے کہا کہ اسی وقت ابامسلم کو گرفتار کیجیے پھر ایسا موقع نہ حاصل ہوگا عدلان شاہ نے کہا عبادت خدا مین ایسے حرکت کرنا گناہ ہی مگر اپنے فوج سے یہ کہا کہ ہر چہار طرف سے

ابامسلم کو گھیرے رہو کہ بعد نماز نکل نہ جاوے اور امیر ابامسلم جب عبادت
خدا سے فارغ ہوے تو دیکھا کہ ہر چہار طرف فوج گھیرے ہوے ہی ابامسلم نے اپنی
دل مین کہا الٰہی واسطہ محمد وآل محمد کا اسوقت حکم کر دے کہ جناب امیر ابن ابیطالب
علیہ السلام میرے امداد کو جلد تشریف لاوین یہ دعا کرکے ابامسلم جلد گھوڑے
پہ سوار ہوے اور عدلان شاہ و فضلان شاہ کے مقابل ہو کر کہا کہ تم لوگ کیون میرے
راہ روکتے ہو جلد یہان سے چلے جاؤ نہین تو کوئیدم مین مارے جاؤ گے
اون دونون نے کہا یا ابامسلم اگر تم ہم دونون آدمیون کو ایک حملہ مین زیر
کرو تو ہم ایمان لاوینگے امیر مسلم نے کہا سہ تم اپنے قول سے منحرف ہوجانا
وہ بولے ہرگز ہم انحراف نکرینگے راوی کہتا ہی کہ وہ دونون بادشاہ نہایت
قوی تن اور بڑے دلاور تھے اور طاقت مین اپنا کوئی ہمسر نہ رکھتے تھے
امیر مسلم نے کہا اچہا تم دونون ہوشیار رہو جاؤ یہ کہکر ابامسلم نے اپنے دونون ہاتھہ
بڑہا کے اون دونون کے کمرون مین ڈالے یا حیدر کرار کہکر دونون کو ایکبار
گھوڑون سے اوٹھا لیا اور چاہا کہ زمین پر دے مارین کہ وہ دونون بولے
اے بہادر ٹہر جا ہمکو کچھہ تجھہ سے پوچھنا ہی ابامسلم نے اون کو زمین پر رکھہ دیا
وہ دونون بولے کہ اے ابامسلم ایک بات ہمکو بتا دے کہ تجھکو جناب حیدر کرار
سے کیا علاقہ ہی کیونکہ تیرا مذہب ابوترابی ہی تجھکو حیدر کے نام لینے سے کیا غرض
ہی حیدر کرار در حقیقت حاجت رواے خلق ہی مگر وہ اپنے عدو کے مدد نہین
کرینگے جب تک کہ انسان مذہب حیدری قبول نہین کرتا تب تک پاک وصاف
نہین ہوتا امیر مسلم یہ کلام اونکا سنکر بولے کہ تم بڑے نادان ہوا ابوتراب
بھی ایک نام میرے آقاے نامدار جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا ہی اور مین
ایک کمترین غلام ہون جناب امیر المومنین کا یہ بیان سنکر وہ لوگ ابامسلم

قدم پر گرے اور بعدہ بغلگیر ہو کر یہ کہا یا امیر مسلم ہمارے خطا معاف کرو اب تک
ہمکو داغولی نے دہوکے مین رکھا اور ہمسے مفصل حال عداوت بیان نہ کیا
بلکہ یہ کہا کہ یہ قوم ابوترابی جدید پیدا ہوئی ہی اور ایک مذہب جدید ابامسلم نے
ایجاد کیا ہی اسوجہ سے ہم تمہارے مقابلہ کو آے تھے تمکو لازم ہی کہ تبصدق
نام جناب علے ابن ابیطالب علیہ السلام ہمارے جرم بحل کرو بعدہ عدلان
شاہ نے ایک مسجد صندل سرخ کے اوپر ایک حوض جو کہ واسطے مروان کے
بنوایا تہا وہ امیر مسلم کو نذر دیا اور بہت خزانہ دعوت مین دیا اور عدلان
شاہ نے حکم دیا کہ داغولی کو جو کوئی گرفتار کر لاوے اوسکو انعام دونگا داغولی
یہ خبر اپنی گرفتاری کے سنکر بہاگا اور مختاج کے پاس جاکر کہا کہ اے مبارک ہو
عدلان شاہ و فضلان شاہ دونون حاکم ابوترابی ہوگئے اور زیادہ ابامسلم
کو قوت فوج اور روپیہ سے ہوگئے مختاج یہ حال سنکر بہت گہرایا اور
خاموش ہو رہا اور ابامسلم عدلان اور فضلان شاہ کو اپنے بارگاہ مین
لاے اور دعوت کی اور امیر مسلم نے اپنی بارگاہ تیغ چاہ نوح علیہ السلام
کے ایستادہ کراے اور سب لشکر مومنین بھی اوسی جگہہ مقیم ہوا اور امیر مسلم
نے جلوس کیا بعدہ مجلس عزاے جناب امام کونین حسین شہید برپا کرکے
خوب گریہ و بکا کیا کہ روح جناب رسالت مآب خوش ہوے ۔

بیان احوال گذشتہ عدلان شاہ کا

راوی کہتا ہی کہ جس زمانہ مین عدلان شاہ و فضلان شاہ نے بیعت امیر مسلم سی نہین کی تھی و مسلم
کی ملاقات سے فیضیاب نہوے تھے اور مذہب خلاف رکھتے تھے اوس وقت
مین ایک دفعہ عدلان شاہ اور فضلان شاہ نے ملک خوارزم مین جاکر
قصبہ ماہی گیران کو لوٹ لیا تہا اور کچھہ عورات قصبہ سے گرفتار کر لیگئے تھے

اور جب یہ خبر عام خوارزم کو ہوے تھے تو شاہ خوارزم نے مضراب شاہ کو
واسطے گرفتاری عدلان شاہ وغیرہ کے روانہ کیا تھا اور مضراب شاہ نے
پہلوان افراسیاب سردار عدلان شاہ کو گرفتار کیا تھا اور جسقدر لوٹ
قصبہ ماہی گیران سے عدلان شاہ وغیرہ لیگئے تھے معہ عورات قیدی کے
مضراب شاہ واپس کرلایا تھا اور عدلان شاہ وفضلان شاہ و مضراب
شاہ اوسی عہد مین مسلمان ہوچکا تہا لیکن عدلان شاہ وفضلان شاہ بخوف مروان
تقیہ رکھتے تھے جبکہ امیر مسلم کے بیعت ان دونون نے کی تب سے ظاہر و باطن
ایک ہوگیا اور تمام مومنین لشکر امیر مسلم عدلان شاہ وغیرہ کے خاطرداری کرنے لگے

تمت

حصہ اول

تمام شد بمقام لکھنؤ محلہ نخاسخانہ وزیر گنج بتاریخ بست وہفتم ماہ محرم سنہ ۱۳۰۵ ہجری

مطابق تاریخ پانزدہم ۱۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ء

اطلاع

انشاء اللہ تعالے حصہ دوم محاربہ حق ترجمہ جنگنامہ ابامسلم کا عنقریب ملاحظہ
مومنین و شائقین مین آویگا - اور اس کتاب کا حق تالیف محفوظ ہی کوئی صاحب
نہ چھاپین نہ چھپوائین ع برسولان بلاغ و باشد وبس + راقم خیرخواہ مومنین سید عابد علی